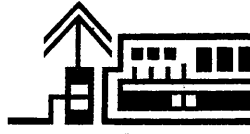


جیمس ہیڈ لے چیز کے شہکار

شیشے کا گھر



الموسلاک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
ان کو کام کا سہارا بنائیں اور ان کے لئے سہولتیں فراہم کی جائیں

اُن کا شمار کر کے اُن لوگوں میں ہوتا تھا جو صرف خود مریضوں میں ملوث نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ اُن کے خلاف جہاد میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ ایک ماہنامہ دی آئیڈی آف دی پوبلر (عوام کی آواز) کے نام سے مکان چاہتے تھے جس کے اجرا کا مقصد معاشرے کے غلط کاروں کو کورسے نقاب کرنا اور انتظامیہ کی غلط پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرنا تھا۔ انھوں نے مجھے اس ماہنامے کی ادارت پیش کی تو وہ تین ہزار ڈالر سالانہ تنخواہ پیش کی۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے تمام ذرائع دوسرائے کے ساتھ میری مدد کریں گے۔ اُن کی اپنی ڈکٹیٹو آجینسی میں سے کام کرے گی اور اگر اپنے فرائض کی بجائے اور کسی سلسلے میں مجھے کسی قانونی کارروائی میں الجھنا پڑا تو ان کے خاص وکلاء میری پشت پر ہوں گے۔ ہمارا کام انتظامیہ، پولیس، سرکاری حکموں اور ہر اُس فرد کے خلاف کا کرنا ہوگا جو کسی بھی قانونی یا معاشرتی برائی میں ملوث

اس اتوار کی سہ پہر کو میں گھر میں بالکل اکیلا تھا۔ میری بیوی لڈا چلی فیملی سے ملنے گئی تھی۔ میں نے معذرت کرنی تھی کیونکہ میں تنہائی میں اپنے اور لڈا کے درمیان اختلاف کی برصتی ہوئی خلیج پر غور کرنا چاہتا تھا۔ اپنے مالی حالات کے بارے میں سوچنا چاہتا تھا جو دن بدن خراب تر ہوتے جا رہے تھے۔ میری عراس وقت اڑتیس سال تھی صحت مندرجہ اور تخلیقی ذہن کا مالک تھا۔ تین سال پہلے لاس اینجلس میں لڈا کی اخبار میں کالم لکھتا تھا لیکن ایک شام ایک دعوت میں میری ملاقات مسٹر ہیری چانڈل سے ہوئی۔ مسٹر چانڈل کو روٹی آدی تھے۔ بہت طرے پرنس بین کیلیفورنیا نامی اخبار بھی نکالتے تھے۔ نرم احباب کے مرکز ممبر تھے۔ انھوں نے اپنی جیب سے شہر میں ایک بہت بڑا کوکریج بھی نکال دیا تھا۔

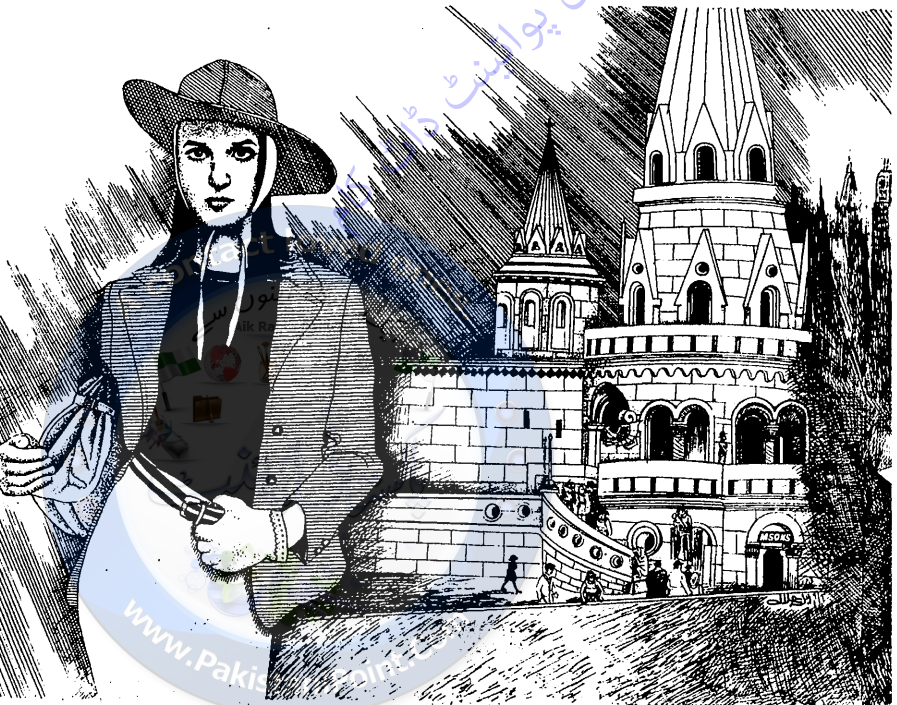


تمام جذباتی سرگرمی جذباتی وابستگی صرف دولت سے تھی، لیکن میں اس سے اتنی شدید محبت کرتا تھا کہ میں نے اسے اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنے کی اجازت دے دی۔ ہینڈ بیگ، ملبوسات، میک اپ کی اشیا۔ زیورات غرض وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ سستی بیڑی ریتی تھی اسے اس چھوٹے سے فلیٹ میں رہنا نا پس تھا۔ اسے اپنی الگ کاررو کا رہتی، اور ٹھیک اس موقع پر جبکہ مجھے اس کے اخراجات کی وجہ سے بڑھتے ہوئے قرض نے پریشان کرنا شروع کرنا تھا۔ سٹر چائڈز کی پیشکش میرے سامنے آگئی۔ جیسا کہ میں نے بتایا انڈیا سے تھے ہی خوش میں آگئی وہ دوسرے دن ہی ایٹ ایکس علاقے میں (جسے گراں اور ہنگامہ علاقہ تھا) جا کر ایک جگہ خریدنے کی بات کرنے لگی۔ میں نے اسے سمجھایا کہ اول تو مجھے یہ ملازمت ملی نہیں ہے دوسرے کہ ایٹ ایکس جگہ خریدنا اور وہاں رہائش اختیار کرنا اتنا گراں خرچ ثابت ہوگا کہ میں ہزار ڈالر سالانہ بھی اس کے لئے بہت کم ٹریپ گئے اور اس وقت ہمارے درمیان پہلا بڑا جھگڑا ہوا۔ اور میں اس کا جینا چاہتا چيزیں اٹھا اٹھا کر پھینکنا دیکھ کر اس قدر حیران ہوا کہ آخر کار خاموش ہونے ہی میں عافیت دیکھی۔

چنانچہ میں نے سٹر چائڈز سے کہہ دیا کہ میں اس مجوزہ ہانڈا کا ایڈیٹر بننے کے لئے آمادہ ہوں۔ چائڈز نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مجھے نصیحت کی کہ ایک بات یاد رکھنا مینسن، تم حرام پیشہ اور بددیانت افراد کو ہڈ

یا جاگئے۔ میں اپنی جوتی سے اپنا اسٹائن چمکتا ہوں اور یہ کہ مجھے اخراجات کے سلسلے میں کوئی فکر نہیں ہونا چاہیے۔ اول تو ان کے خیال میں ایسے رسالے کا ناکام ہونا ممکن نہیں تھا لیکن بالفرض محال اگر وہ غلاب ہو بھی جائے تو اس صورت میں وہ مجھے دو سال کی تنخواہ کے برابر رقم دے کر رخصت کر دیں گے۔

یہ ایسی سستی خیر پیشکش تھی کہ اب تک مجھے زندگی میں کبھی ایسی پیشکش سے سابقہ نہیں پڑا تھا۔ لہذا اسے ذکر کیا تو وہ اچھل پڑی۔ بیس ہزار ڈالر سالانہ کی رقم اس کے منہ میں پانی لالنے کے لئے کافی تھی۔ کم سے کم ہم اس چھوٹے تنگ و تاریک فلیٹ سے تو چھٹکارا پالیں گے؟ اس کا جواب تھا۔ لہذا اسے میری پہلی ملاقات ایک پارٹی میں ہوئی تھی اور میں اسے ایک نظر دیکھتے ہی اس کا والد و شہید ہو گیا تھا۔ اس وقت وہ بارہویں میں ہوش کی خدمات انجام دیتی تھی اور بہت ہی قلیل تنخواہ پر گذرنا وقت کر رہی تھی۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر ہم نے شادی کر لی۔ شادی کی پہلی رات ہی مجھے خردار ہو جانا چاہیے تھا جب انڈیا نے کسی لاش کی طرح اپنے آپ کو میرے حوالے کر دیا تھا میری محبت کے جواب میں اس کی طرح کسی کوئی جذباتی سرگرمی ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ گویا وہ جس کے معاملے میں برے کسی قوت کی طرح تھی لیکن میں نے سوچا کہ شاید رفتہ رفتہ اپنی جگہ سے اس کی سرگرمی کو سرگرمی..... میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہوجاؤں گا لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا۔ اور جلد ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ اس کی



www.Pakistan.com

بنائے جا رہے ہو۔ تمہاری مثال اس نہری مچھلی جیسی ہوگی جو شیشے کے برتن میں تیرتی رہتی ہے۔ محتاط رہنا کسی کو لینے اور انکلی اٹھانے کا موقع نہ دینا نہری مچھلی کے لئے شیشے کے برتن میں پھنسے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ میری مثال لے لو۔ میں کوکر سوسائٹی کا ممبر ہوں اور مجھ اس پر غصہ ہے۔ میں خدا پرست نہیں رکھتا ہوں میری نئی زندگی پر کوئی حسرت گری نہیں کر سکتا۔ یہی کیفیت تمہاری ہوئی چاہیئے شراب پی کر کبھی کا رمت چلانا کبھی عورتوں کے پیچھے میں مت پڑنا کبھی کسی سے قرض مت لینا۔ مختصر یہ کہ کسی مخالفت کو موقع نہ دینا کہ وہ تم پر کوئی الزام لگا سکے۔ تم راہ راست سے ذرا بھی ہٹو اور پوری رباست کا پرہیز تمہارے پیچھے ہٹا دھوکا پڑ جائے گا۔ تم ایک شبنم کا غار گرہے ہو۔ شیشے کے بیٹھارے پیش رو دشمن پیدا کرنے کا۔ ایسے دشمن جہیں درازی موقع ملا وہ تمہیں تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رہے گئے۔ تم میرا مطلب سمجھ رہے ہو نا۔

مجھے اس کے تیس ہزار ڈالر سالانہ ضرورت تھی اس لئے کہنا پڑا ہاں میں ابھی طرح سمجھ رہا ہوں۔ لیکن جب معاملے پر دستخط کرنے کے بعد میں اس کے دفتر سے نکل کر اپنی کار کی طرف چلا تو تیس سوچا ہاتھ کا میں سے پہلے ہی بینک سے اور دروازے لے رکھلے اور لنڈا جیسی بوری کا شو بہرہوں حمود پیپر خرچ کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتی لیکن ان تمام باتوں کے باوجود مجھے لنڈا کے اصرار پر ایڈٹ لیک میں ایک شاندار بیگجو جو زندگی کی تمام جذبہ بھری ہوئے سے آراستہ تھا پچھتر ہزار ڈالیں خبر نہ پڑا جس کی رقم تیس دن ہزار ڈالر سالانہ کی اقساط میں ادا کرنا تھی۔ لنڈا نے بیگجو میں ان کو آس کے لئے جسے کہ نہیں تھا بہت خوش تھی یہاں اُس کے بہت سے دوست تھے۔ چنانچہ ہر شام یا قہوہ میں مدعو ہوتے تھے باقی کو لینے ہاں مچھو کر پڑتا تھا۔ لنڈا کے لئے نئی آسٹن کا کبھی خبر نہ پڑی۔ اور جو پچھلے گھر کے کام کاج سے نفرت تھی اس لئے ایک نگر و ملازم بھی لگئی تھی جس کا نام سسی تھا جو ہر دس دن آکر گھر کے تمام کمرے کی صفائی اور اس کے لئے مجھے سے ہر تہ تیو میں ڈال دیا کرتا ہوتا تھا تیس ہزار ڈالر سالانہ جو پہلے ایک بہت شاندار رقم معلوم ہوتی تھی ان تمام اخراجات کی وجہ سے نہ ہونے کے برابر رہ گئی۔

لیکن ہمارا ماہنامہ بڑا کامیاب ثابت ہوا۔ خوش قسمتی سے مجھے دو اول درجہ کے رپورٹر مل گئے۔ دیلی مشورڈ اور میکس بری۔ چاندلر کی سراف رساں جیسی مجھے بے شمار معلومات فراہم کرتی رہتی تھی۔ چاندلر نے مجھے اپنا ماہنامہ شائع بھی لے لیا تھا جو لینے کا کام کو بوجھ جانا تھا۔ مالی اعتبار سے ماہنامہ کو کوئی پر بار ہی نہ تھی۔ دیلی اور میکس کی مدد سے میں نے بہت سے بظاہر شریف نظر نہ لے لئے چروں کو بے نقاب کیا اور اس طرح اپنے بہت سے دشمن بنائے میں نے انشاپور اور مقامی سیاست دانوں کو اپنا بہت بڑا ہاتھ اور ابھی جاری ہے منظر عام پر آئے تھے کہ میرے دشمنوں کی تعداد کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ لیکن میں نے ٹھوس واقعات پر اعتماد کیا جن کا نتیجہ یہ تھا کہ کوئی بھی شخص جسے خلاف کوئی نافرمانی چارہ نہ ہوئی نہیں کر سکتا تھا۔

مگر اس دن دھوپ میں بیٹھے پر تمام باتیں سوچتے ہوئے مجھے اس بات

کا ابھی طرح احساس نہ تھا کہ خود میری ذات کتنی آسانی سے بدلتی رہتی تھی۔ جاسکتی تھی۔ بشرطیکہ میرا کوئی دشمن میری برائیوں کی زندگی کے بارے میں چھان بین کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ میں بینک کا تین ہزار ڈالر کا مقروض تھا۔ اپنی آمدنی سے کہیں زیادہ خرچ کر رہا تھا اور اسکی وجہ صرف لنڈا تھی۔ اگر کسی اخبار کا مالک ہوتا تو اتنی ہی بڑا شغل کرنے کہے کہ بے اور لنڈا کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں تو یہ بات چاندلر کو پریشان کر سکتی تھی جن کی اپنی ازدواجی زندگی بالکل بے دانش تھی۔

دی وائس آف دی پوپلر کے آئندہ شمارے میں جو مجھے کے وسط میں بازار میں آتا تھا میں چیف آف پولیس کی پیشین گوئی کے خلاف لکھ رہا تھا میں نے تحریر کیا تھا کہ وہ ایک لاکھ ڈالر کا میں گھومتا ہے۔ ایک لاکھ ڈالر کی ایک بیگجو میں، چاہے اس کے دیو بیٹے ربا۔ کی گراں خرچہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں اور اُس کی بوری پیش بہا بیوسات باہ ہے۔ چاندلر نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میں کیپٹن جون کی ابھی طرح خبروں جس سے وہ بے حد نفرت کرتا تھا میں نے جو کچھ لکھا تھا وہ سچ ہونے کے باوجود ایک طرح کا ذاتی حملہ تھا۔ اور میں جانتا تھا کہ ایک مرتبہ رسالہ مارکٹ میں لے کے بعد مجھے حد سے زیادہ محتاط ہونا چاہیئے گا۔ ٹریفک کی کوئی معمولی خلاف ورزی بھی نہیں۔ ایک گلاس پی کر کبھی ڈرائیو کی سے بچنا وغیرہ کیونکہ مضمون پڑھنے کے بعد کیپٹن جون پولیس کے ہر کارٹیل کو ماریت جاری کرنے کا کہہ رہے تھے ہر گز میری تاک میں ہے۔ یہ صورت حال چاندلر جیسے آدمی کے لئے جو فطران بڑا بیوں کے خلاف جہاد کرنے کے لئے پیدا ہوا تھا تو مناسب تھی وہ اس سے عہدہ برآ ہو سکتا تھا مگر میں اس کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے تو تیس ہزار ڈالر سالانہ کے لالچ میں یہ ملازمت قبول کی تھی۔ کئے وئے کی کو اپنے سماجی آمد و خرچ کا حساب کرنا تھا چاندلر مجھے سماجی بنیاد پر تنخواہ دیتا تھا۔ میں نے حساب لگا لیا تو واجبات کی رقم اتنی تھی کہ ملے والی پوری رقم کبھی میں دو ہزار تین سو ڈالر کا مقروض نہ جاتا تھا۔ ان حالات میں عقلمندی کا تقاضا تو یہ تھا کہ میں فوراً اس بیگجو کو چھوڑ کر کسی چھپے سے فلیٹ میں منتقل ہو جاؤ۔ لیکن لنڈا کی وجہ سے ایڈٹ ایک مہر لوگ اتنے باعزت اور ثور ہو چکے تھے کہ اب پیچھے قدم ہٹانا ذلت آمیز نہ پائی محسوس ہوتا تھا میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ کوئی کی کھٹائی کیجی۔ یہ میری پہلی تھا۔ اُس نے پوچھا کہ میں آ رہا ہوں یا نہیں۔ میرا ذہن ان جھوٹے سے اتار پریشان ہوتا تھا کہ اب تمہا گھر میں بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔ میں نے فوراً حیا بھری۔ اپنے آپ کو کتنی دی کشاید کوئی حل میں آجائے۔ مجھے اس کے لئے لازماً لنڈا سے بات کرنا تھی اور اپنی پہلی بڑی لڑائی کا خیال کر کے یہی بہت بہت ہوئی تھی لیکن اسے بتائے بغیر جارہی نہیں تھا۔ ہمیں لامحالہ اپنے اخراجات کم کرنا پڑیں گے اور اُس کے لئے لنڈا کا تعاون ضروری تھا۔

پیر کی صبح کو دفتر پہنچا تو میری سکریٹری جین کیڑی پہلے سے موجود تھی۔ مگر پچیس سال کے قریب۔ طویل قامت۔ سیاہ آنکھیں۔ سیاہ بال۔ دلکش جسم۔

موزوں خرقہ خان اور سبک زیادہ پر کام میں سو فیصدی ماہر۔ اُسے بھی چاندلار نے اپنے آفس سے سبک پاس بھیجا تھا مگر اس طرح جسے کوئی کسی کو مہبت قیمتی تحفہ (اور وہ بھی مجبوراً) دیتا ہے عین نے مجھے بتایا کہ چاندلار نے فون کیا تھا اور وہ میرا انتظار کر رہے ہیں۔ میں دوبارہ باہر نکلا۔ اپنی کار میں بیٹھ کر چاندلار کے دفتر پہنچا۔ اُس کی ادھیڑ عمر سرگرمی تھی، جس کی نظریں رفت و رفت سے میرے کی طرح تیز اور چھینچے والی تھیں، مجھے بتایا کہ چاندلار نے پراؤٹیٹ آفس میں ہے۔ میں نے دستک لے لی اور اندر داخل ہو گیا۔

چاندلار نے چیف آف پولیس جان جان کے بارے میں سبک مضمون کی تعریف کی۔ کہا کہ اسے تو قریب ہے کہ چیلر چند مفتوں کے اندر اپنے حکمران سے استعفا دے دے گا۔ گلاس سے پہلے وہ مجھ سے انتقام لینے کی پوری کوشش کرے گا اسلئے مجھے اب ابھی زیادہ محتاط رہنا چاہیے پھر دیکھو کہ میں کسی قسم کی ذاتی پریشانی میں تو مبتلا نہیں ہوں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔

”اور ان پریشانیوں کا تعلق تو سبک ہے۔“ اُس نے کہا۔ میں نے ایک بار دہر کر بلا دیا۔

”فعل کر بات کرو اسٹیو۔“ چاندلار نے کہا۔ ”تم نے نیکر رمالے کئے بہت اچھا کام کیا ہے۔ میں تمہارا بہرہ ور ہوں۔“

”نہیں میں تو ہیکے علاوہ کوئی براہم نہیں ہے۔“

”میرا بھی یہ خیال تھا۔ تمہاری خوبصورت بیوی تمہیں قرض کے بوجھ میں دبا کر جا رہی ہے۔ وہ بولا۔“ آجکل ماہر طرز پر لوگ اپنی آمدنی کے زیادہ خرچ کرنے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں۔ اُن کی بیویاں دوسروں کی بیویوں سے اپنا مقابلہ کرتی ہیں اور اس میں رقم خرچ ہوئی ہے بہر حال تم نے جو مضمون لکھا ہے وہ ایک بونس کا حق ہے۔“ اُس نے ایک جیکب میسرانے ڈال دیا۔ ”اپنے فرائض ادا کرو۔ اور آئندہ سے اپنی بیوی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرو۔“

میں نے جیکب اٹھا کر دیکھا۔ وہ دس ہزار ڈالر کے لئے تھا۔ میں نے اُس کا شکریہ ادا کیا۔

”مگر آئندہ اس کا اعادہ نہیں ہونا چاہیے۔“ چاندلار نے تنبیہ کی۔ ”میں جو کچھ پہلے دن کہا تھا اُسے یاد رکھنا۔ سہری چھٹی کوشش کے برتن میں چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی اور تم شیشے کے گھر میں ہی رہے ہو۔ اس مرتبہ تو میں تمہاری مدد کر رہا ہوں۔ تمہیں نے سسر سے ابتدا کرنے کا موقع دے لیا ہوں لیکن تم حالاً کو قابو میں نہ رکھ سکے تو اس جگہ کے اہل نہیں رہو گے۔“

میں چاندلار سے زہنت ہو کر سیدھا پھانے بیٹک گیا۔ جبکہ جمع کر دیا۔

بینک منجرار فی سفینو سے بات کی۔ اس جیکب کے ذمہ میرا اور ڈرافٹ ختم ہو جاتا تھا۔ ذمہ تمام قرض کی رقم ادا ہو جاتی تھی بلکہ اس کے بعد ایک مقبول رستم میرے حساب میں بھیج کر لاتی تھی۔ میں دفنوا میں آگیا پنے روزمرہ کے کام میں مصروف ہو گیا۔ مجھے آئندہ پرچے کی منصوبہ بندی کرنا بھی لیکن پورے دن بار بار مجھے یہ خیال ستانا کہ اگر مجھے ذات لانا محالہ انداز سے بات کرنا ہے۔ چاندلار کے الفاظ اب بھی میرے کانوں میں گونج رہے تھے۔ بلاشبہ اگر میں نے لٹلا اور اخراجا

کو کنٹرول نہیں کیا تو مجھے اس ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ پیسوج میرے دین پر اتنی جاوی گئی کہ اُس نے پرچے کے بارے میں کچھ سوچنا ممکن بنا دیا تھا۔ اس وقت سوا چار بجے تھے۔ لٹلا سے بات کرنے کا مرحلہ آگئی دو گھنٹے کے بعد آنا تھا۔ میں اپنے دفتر کی کھڑکی سے اس عالیشان عمارت کی طرف دیکھنے لگا جس میں چاندلار کا دفتر بھی تھا اور اُس کی رہائش گاہ بھی۔ اچانک میز پر رکھے ہوئے انوکھے کا بزر بول اٹھا۔ ”جین مجھے اطلاع دے رہی تھی کہ کوئی مسٹر وڈی مجھے ملنا چاہتا ہے۔ میں اس نام کے کسی شخص سے واقف نہیں تھا جین نے مزید بتایا اور اس کے لیے سے پریشانی ظاہر تھی کہ گورڈی کسی ذاتی اور نجیہ کام کے سلسلے میں ملنا چاہتا ہے میں نے عین سے کہا کہ اُسے عین منٹ کے بعد ملنا بھیج دے۔ اس تین منٹ کی جلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پوشیدہ ٹیپ کارڈ پر ایک نیا کیسٹ چڑھا کر اُسے آن کر دیا۔ تین منٹ کے بعد جو شخص میرے کمرے میں داخل ہوا اُس کی عمر چالیس سال کے لگ بھگ معلوم ہوئی تھی۔ ہیشانی یا قوادچی تھی یا سرگرمیوں کی وجہ سے معلوم ہوتی تھی۔

”تم مجھے نہیں جانتے مسٹر مینس گرین تم سے واقف ہوں۔“ اُس نے مجھ سے ہاتھ ملا کر لے لے ہوئے کہا۔ میں نے اُسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اُس نے بیٹھ کر بڑے اطمینان سے ایک سگریٹ سلگایا۔

”میسرے پاس کچھ معلومات ہیں مسٹر مینس جو ایک دلچسپ مضمون کی بنیاد بن سکتی ہیں۔“ اُس نے ایک بار کھیلنے پہلے داستان کی نائٹ کرتے ہوئے کہا۔

”کیسی معلومات۔“ مجھے اُس کا پراسکون پراعتقاد انداز پریشان کرنے لگا تھا۔ لیکن میرے سوال کا براہ راست جواب دینے کے بجائے اُس نے پہلے

مستط (عمان) میں

پاکستانی اخبارات و ڈائجسٹ

کام مرکز

علی بن صدیق امین طسز

نزد:- پاکستانی سفارت خانہ

مسقط، عمان

اپنا تعارف کر لیا۔ اُس نے بتا یا کہ وہ ایسٹ لیک کے ویکم جرنل اسٹور کا منجری ہے اور یہ کہ میری بیوی اکثر اُس کی دکان سے خریداری کرتی رہتی ہے۔ اور وہ ہی نہیں ایسٹ لیک گئی اکثر خواتین شاپنگ کرنے وہیں آتی ہیں۔

”تم لمبے رسالے کے ذریعہ جس طرح جرم اور مجرموں کی سچائی میں مشغول ہو رہے پس پندرہ گرتا ہوں“ وہ بولا ”اور میں جس سلسلے میں بات کرنے آیا ہوں اس کا تعلق ان چھوٹی چھوٹی چیزوں سے ہے جو دیکھ اسٹور میں ہوتی رہتی ہیں بظاہر یہ معمولی چیزیں ہیں لیکن کیا تم یقین کر سکتے ہو کہ اس طرح ایک سال کی مدت میں اسٹور کو تقریباً اسی ہزار ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا؟“

”تھمارا مطلب ہے کہ ایسٹ لیک میں رہنے والے لوگ تمہارے اسٹور سے اسی ہزار ڈالر سالانہ کی چیزیں چرائے ہیں؟“

گورڈی نے اثبات میں سر ہلایا۔ اُس نے بتا یا کہ خاص طور پر دولت مند خواتین چیزیں جرائی ہیں۔ وہ سو ڈالر کا سامان خریدیں گی گریسٹ کی ایک سنی چرلے سے باز نہیں آئیں گی۔ مجھے یہ باتیں خاصی دلچسپ معلوم ہوئیں۔ اگر گورڈی جو کچھ کہہ رہا تھا درست تھا تو میں اس بارے میں ایک سنی خیر مفیون لکھ سکتا تھا جسے چاندرا لیشیا پندرہ گرتا۔ میں نے گورڈی سے پوچھا کہ اس کے پاس کوئی ثبوت بھی ہے۔ اُس نے بتا یا کہ اسٹور ایک بہت بڑی فرم کی ملکیت ہے اور فرم کے ڈائریکٹروں نے فیصلہ کیا کہ اسٹور میں کئی خیر مفیون لگائے جائیں جو آگے والے گا کہوں کی تصویریں لینے ہمارے۔ یہ کہہ لگے ہوئے صرف دو ہفتے ہوئے ہیں پھر یہ کہ ڈائریکٹروں نے پولیس چیف سے بھی بات کر لی ہے اور وہ اس بات پر آمادہ ہے کہ ان تصویروں کی بنیاد پر متعلقہ افراد کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے گا۔ گورڈی نے کہا کہ اس کے پاس ان کیمروں سے آوری ہوئی ایک فلم ہے جو اس غذا نوٹر اور چوریوں کا ایسا بین ثبوت ہے کہ وہ لے پولیس چیف کے سپرد کرتے ہیں۔ مناسبت سے اسے دیا جاتا ہے کہ فلم پہلے ان شوہروں کو دکھائے جن کی بیویاں اس کے اسٹور میں شاپنگ کرتی ہیں۔

مجھے اپنے رنگ و بے میں مری کی ایک ہنسی آتی محسوس ہوئی۔ میں نے انجانی بننے کی کوشش مگر گورڈی نے فیصلے سے سامنے ایک لفافہ ڈال دیا۔ اُس نے کہا کہ اس لفافے میں اس فلم کے تین فٹ کے ٹکڑے سے لگی ایک منتخب تصویر ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ستر مینس کا طرز عمل اس قدر قابل اعتراض ہے میں نے لفافہ اٹھا کر کھولا۔ اندر لٹائی ایک تصویر دکھائی تھی جس میں وہ سینٹ چرل ٹیوشہ کی ایک شہسی اٹھا کر اپنے پیگ میں رکھ رہی تھی میں خاموش بیٹھا سکندھ جیسی کیفیت میں تصویر کو گھور رہا تھا۔

”اس معاملے میں تمہاری بیوی تمہا پیس ہے؟“ گورڈی کہہ رہا تھا۔

”ایسٹ لیک کی نہ جانے کتنی معزز خواتین اسی عادت میں مبتلا ہیں۔ اور فلم میں اتنی وضاحت ہے کہ سب کچھ دکھایا گیا ہے کہ پولیس چیف کیٹین جون جیلز ان سب پر کمالی مقدمہ چلا سکتا ہے اور تمہاری خوبصورت بیوی کو قید کی سزا ہو سکتی ہے؟“

میں نے وہ تصویر لفافے میں رکھ کر میری دراز میں ڈال دی۔ گورڈی

چلنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

چلے ہوئے اُس نے کہا کہ میں اس معاملے پر اچھی طرح غور کروں۔ وہ اس بات پر آمادہ ہے کہ اگر میں اُسے بیس ہزار ڈالر کی رقم ادا کر دوں تو وہ کیٹین جیلز کو غم لینے سے پہلے اس میں سے وہ کلہا نکال دینگا جس میں میری بیوی کو چوری کرنے دکھایا گیا ہے اس نے دو ستر دن رات کو رقم لے کر اپنے گھر آئے لیکن وہی اُس کے گھر کا نمبر ۱۸۹ ایسٹ لیک تھا جو ہمارے ہنگر سے کچھ زیادہ دور نہیں تھا

وہ جھلا گیا۔ میں جانتا تھا کہ مجھے ہر قیمت پر لٹا کو مزایائی سے بچانا ہے۔ کوئی اور موقع ہوتا تو میں گورڈی جیسے بلیک میلر سے ہٹنے کے لیے سدھاپولیس کے پاس جاتا لیکن کیٹین جیلز پر تنقید کے بعد یہ نامکن ہو گیا تھا۔ بلاشبہ وہ گورڈی کو گرفتار کر لیتا لیکن ساتھ ہی لٹا کو بھی بڑی مسرت کے ساتھ سزا دلوانے سے باز نہ آتا۔ پھر کیا میں دوسرے رخ سے اس کے لیے دلائل مفیون کر دوں؟ لیکن چاندرا اس مفیون کو پسند کر چکا تھا۔ مجھے اس برس ہزار ڈالر کا ویش لے چکا تھا۔ پھر اس لیے اس طرح سمجھاؤں گا کہ میں نے یہ مفیون چھپنے سے کیوں روک لیا۔

اسی وقت وہ لی آگیا وہ مجھے نئی ہائی اسکول بلڈنگ کے باسے میں کچھ بتانا چاہتا تھا۔ میں نے ٹیپ ریکارڈر بند کر دیا۔ میرا دل کسی دوسری سوچ کے لئے آمادہ نہیں تھا کہ مجھے مجبوراً اس کی باتیں سننا پڑیں۔ جیسی ہال نے ایک نئے اسکول کی عمارت کا ٹھیکہ ایک ٹھیکیدار کو دیا تھا اور وہ لی کا خیال تھا کہ جس رقم میں یہ ٹھیکہ دیا گیا ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ اُس نے تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ اسے کم ترین کم کر دیا جائے تھے مفیون نے موجودہ رقم سے کہیں کم رقم کا ٹیڈر دیا تھا جس کو کم کر کے ٹھیکہ ملا تھا اس کا نام ہمیں ملتا تھا۔ وہ لی کا خیال تھا کہ ہمیں ہینڈ کے خلاف لکھنا چاہیے۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ کیسے ہیں مزید حقائق معلوم ہونا چاہئیں۔ اور اس کے لئے وہ میرے رابطہ قائم کرے۔ دیر جا ڈالر کی سرائے رساں کھجی کا سربراہ تھا۔

وہ لی کے جانے کے بعد میں نے ٹیپ ریکارڈر سے وہ کیٹ نکال لیا جس میں میری اور گورڈی کی گفتگو ٹیپ تھی اور اسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ پھر لٹا کی تصویر دراز سے نکال کر اپنے برلیف کیس میں رکھی جین کو بتا یا کہ میری طبیعت کچھ خراب ہے اس لئے میں گھر جا رہا ہوں۔ جانے سے پہلے میں نے وہ لی سے پوچھا کہ کیا اس کی بیوی شری لشی ویکم اسٹور سے خریداری کرتی ہے۔ اس پر وہ لی جوش میں آگیا اُس نے بتا یا کہ دیگر اسٹوروں نے ہر چیز کی قیمت بازار کے عام نرخ سے کہیں زیادہ لگی ہے وہ لوگوں کو دھوکا دے رہے ہیں ان کے خلاف بھی کچھ کرنا چاہیے۔ لیکن میں اس موضوع پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اُسے خدا حافظہ کہہ کر اُس کی عمارت سے باہر نکل آیا کہ میں بیٹھے بیٹھے میرا دل ہنسا رہا ہے سوچنے میں مصروف تھا کہ کل رات تک میں ہیں ہزار ڈالر کہاں سے حاصل کروں۔ کہ میرا بینک منجرا میں مجھے بیس ہزار اور ورائٹ دیدے گا۔ ہرگز نہیں۔ مجھے یہ سوچ کر خیال آیا جو لوگوں کو سود پر پڑہ دیتا تھا۔ مگر میرا

دوسرے پروردگار کے پہلے ہی اس کی ساتھ فیصدی سود خوری کے خلاف ایک مضمون لکھا ہوا تھا۔ اگر میں اس مضمون کو شائع ہوتے سے روک دوں تو شاید لیو میرٹھی میں ہزار ڈالر غرض دیے مگر مشکل پختی کہ چار ڈالر اس مضمون کو بھی دیکھ چکا تھا۔

مجھے اُمید تھی کہ لنڈا گھر پر نہیں ہوگی اور میرا اندازہ غلط نہیں نکلا۔ میں نے اپنی کارگیرج میں کھڑی کی گھڑی دیکھی۔ صرت چھ بجے تھے۔ میں اپنے اسٹڈی روم میں آیا۔ لنڈا کی تصویر میز پر رکھی اور کیٹ کو ٹیپ ریکارڈ پر لگا دیا۔ پھر لنڈا کے ڈرائیگ روم میں گیا۔ چند منٹ کی تلاش کے بعد میں نے چینل نمبر ۵ کی وہ ٹیلی ویژن برآمد کی۔ کچھ پچھلے کے خیال سے کہ میں کیا ہاں ہرگز نہیں دیکھ رہا تھا۔ لیو میرٹھی کی گھڑی ہوتی تھی۔ لنڈا اپنے ہاتھ سے گولی کا مکرنا گناہ سمجھتی تھی۔ اب کل سسٹم کی گزرتوں وغیرہ کی صفائی کرنے والی تھی۔ میں ایک گلاس میں شراب کے کراسڈی روم میں آیا بیٹھا۔ میں صاف دیکھ رہا تھا کہ میری اب تک کی تمام محنت اور سکہ کا پورا منتقل میری خوبصورت مگر لاپچی اور خود غرض بیوی کی وجہ سے خطے میں بڑھ چکا ہے۔ لنڈا کے بارے میں سوچتے سوچتے تنہا گیا تو میں گورڈی کے متعلق سوچنے لگا۔ اُس نے کہا تھا کہ میری بیوی اکیلے نہیں ہے بلکہ دوسرے دولت مند شوہر کی بیویاں بھی اسٹور سے چوری کرتی ہیں اور فلم میں ان کے بارے میں بھی ثبوت موجود ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ گورڈی ہمارے دوسرے ہمسایوں کو بھی ایکسٹریل کرنا ہوگا اور کچھ ہونگا اور دوسرے دل میں اچانک کوئی کے خلاف نفرت و عقیدہ پیدا ہوا۔ اسی خطے کی حالت میں میں نے فون کا رسوا کھٹا اور ہر مین وپر کا نمبر ڈال کر کیا جو سرسرا رساں ایکٹنی کا سربراہ تھا۔ یہ شخص پہلے پولیس میں فیلیٹنٹ تھا مگر اپنی ترقی کی رفتار سے غیر مطمئن ہو کر اُس نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور ڈیوٹی کیٹو ایجنسی کھول لی۔ جلد ہی وہ اپنے پانچ دوسرے ساتھیوں کو بھی توڑا یا اسٹور پر ڈالنے انھیں سرمایہ فراہم کیا اور اب وہ مکمل طور پر ایکٹنی کا مالک تھا۔ میرے رسالے کے لئے تحقیقات کا بیشتر کام دیر ہی اپنے آدمیوں سے کرنا تھا۔ مجھے یہ آدمی پسند نہیں تھا۔ وہ بہت سخت مزاج اور چالاک تھا۔ لیکن اس کے معلوم کے ہوئے تھا تو جھٹلانا مشکل ہوتے تھے۔ فون پر رابطہ قائم ہونے پر میں نے اس سے کہا کہ میں ویکم اسٹور کے منجر گورڈی کے ہاں سے مکمل جھان بین کرنا چاہتا ہوں اس پر میرے بتایا کہ گورڈی کے متعلق اس کے پاس ایک فائل پہلے سے موجود ہے جسے صرت اپڈیٹ بنانا ہوگا اور یہ کہ فائل مکمل دوپہر تک مجھے مل جائے گی لیکن میں نے اس سے کہا کہ میں یہ فائل ٹھیک س بجے اپنی زیر پر دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد میں نے اپنے جیکلینچرانی کے گھر کو کیا۔ فون اُس کی بیوی مارٹھلے سے ہو گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ ادنی کو بلائے۔ ادنی فون پر آیا تو میں نے اُسے بتایا کہ لنڈا کی کی ماں بیمار ہے اور اس کا آپریشن ہوگا کیا وہ اس کے لئے مجھے بندرہ ہزار ڈالر اور ڈرافٹ دیدے گا۔ ادنی خاموش ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اُس نے جواب دیا کہ میں کل صبح سوا نو بجے اس کے دفتر آؤں تو اس مسئلے پر بات کرے گا۔

میں نے سپور رکھا ہی تھا کہ لنڈا واپس آگئی۔ اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ فون لنڈا نے سے ہو گیا اور کچھ مجھے بتایا کہ فرینک مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ فرینک لیٹا رہا اور صرت اور ہمسایہ تھا۔ وہ مجھے اور لنڈا کو میں منٹ کے اندر اپنے گھر لے گئے کی دعوت دے رہا تھا۔ اس کی بیوی کا نام سلی تھا میں سوچنے لگا کیا اس کی بیوی بھی ویکم اسٹور سے چوری کرتی رہی ہے۔ میں نے اپنی طبیعت کی خرابی کا عذر دے کر معذرت کر لی۔ مگر لنڈا جو ساری گفتگو سن رہی تھی کہنے لگی کہ مجھے دعوت قبول کر لینا چاہیے کیونکہ گھر میں شام کے لئے کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ میں اس سے کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ مگر وہ کہاں سننے والی تھی۔ اُس نے سیوراً اٹھایا تاکہ فرینک کو فون کر کے اپنے آنے کی اطلاع دے۔ اور ٹھیک اس وقت جبکہ وہ سیوراً اٹھ کر فریڈل ٹل کرنے لگی تھی۔ میں نے جب سے چینل نمبر ۵ کی ٹیلی ویژن نکالی اور اُس کے سامنے رکھ دی۔

لنڈا نے ٹیلی ویژن دیکھی اور آہستہ آہستہ سیوراً پس رکھ دیا۔ اس وقت اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر میں نے پہلی مرتبہ محسوس کیا کہ وہ اتنی خوبصورت نہیں تھی کہ میں خیال کرتا تھا۔ اس ایک لمحہ میں اس کے لئے جو بھی محنت تھی دل میں تھی وہ دفعتاً ختم ہو گئی۔ لنڈا نے پہلے انجان بننے کی کوشش کی۔ لیکن جب میں نے اُسے گورڈی سے اپنی گفتگو کا ٹیپ سنایا اور فون کھول کر اُس کے سامنے ڈال دیا تو آخر اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ لیکن پھر بھی اس کی ڈھٹائی دیکھ کر وہ لے اٹھا تو فون کھولنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ اس نے کہا کہ دوسری عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں پھر اگر اُس نے کیا تو کیا غضب ہو گیا۔ گورڈی کی زبانی پولیس اور سزائی کی باتیں سن کر وہ چند کول کے لئے زرد فرور ہو گئی تھی مگر پھر لا پراہی سے شامے جھٹک کر بولی کہ میں گورڈی کو میں ہزار ڈالر اور دو اور اس سے جھگڑنے کو ختم کر دوں۔ اُس کی یہ بے اعتنائی سرفروزی اور خود غرضی دیکھ کر میرے دل میں تنہا کا طوفان پھٹ پڑا۔ میں نے اُس کے منہ پر پھر پور ہاتھ سے ایسا زور دار پھیر سید کیا کہ اگر میں اس کا ہاتھ پھیرے تو وہ ضرور زمین پر گر پڑتی۔

تھپتھپا کھا کہ لنڈا اس کے منہ سے کالیوں کا سیلاب اُمنڈ پڑا۔ اُس نے کہا کہ وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے اور یہ کہ مجھے طلاق دینے کی میں نے اُس پر ہاتھ اٹھا کر اچھا نہیں کیا۔ مجھے اس حرکت کے لئے چھتانا پڑے گا میں خاموش بیٹھا اُسے دیکھتا رہا۔ اچھی طرح گالیاں سننے اور بڑا اچھا کہنے کے بعد وہ اچانک زلزلے کی جیسے رسائے دوڑا تو ہو کر گر گرا دے لگی کہ میں نے گھر خالی اور سزائی سے بچاؤں۔ اُس نے یہ وعدہ بھی کیا کہ اگر اس مرتبہ میں اسے اس مقصد تک نہال لوں تو وہ آئندہ ایک اچھی بیوی بننے کی کوشش کرے گی۔ مگر میں نے اُس کے وعدوں کی حقیقت جاننا تھا۔ کبھی اس مسئلے پر اس سے گفتگو کرنا ضروری تھا۔ میں نے اپنے اور اُس کے لئے دو گلاسوں میں دھبہ کی اینڈلی۔ اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ یہ یوٹیلیٹی۔ یوٹیلیٹی کا دفتر صرت تھی جو می کر کے آخر میں ایک مکان میں رہتی تھی جس پر ہمارا بنگلہ واقع تھا۔ لنڈا سے

اس کی گہری دوستی تھی۔ وہ لٹلا سے بات کرنا چاہتی تھی مگر میں نے ہانہ بنا دیا کہ لٹلا کو فلو ہو گیا ہے اور میں نے اُسے اسپر دکھلا کر آرام کرنے بھیج دیا۔ ویسلا نے ہم کو ڈی ظاہری اور مادری پیکیٹس کی گھر میں لے آئے اُس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ریسور رکھ دیا۔ لٹلا کا منہ بھی تھی۔ وہی اکا ایک گلاس اُس کے لئے کافی ثابت ہوا تو میں نے اوپر کمرے دیا۔ اسے سب سے زیادہ پریشانی گرفتاری اور چلنے کے خیال سے تھی وہ بار بار میری خوشامد کر رہی تھی کہ میں گورڈی کو رقم ادا کر کے اسے بچاؤں اُس نے ایک لمبے لمبے بھی نہیں سوچا کہ میں اتنی بڑی رقم کہاں سے لاؤں گا۔ یہ دیکھ کر اس کی باتوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا ہے وہ پھر دیدہ دہی برا کرتی اُس نے الزام لگا کر جو کچھ میرے اپنی سوسائٹی میں سے ناجائز تعلقات میں اس لئے میں اس کی پردہ نہیں کرتا۔ میں نے دیکھ لیا کہ ایسی خوش فاضل عورت سے کوئی بات کرنا ناممکن ہے۔ اب یہ تنہائی میں اس مسئلے پر بات کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اُسے تنگ سے چھوڑا۔ اپنی کارگریج سے نکالی اور پوچھی ہے مدعا ایک طے فرما دیا۔

کچھ دُور جا کر میں نے کار کا رخ اپنے دفتری طرے کر لیا۔ اُس ہی ایک ایسی جگہ تھی جہاں میں سکون سے بیٹھ کر اپنی مصیبت کا کوئی حل تلاش کر سکتا تھا اس وقت شام کے سات بجے تھے۔۔۔۔۔ بلڈنگ کے چوکیدار جو لے اسمال نے مجھے دیکھ کر ہلکا کر میں غائب دفتریں دیر تک کام کرنے آیا ہوں اور میں نے اس کی تردید نہیں کی۔ لیکن جب میں لفٹ کے ذریعہ اپر بچھاؤ ڈور سے جین کے ٹاپ اُپر کی آواز سنائی دی۔ مجھے اس کے دیر تک کام کرنے پر تعجب ہوا۔ اگرچہ میں جانتا تھا کہ وہ گھر چلنے سے پہلے اس دن کا سارا کام کرنے کی عادی ہے۔ اُس کے اسی محنت اور خلوص کی وجہ سے اس کی بے حد محنت کرتا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ رسالے کی کامیابی میں جین کی انتھک محنت کو بڑا دخل تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر تعجب ہوئی اور پوچھا کہ میں داہیں کیوں چلا آیا۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے بعض معاملات پر غور کرنا تھا۔ اُسے ٹاپ کرتے ہوئے میں نے پہلی مرتبہ چھٹی ایک عورت کے کچھا اور جو کچھ دیکھا وہ مجھے بہت پسند آیا۔ وہ سچ محنت کرنے کے قابل تھی۔ میری مہورت سے پریشانی کے اثرات دیکھ کر اُس نے معلوم کرنا چاہا کہ کوئی خاص بات تو نہیں ہے اور میں نے اُسے بتا دیا کہ لٹلا کا خیال ہے کہ میرے اوٹس کے درمیان روانی تعلقات ہیں۔

”اُس نے یہ بات کیوں کہی؟“ جین نے بدستور اپنے نرم و شیریں لہجے میں پوچھا۔

”شاید اس لئے کہ وہ مجھے حکمت پہنچانا چاہتی ہے۔“ میں نے جواب دیا۔
 ”میں ایک بڑی مشکل میں پھنس گیا ہوں جین۔ اور تنہائی میں اس پر غور کرنا چاہتا ہوں۔ تم باقی کام چھوڑ کر گھر چلی جاؤ۔“
 ”کیا تم نے کھانا کھا لیا ہے؟“

”میں ان حالات میں کھانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔“
 ”یہ غلط ہے۔ مجھے بھی بھوک لگی ہے۔ چلو پہلے ہم دونوں کھانا کھاتے

چلیں اس کے بعد تم دو آپس آکر حسب تک جا ہو سوچتے رہنا۔“
 اس کی بات میں مقبولیت تھی۔ چنانچہ میں اور جین۔ اس کی کار میں۔ ایک قریبی ریسٹورنٹ پہنچے جین کا نام لوٹی چیز تھا۔ جین نے کھانے کا آرڈر دیا۔ ویٹر کھانا لےنے چلا گیا تو اُس نے خود ہی پوچھا کہ میری برتنائی کی وجہ گورڈی تو نہیں ہے۔ میں نے خبر سے لے دیکھے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

”شاید وہ تمہیں بلیک میں کرنا چاہتا ہے۔“
 ”تم نے یہ اندازہ کیسے لگایا؟“ مجھے مزید تعجب ہوا۔

”وہی حقیقتات کر رہا ہے۔ میں اُس کے فوٹ ٹاپ کر رہی ہوں جب گورڈی نے تم سے ملنا چاہا تو بات واضح ہو گئی۔“

”وہی حقیقتات کر رہا ہے۔“ میں چونکا یہ کیا اُسے لٹلا کے بارے میں علم ہے؟“

”نہیں۔ اگرچہ تو وہ پہلے تمہارے پاس آتا۔ اُس نے کچھ نام معلوم ضرور کئے ہیں۔ مگر ان میں زیادہ تر خفا دہیں ہیں۔ تمہاری ملازمہ سسی بھی ان میں شامل ہے؟“

”کیا تمہیں کچھ اور نام بھی یاد ہیں۔ خدا داؤں کے علاوہ؟“
 ”سبلی لیٹار۔ میبل کرڈین۔ ویسلا۔ مجھے سروسٹ ہی نام یاد آ رہے ہیں۔“

اتنے میں کھانا آیا۔ وہی نے مجھ سے ویکر اسٹور کے بارے میں تحقیقات کرنے کے لئے دُور دُور کیا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کام شروع بھی کر چکا ہے۔ اُس کا جواز جین نے پیش کیا کہ وہی چونکا دینے کا عادی ہے وہ تحقیقات کے دوران کبھی کچھ نہیں بتاتا۔ مجھے اس لئے سے اتفاق تھا۔ لیکن میں یہ جانتا

چاہتا تھا کہ اُس نے اب تک جو نام معلوم کئے ہیں ان میں لٹلا کا نام تو شامل نہیں تھا۔ جین کو یقین تھا کہ ان میں لٹلا کا نام نہیں تھا۔ اب میں ہوجانے کے بعد اب میرے لئے کچھ چھپانا لگا تھا۔ میں نے جین کو لٹلا کے بارے میں سب کچھ

بتا دیا۔ میں نے اُسے یہ بھی بتایا کہ میں نے دیر سے گورڈی کے خلاف تحقیقات کرنے کے لئے کہا ہے۔ اگر تقدیر نے ساتھ دیا اور اُس نے کوئی بات معلوم کر لی تو

میں اُس کو دھکیں گے کہ گورڈی کو بلیک بلیک کرنے سے روک سکتا ہوں جین نے کہا کہ دیر جاؤ لٹلا کا آدمی ہے اس لئے مجھے اس کے بارے میں بھی محتاط رہنا چاہیے۔

لیکن یہ بعد کی بات تھی۔ پہلے تو میں جانا چاہتا تھا کہ وہی نے وہ نام کیسے اور کس طرح حاصل کئے جین نے میرے کہنے پر وہی کے گھر فون کیا۔ اس کی

جوئی شرنے نے بتا دیا کہ وہ میکس کے گھر گیا ہے اور ایک گھنٹے میں واپس لے گا۔

مجھ سے کھانا نہیں کھایا جا رہا تھا۔ مجھے لٹلا کا خیال آیا۔ میرے تھیلے میں اُس کی آنکھ کے چاروں طرف سیاہ داغ ڈال آیا تھا۔ پھر مجھ میں کچھ کھانے کے لئے بھی

نہیں تھا۔ مجھے خیال آکر مجھے اُسے ایسا نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔ میں نے گھر لوٹ کر کے خبر سے معلوم کرنا ضروری سمجھا۔ کھانے کی میز پر اٹھ کر فون بوتھ میں داخل

ہوا۔ اور پہلے گھر کا نمبر ڈال لیا۔ فون ابی ایک آواز نے جواب دیا۔
 ”مسٹر مین کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور مسٹر مین کہیں ابہر گئے ہیں

تم کون ہو اور کس سے بات کرنا چاہتے ہو؟“
 میں نے ویسلا کی آواز پہچان لی۔ تو لٹلا نے اپنی دوست کو بلا لیا۔

جین کے بقول بوسلا کا نام بھی ویلی کی فہست میں موجود تھا۔ گو باجو نے چورکی مدد طلب کرتی ہے۔ میں نے جواب دیئے بغیر سبکو کر ڈیل پر سرگرداؤں میں رہنے پر واپس آگیا۔ چالیس منٹ بعد ہم ریڈیو سٹیشن سے نکلے جین جیسے آفس ملازمین کے سامنے چھوڑ کر رخصت ہو گئی۔ میں دفتر جانے کے بجائے اپنی کار میں بیٹھ کر ویلی کے گھر روانہ ہو گیا۔ مگر اس کا گھر بالکل تاریک پڑا ہوا تھا۔ میں نے کھٹی بجائی گھر میں سے کوئی جواب نہیں ملا البتہ اس کا ایک ہمسایہ باہر نکل آیا۔ اُس نے بتایا کہ ویلی کو کچھ غنڈوں نے بہت مارا پیٹا ہے۔ اُسے نازک حالت میں نادرین ہسپتال لے جایا گیا ہے اور اس کی بیوی بھی ساتھ گئی ہے۔ میں نے اُسی ہمسائے کے گھر سے جین کو فون کیا۔ اُسے صورت حال بتائی اور فوراً نادرین ہسپتال پہنچنے کے لئے کہا۔ ہمدردوں تقریباً ایک سافٹ ہسپتال پہنچے۔ اتفاق سے اس رات ایمرجنسی کے وارڈ میں ڈاکٹر ہنری کی ڈیوٹی تھی جو میرا دوست تھا اُس سے معلوم ہوا کہ ویلی کو بہت چوٹیں آئی ہیں۔ اُس کا جبڑہ ٹوٹ گیا ہے۔ تین پسیلیوں میں فریکچر ہے اور کم سے کم تین فریٹ مریضیں لگی ہوئی گئی ہیں جس سے اندونی جریان خون ہوا ہے۔ اُس کے پیچھے کی اُمید تو بے گہر مت دن لگیں گے اور یہ بھی خطرہ ہے کہ کہیں وہ اپنی ہنپائی دکھائی دینے لگے۔ پولیس مندری طور پر اُس کا بیان لینا جا رہی تھی مگر ڈاکٹر نے انہیں بتا دیا تھا کہ ابھی کم سے کم چار پانچ دن تک وہ بیان دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوگا۔

جین نے ویلی کی بیوی شرلے کو سنبھال لیا تھا وہ اُسے نسلی تشقی سے رہی تھی۔ اور میں سوچ رہا تھا کہ اگر ویلی کچھ بتانے کے قابل نہیں ہے تو پھر میرا کیا ہوگا۔ اب مجھے مرن دیر کی ذات سے کچھ اُمید باقی رہ گئی تھی۔ میں کوہ متقلب کے باہر راجداری میں ٹہل رہا تھا کہ کسی نے مجھے میرا نام لے کر پکارا۔ میں نے گھوم کر دیکھا تو بسے ملنے سا ریڈ لیو بریز ہوا تھا میری اطلاع کے مطابق بریز بہت سخت مزاج آدمی تھا جن پر شہر ہوتا تھا انھیں مارنا بیٹھتا تھا سوال بعد میں پوچھا تھا۔ لیکن بسے پاس ابھی اطلاع کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ ایک مرتبہ دیر نے مجھے بتایا تھا کہ بریز اگر کسی سے دہتا ہے تو وہ چیٹ آف پولیس کی پٹن چل رہا ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ بہت دن پہلے جبکہ کیپٹن جیز محض کیپٹن تھا اُس نے بریز کی خوبصورت بیوی کو ایک غلطی کے ساتھ بھول کر بچا تھا غنڈہ فٹے میں تھا۔ اُس نے جاؤ بھی نکال لیا تھا اور مارنا چاہتا تھا کہ چیلر نے ددری سے ریو اور نکال کر لے شوٹ کر دیا۔ تب سے بریز کی پٹن چل رہا خاص آدمی بنا ہوا تھا۔

ساجنٹ بریز جانا چاہتا تھا کہ ویلی کس کس پر کام کر رہا تھا اس نے بتایا کہ وہ لوگوں کے بیان کے مطابق ویلی جیسے ہی اپنے گھر کے سامنے کار سے اُترتا غنڈوں نے اس پر حملہ کر کے خوب مارا پیٹا اور برفیت کیس کے گرفتار ہو گئے جہاں تک مجھے معلوم تھا ویلی اپنی اسکول کی عمارت کے بارے میں تحقیقات کر رہا تھا۔ ممکن تھا کہ اُس نے کوئی ایسا ثبوت حاصل کر لیا ہو جو کزنز کیلبر ہیمنڈ کے لئے ثبہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ویلی کے بریٹیکس میں دیگر اسٹور کے بارے میں تحقیقات فوٹ ہوں۔ اس صورت میں بہت سے دولت مند شہروں کی بیویوں کے لوٹ ہونے کا امکان تھا۔ میں ویسے بھی بریز کو اس بارے ---

میں نہیں بتا سکتا تھا اس لئے میں نے یہی جواب دیا کہ وہ سٹی ہال کے سنے اسکول کے ٹھیکہ کے بارے میں تحقیق کر رہا تھا جس کی رقم ہائے خیال میں پچاس ہزار ڈالر زیادہ دی گئی ہے۔

”پر مت سمجھنا کہ چونکہ ریڈیو سٹی ہال کا معاملہ ہے اس لئے لوگ اسے دہانے کی کوشش نہیں کریں گے“ میں نے کہا۔

”جب تم لوگ دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑاؤ گے تو اس کا انجام یہ بھی ہوگا“ وہ بولا۔

”کیا میں تمہارے رائفائز کسی اور کے سامنے دہرا سکتا ہوں“ میں نے کہا ”مگر حنا ڈالر اس معاملے میں تمہاری رائے دیکھی سے نہیں گے“ ”جو چاہو کرو لیکن محتاط رہنا اگر حد سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کی تو یہ تمہارے حق میں مناسب نہ ہوگا“ ساجنٹ نے کہا اور گھوم کر مخالف سمت میں چل دیا۔

اُس نے ویلی کی بیوی سے بات کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ ممکن ہے شرلے کیپٹن جیز کے بارے میں لے والے دوسرے مضمون سے آگاہ ہو۔ اگر اپنی موجودہ ذہنی اور جذباتی حالت میں اُس نے کوئی بات زبان سے نکال دی تو یہ بُرا ہوگا جین شرلے کو اپنے گھر لے گئی تھی۔ میں نے جین کو فون کیا اُس نے بتایا کہ شرلے کا خیال ہے کہ ویلی پر اس لئے حملہ کیا گیا کہ وہ ہیمنڈ کے خلاف تحقیقات کر رہا تھا اسے دیگر اسٹور کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ میں نے جین کو ملاہت کی کہ وہ اس وقت تک شرلے کے ساتھ ہے جب تک شرلے کی شکل طور پر اس حالت کے اثرات برقرار نہ پائے۔ پولیس اس سے سوالات کرنا چاہتی ہے اور یہ بات مناسب نہیں ہوگی کہ اگر شرلے کو کوئی بات دیگر اسٹور کے بارے میں معلوم ہے تو وہ اُسے پولیس کے سامنے بیان کرے جین نے مجھے یقین دلایا کہ اب ہی ہوگا۔ میں نے اسے یہ اجازت بھی دے دی کہ اگر شرلے کے ساتھ ٹھہرنا ضروری ہو تو وہ کل دفتر آئے۔

میں تقریباً سواں بجے گھر واپس پہنچا۔ گھر بالکل تاریک پڑا ہوا تھا۔ رہائشی کمرے میں پہنچا تو وہاں میرے ایک پرچہ رکھا نظر آیا۔ اٹھا کر دیکھ لکھا تھا۔

ڈیر ایملو۔ میں لنڈا کو اپنے گھر لے جا رہی ہوں۔ اُس کی آنکھ دو تین دن میں بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔ اس ڈیلیں میں افراتفری سے بچنے کے لئے میں نے اپنے ساتھ رکھوں گی ایک مشورہ کبھی کسی عورت کے ساتھ بریت مادہ اگر مارنا اتنا ہی ضروری ہو تو پھیلے صفے پر مارو۔ اس کا اثر اتنا ہی ہوگا لیکن چونکہ ظاہر نہیں ہوں گی۔

بوسلا

دوسری صبح آٹھ بجے میں نے جین کے فون پر شرلے سے بات کی۔ وہ اب خود برقرار رہی تھی۔ میں نے اسے نسلی دی کہ ویلی جلدی پہنچا ہو جائے گا۔ میں نے اسے یہ نہیں بتایا کہ ڈاکٹر ہنری کے خیال میں اُس کی بیانی جانے کا خطرہ ہے

میں نے اس سے کہا کہ میں مسٹر جانڈلر سے کہہ کر دہلی کے لئے جو کچھ ممکن ہو سکے گا ضرور کروں گا۔ پھر میں نے اس کو یہ تاکید بھی کر دی کہ اگر پولیس اس سے سوالات کرے تو وہ اس کے علاوہ کوئی بات نہ کہنے کو دلی نئے اسکول کے ٹیچر کے ہاں سے میں تحقیقات کر رہا تھا۔ اس کے بعد میں نے جن میں سے کہا کہ میں بینک ہوتا ہوا دفتر جاؤں گا اور وہاں اس کا انتخاب کروں گا۔

جانڈلر کو فون کر کے دہلی کے ہاں سے میں بتایا تو وہ جوش میں آ گیا۔ اس نے کہا کہ وہ دہلی کے علاج و معالجہ کے سلسلے میں ہر ممکن سہولت فراہم کرے گا۔ دہلی کی خواہ گنتی کر دی گئی، اس نے کہا اگر اس ہراج یہ بدعاش سمجھتے ہیں کہ مجھے ڈرا دھکا مل سکیں گے تو یہ ان کی بھول ہے، تم آتے ہو کہ ہینڈل کے پیچھے چھوڑ دو۔ میں سب سمجھتا تھا۔ مگر جانڈلر صوفیوں میں نہیں تھا۔ براہ راست ہر دہ وہ لوگ تھے جو اس کے لئے کام کر رہے تھے۔ دہلی کے بعد دوسرا نمبر میرا ہو سکتا تھا۔ ناشتہ کر کے میں سویلا کے گھر گیا۔ سویلا رسالوں کے لئے مضامین لکھا کرتی تھی اور کیلیفورنیا میں کتا پوسٹ پر ترقیہ کرتی تھی۔ لٹل اے بھی سوسہ رہی تھی۔ اس نے سویلا کو جھگڑنے کی دھمکی دے دی تھی۔ میں بتا دیا تھا۔ باقوں کے دوران سویلا نے کہا کہ وہ گورڈی سے اپنا معاملہ دو ہزار ڈالر میں طے کر چکی ہے۔ گورڈی باجے ہزار مانگ رہا تھا مگر دو ہزار میں راضی ہو گیا اور اس نے سویلا کو فلم کا وہ کھڑا دے یا جس میں اسے چوری کرنے دیکھا تھا۔

سویلا سے رخصت ہو کر میں بینک پہنچا۔ بینک انجمنیئر نے بتا کر اسے لٹل اے کی اس کی بیماری کے سلسلے میں انھوں نے سگودہ پانچ ہزار ڈالر سے زیادہ کا اور دو راضی نہیں دے سکتا۔ مجھے مجبوراً کہنا پڑا کہ میں پانچ ہزار ہی قبول کروں گا۔ بینک سے نکل کر دفتر پہنچا اور ٹیلیفون پر پڑھ کر ڈیوٹی کا سلام قبول کرتے ہوئے اپنے پرائیویٹ آفس میں آیا۔ اب میری آخری امید برکری ڈانٹے والی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کا فون بج گیا اور ایک مری خبر ملے کہ اس نے بتا دیا کہ کوئی جو رگڈشتہ رات اس کے دفتر میں گھس آیا اور اس فائل پر چڑھ گیا۔ جن میں سے ایک گھس کی فائل بھی تھی۔ نیز اسے یہ بھی یاد نہیں کہ اس فائل میں کیا تھا۔ کچھ چینیے پھیلے جبکہ واش نامی رپورٹر نے کچھ لفٹیشن کر کے اپنی رپورٹ تیار کی تھی اور چونکہ اس کے بعد جبکہ ملازمت چھوڑ کر چلا گیا اس نے اس فائل پر مزید کوئی کام نہیں نہیں ہو سکا۔ اور اس کے لئے اس کی جملہ سند ہزار فیصد ناکوں میں سے ہر ایک کے ہاں سے یاد رکھنا ناممکن ہے۔ دیگر گھس کر رہا تھا اور مجھے اس کے بے میں کوئی ایسی بات محسوس ہو رہی تھی جس سے مجھ پر ہوا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے، میں نے اس سے جبکہ معلوم کرنا چاہا لیکن اس نے اس کے جواب میں یہی کہا کہ اسے معلوم نہیں۔

”تم نے پولیس کو اطلاع دی؟“ میں نے سوال کیا۔
”میں نے رپورٹ نہیں کی ہے“ دیر سے جواب دیا۔ ”کیونکہ پولیس سے جس طرح ہماری حقیقتیں چل رہی ہیں اس کے پیش نظر ان سے تعاون کی امید نہیں تھی۔ اس کے علاوہ وہ فائل میں کچھ نہیں تھیں۔“
”تب پھر انھیں چڑا کیوں گیا؟“ میں نے فوراً سوال کیا۔ دیر کا
ہاوی ٹاکسٹ ۱۴ دسمبر ۱۹۷۶ء

دیر تک خاموش رہا پھر بولا کہ اس نے مسٹر جانڈلر سے بات کر لی ہے اور جانڈلر کی ہدایت ہے کہ اس معاملے سے پولیس کو الگ سے کھواہ دے کہ کہ اس نے ریسور رکھ دیا۔ چند منٹ کے بعد میں نے پھر فون کیا۔ آپریشن نے جواب دیا کہ الٹ ڈیکٹو کیجیے۔ میں نے کہا کہ میں بھی دیکھا کہ ایک آدمی سے بات کر رہا ہوں۔ جبکہ ماش کے ایک شے دار نے اپنی تمام جائیداد اس کے نام چھوڑ دی ہے اس لئے میں فوری طور پر اس شخص کا پتہ درکار ہے۔ میں معلوم ہوا ہے کہ شخص تنہا ہی انجینیئر میں کام کر رہے۔

آپریشن نے بلانا کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس نام کے شخص نے یہاں کبھی ملازمت نہیں کی۔ میں نے ریسور واپس رکھ دیا لیکن اب مجھے پورا یقین ہو گیا تھا کہ دیر مجھ سے جھوٹ بول رہا تھا۔

میں نے یہ بات ایک صدمہ عظیم سے کم نہیں تھی کہ اب دیر بھی مجھ سے جھوٹ بول سکتا ہے یا کوئی بات چاہتا سکتا ہے۔ سردست میکس کے ذہن میں اس کی ایک ہی وجہ تھی کہ آری تھی کہ کسی بھی ہڈا ابھی ویکٹور میں چوری کرنے رہی ہے اور وہ اس جسے گورڈی کے خلاف کوئی کام کرنا نہیں چاہتا۔ میرا دوسرا پورٹریکس ہسپتال میں بی بی کو دیکھ کر آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ جب گڈشتہ رات وہ اور بی ہینڈل کے میکس پر چڑھ رہے تھے تو لگتا تھا جیسے دلی کی اور با کے ہاں میں محو ہو۔ اور شاید یہی وہ بات تھی جس کی وجہ سے اس پر حیران کیا گیا۔ اگر یہ سچ تھا تو ہو سکتا تھا کہ وہ دوسری بات ملگروں کے ہاں سے ہو اور میکس کو گورڈی کے خلاف تحقیقات سے روکنے کے لئے ضروری تھا کہ اسے یقین دلایا جائے کہ یہ جملہ ہینڈلر جانیتے ہوئے اور میں نے اسی رائے کا اظہار کرنا۔ اتنا ہی نہیں میں نے اشارت بھی کی کہ جب تک ہم ہینڈلر کو ہٹانے سے پہلے اس وقت تک ہمیں کاپیٹل چلنے کے ہاں سے وہ دوسرا مقنون روک لینا چاہیے۔ میں پولیس کے تعاون کی ضرورت ہوگی اور اس مضمون کی اشاعت کے بعد اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔

میکس کی مجھ میں نہیں آیا کہ پولیس ہم سے کیا تعاون کر سکتی ہے۔ اس پر میں نے اسے مثال کے طور پر بتایا کہ اگر ہم اپنی حفاظت کے لئے ریوالور کے لائنس کی درخواست دیں تو کاپیٹل چلنے والے پولیس دفتر کی رائی میں اتنا اچھا نہیں گا کہ ہمیں بین چار ماہ سے پہلے لائنس دے ملے یا پھر اس کا کرنے کا ادارہ بی بی چلے کے پیش نظر ہمیں اپنی حفاظت کے لئے ریوالور کی شدید ضرورت ہے میکس کسی زمانے میں اچھا باکسر نہ چکا تھا۔ اس نے کہا کہ اسے اپنی حفاظت کے لئے ریوالور کی ضرورت نہیں ہے لیکن وہ اس معاملے کو کچھ چھوڑنا ہے میں جو نا سب بھولی کروں۔

”مجھے ابھی ہینڈلر کے خلاف دہلی کے اڈھوے کام کو مکمل کرنا ہے“ میکس نے کہا اور چلا گیا۔
اس کے جانے کے بعد میں جانڈلر سے ملنے گیا۔ وہ ایک گھنٹہ بعد صدمہ اور کچھ سے ملنے ڈانگٹن جا رہا تھا۔ اس نے مجھے فوراً ہی حرف مطلب پرانا پڑا۔

میں نے جرات میکس سے کہی تھی وہی کچھ زیادہ موثر انداز میں چاندلر سے کہی۔ میں نے اس سے پولیس کے تعاون کی بات کی۔ اپنے اوٹیکس کے لئے ریواور کے لائسنس کی بات کی اور اس کا امکان بھی ظاہر کیا کہ وہ لی کی طرح میجر اور میکس پر بھی حملہ ہو سکتا ہے۔ اگر ہیمنڈ سے بیٹے بغیر ہم نے وہ مضمون چھاپ کر پولیس کو اپنا دشمن بنالیا تو یہ مناسب ہو گا ظاہر ہے ہسپتال کے بستر سے رستے مرتب نہیں کر سکتا۔ چاندلر سے کچھ دیر سوچا پھر یہ جانے کے بعد کہ میکس پاس کیپٹن چلر کے مضمون کی جگہ دوسرا بیٹر رسالے میں فیض کے لئے موجود ہے میری بات سے اتفاق کرتے ہوئے کیپٹن چلر کے مضمون کو رکنے کی اجازت دے دی۔ اپنی سکرٹری سے کہا کہ وہ لوگ وہاں کے اوٹیکس کے لئے ریواور کے لائسنس بنانے کی ہدایت کرنے۔ چاندلر کا ڈائریکٹر رات کے فکڑا ہوا تھا۔ وہ ہر حال تو اس بھی اس کے ساتھ تھا۔ راستے میں میں نے دیر کے آفس میں چوری کا گورڈ کیا کہ چاندلر کا ذہن غالباً صدمہ کچھ سے اپنی ملاقات کے باسے میں سوچ رہا تھا کہ اس نے تقریباً کئی جواب دے کر جو دیر لے دیا تھا بات کو ٹال دیا۔

میں دفتر واپس پہنچا تو میں بھی ابھی تھی۔ اُس نے بتایا کہ شرے نے اپنے گھر چلی گئی ہے۔ وہی بدستور ہوش ہے مگر ڈاکٹر اس کی حالت کو تشویش کا نہیں بتاتے جبکہ لنڈا نے مجھ پر حین کے ساتھ تعلقات کا الزام لگایا تھا میں نے غصے سے دیکھنے لگا تھا اور ہنسی بائیں جھپٹیں میں نے پیٹے کبھی محسوس نہیں کیا اب میری گٹھائوں میں اتنی جارحی تھیں۔ دل آج آپ اس پر اعتماد کرنے لگا تھا۔ میں نے اُسے بتایا کہ آج کے دن کی ابتدا کچھ بھی نہیں ہوئی۔ پہلے تو رانی نے پانچ ہزار ڈالر سے زیادہ اور دو رات فیض سے اس کا رد کیا پھر دیر نے گورڈی کی فائل چوری ہو جانے کا بہانہ کیا۔ دو سہلے جرات ہوئی تھی وہ بھی بتادی اور یہی کہہ کر کہ میں نے چاندلر سے کیپٹن چلر کے باسے میں مضمون روکنے کی اجازت لے لی ہے اور دیر کہیں نے اپنے اوٹیکس کے لئے ریواور کے لائسنس حاصل کرنے کے لئے کہلے لیکن دیر کے عدم تعاون کی وجہ سے اب میں گورڈی کو رستم دینے کے لئے مجبور ہوں اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آج رات تک میں پندرہ ہزار کہاں سے حاصل کر سکتا ہوں گا۔

جین نے کہا کہ وہ بری سکرٹری شرمین اس کی متون احسان ہے اور اگر گورڈی کی فائل دیر کے آفس میں ہے تو اُس کے ذریعہ معلوم کیا جا سکتا ہے لیکن اس درمیان میں مجھے گورڈی سے مزید ہمت مانگ لینا چاہیے۔ مجھے یہ مشورہ مناسب معلوم ہوا۔ میں نے گورڈی کو فون کیا کہ مجھے کم سے کم دو دن کی ہمت درکار ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ آج رات حسبِ عہد میں اُس کے گھر آؤں تب بات ہوگی۔ نیز اگر میں کچھ رقم لیتا آؤں تو شاید میری بات مان لے جین دوسرے فون پر بہاری گفتگو سن رہی تھی۔ اُس نے کہا کہ وہ آج دو دہم شرمین کو اپنے ساتھ لے چرے جائے گی اور اس سے فائل کے باسے میں معلوم کرنے کے لئے کہے گی۔ دوپہر کے دفتر کے کام میں مصروف نہ ہونے کے بعد میں بینک گیا اور تین ہزار ڈالر کا چیک لے کر لیا۔ لے جا کر دفتر پہنچا جین ابھی کے ابس نہیں

آئی تھی۔ میں نے ہسپتال فون کر کے وہ لی کی خیریت معلوم کی۔ وہ ابھی تک ہوش تھا۔ تھوڑی دیر بعد جین بھی آگئی۔ اُس نے بتایا کہ شرمین کے کہنے کے مطابق گذشتہ رات کوئی چور دیر کے دفتر میں گھسا تھا۔ فائلوں کی چوری کی داستان محض من گھڑت ہے اور یہ کہ اگر گورڈی کی فائل آفس میں موجود ہوگی تو شرمین نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دیر کے خصلت تھنے کے بعد چیک کرے گی اور پھر فوراً ہی جین کو فون کر کے اطلاع دے گی۔

سیر کو لوگ ملنے آیا۔ لوگ چاندلر کا خاص آدمی تھا اور ہر قسم کے نازک اور خطرناک کام اس کے سپرد کئے جاتے تھے۔ وہ میکس اوٹیکس کے لئے دو ڈیوالت مع لائسنس لے کر آیا تھا اور ہر ریواور کے ساتھ ایک ایک شخص کو لیاں کہ بھی تھا۔ ریواور جیتے ہوئے اُس نے مجھے ہدایت کی کہ میں انتہائی اور ضرورت کے وقت ہی اس کا استعمال کروں۔ دونوں ریواور اعتباراً یہ ۳۰ روپے کے آفس اور اُن کے ساتھ ہی بغلی پولسٹر بھی تھے میں نے پتہ ریواور بغلی میں ڈال کر دیکھا۔ آفتیش اسلحہ میکس کے لئے نہیں تھے۔ میں قیام کی جنگ میں شریک ہو چکا تھا۔ میں نے تجربہ کے طور پر چار پانچ مرتبہ پولسٹر سے ریواور نکال کر دیکھا۔ ریواور نہایت آسانی سے نکال آتا تھا۔ میں نے ریواور میں کو لیاں بھریں اور اُسے انارک پور پولسٹر سمیت اپنی میز کی دراز میں رکھ دیا۔

جین نے اگر بتایا کہ شرمین نے فون کیا تھا اُسے آفس میں گورڈی کی فائل کہیں بھی نہیں ملی۔ یہ بری عجیب بات تھی پہلے دیر کا جھوٹا فون کہ آفس میں چوری ہو گئی ہے اور اب یہ اطلاع گورڈی کی فائل غائب کر دی گئی۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ ریواور دیر کی پوزی ہڈا بھی دیکھ اسٹو سے چوری کرتی رہی ہے یا پھر کسی بڑے ذی اثر آدمی (خاص طور سے لیڈر جس کی بیوی سہلی اور کرپٹن جین کی بیوی میل کے نام بغلی جین وہ لی کی فہرست میں شامل تھے۔ اُس میں کرپٹن ایسا یا اثر آدمی تھا کہ وہ دیر پر دباؤ ڈال سکتا تھا) نے اسے رشوت دے کر گورڈی کا فائل غائب کر دیا ہے۔ ویسے مجھے ذاتی طور پر پہلی بات کا امکان زیادہ معلوم ہوتا تھا۔

شام کے سوا سات بجے تھے۔ دفتر بند کرتے وقت۔ میں نے جین کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی۔ مگر اُس نے گھر میں کام کی مصروفیت کا حذر کر کے معذرت کر لی۔ میں نے اصرار کیا تو اُس نے کہا کہ کیا میکس کے لئے زیادہ مناسب نہ ہو گا کہ جین جاکر لائپ بیوی کی خیریت معلوم کروں۔ اور یہ کہ وہ واپس چلی گئی۔ جانے سے پہلے البتہ یہ ضرور کہا کہ وہ پنے گھر پر ہی ہوگی اور یہ کہ میں گورڈی سے ملنے کے بعد اُسے مصروف حال سے مطلع کروں۔ اُس کے جانے کے بعد میں نے بغلی پولسٹر ہٹا اُس میں ریواور رکھا اور دفتر بند کر کے تنہا ہی کھانا کھانے چلا گیا۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر ریپوٹر طے کھا کھا کر نکلا تو میری چل دی گئی اُس نے لنڈا کی ماں کی خرابی طبیعت پر افسوس ظاہر کیا۔ پہلے تو میں سمجھ ہی نہیں سکا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ پھر یاد آیا کہ میں نے ارنی سے اور دو رات فیض کے لئے لنڈا کی ماں کی بیماری کا بہانہ بنایا تھا۔ ارنی نے اپنی بیوی کو بتایا ہوا تھا اور

اُس کی بیوی نے نیزہ کر گئے گھڑی ہو گئی۔ بہر حال میں نے مناسب الفاظ میں جواب دیا۔ لہذا اس کے بارے میں بھی کہہ دیا کہ وہ اپنی ماں کی جبرگیری کرنے لگی ہے جہری نے میری تنہائی کے خیال سے اپنے گھر چلنے کی دعوت دی مگر میں نے مناسب الفاظ میں معذرت کر لی۔ گھر پہنچا۔ دیکھا کہ کسی آکسفائی کر گئی ہے۔ اُس روز کی ڈاک میں پھر رکھی ہے۔ زیادہ خطوط لہذا کے تھے۔ میں نے سوچا کہ خط لینے کے بہانے کو وسیلہ کے گھر جا کر لہذا کی خبریت معلوم کروں۔

بغلی پولسٹر پہننے کی عادت نہیں تھی اُس نے ریڈ اور تکلیف سے رہا تھا چنانچہ میں نے پولسٹر اور ریڈ اور دونوں چیزیں انا کر مہونے پر رکھ دیں ابھی گورڈی سے ملنے میں کافی وقت تھا۔ ایسٹ لیک کا نقشہ نکال کر میں نے اُس کے گھر کا محل وقوع دکھایا۔ وہ ایسٹ ایونیو کے آخر میں واقع تھا میں نے سوچا کہ پیدل ہی جانا مناسب ہوگا ورنہ کوئی اُس کے گھر کے سامنے میری کار کھڑی دیکھ کر جان سکتا تھا کہ میں اُس سے ملنے گیا تھا۔ خط لے کر میں پہلے وسیلہ کے گھر گیا۔ دروازہ خود کو وسیلہ نے ہی کھولا اور لہذا کے بتایا کہ وہ رہائشی کمرے میں ہے۔

لہذا کی آنکھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اُس نے اپنی دوسری آنکھ سے مجھے گھور کر دیکھا میں نے اسے خط دیکھا اور بتایا کہ ارنی سے رقم حاصل کرنے کے لیے مجھے اُس کی ماں کی بیماری کا بہانہ لگانا چاہیے نیزہ کر کے میں نے بھی کہہ دیا ہے کہ وہ اپنی ماں کے پاس ڈس گئی ہے۔ میں آج رات گورڈی سے ملنے جا رہا ہوں بڑی مشکل سے تین ہزار ڈالر کا انتظام ہوا ہے اگر وہ کچھ مہلت دینے پر آمادہ ہو گیا تو میں کہیں سے باقی رقم کا بندوبست کرنے کی کوشش کر دوں گا۔ لیکن اُس نے مہلت نہ دی یا کہیں اور سے رقم نہ مل سکی تو میں لہذا کی کار اُس کے ذیوارت غرض ہر وہ چیز فروخت کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں جو غیر ضروری ہے۔ شاید اس طرح رقم پوری ہو جائے۔ لہذا نے غصے میں کہا کہ میں اُس کی چیزیں فروخت کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا اور خراج میں نے انھیں ہاتھ بھی لگایا۔ میں نے جواب دیا کہ گورڈی سے ملاقات کے بعد ہم اس مسئلے پر بات کریں گے اور یہ کہ اگر وہ جیل ہی جانا پسند کرتی ہے تو مجھے اس کی چیزوں کو ہاتھ لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے چلا آیا۔

گھر پہنچا تو فریڈ لیک ہمارا کار سامنے کھڑی تھی۔ وہ ایک جاہلیس سالہ برادر تھا اور اچھا خوش طبع آدمی تھا اُس نے بھی لہذا کی ماں کی بیماری کے سلسلے میں افسوس ظاہر کیا اور اپنے گھر لکھنے کی دعوت دی۔ میں نے اپنی شدید معذرت کا عندیہ دیا اور رکتے سے جموری ظاہر کی۔ وہ چلا گیا تو میں نے اپنی کار کی گارج میں کھڑی کر دی۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر لیک کی بیوی سیلی بھی اسٹور میں چوری کرتی رہی ہے تو ہو سکتا ہے کہ گورڈی نے اسے بھی ایک میل کیا ہو اور لیک مار یا تو رقم سے بچا ہوا پھر فیہ دالا ہو۔

رہت داچ دیکھی تو بونے میں صرف دس منٹ وہ گئے تھے۔ میں گورڈی سے ملنے چلا ہوا۔ ایسٹ ایونیو ایسٹ لیک کا وہ علاقہ تھا جہاں مکانات نسبتاً چھوٹے اور سستے تھے۔ ابھی میں ایسٹ ایونیو پر گھوما ہی تھا کہ میری ملاقات ایک

کرڈن سے ہو گئی جو اپنے کتے کی زنجیر پھیلے سامنے سے چلا آ رہا تھا۔ کرڈن کو ایسٹ لیک کے علاقے میں ایک طرح سے بادشاہ جیسی حیثیت حاصل تھی۔ وہ تقریباً اتنا ہی دولت مند تھا جتنا کہ چانڈلر۔ وہ مجھے دیکھ کر بڑے مسرتانہ انداز میں مسکرایا۔ پوچھا کہ یہاں کیا کر رہے ہو۔ میں نے جواب دیا کہ ایک انجمن کو سنبھالنے کے لیے بھل رہا ہوں۔ اُس نے لہذا کی خبریت پوچھی۔ مجھے کہنا پڑا کہ اُس کی ماں بیمار ہے اور وہ اُس کی نگہداشت کے لیے ڈس گئی ہے۔ بہار کے درمیان چند باغیں اور پوٹین۔ کرڈن نے رسالے کی تعریف کی اور پھر خدا حافظہ کہہ کر آگے بڑھ گیا۔ اور میں اس اتفاق و شبہ طیکہ کی کوئی افغان تھا پر حیثیت کر رہا تھا کہ پہلے لیک سے ملاقات ہوئی اور پھر کرڈن سے اور ان دونوں کی بیویاں و بیکم اسٹو سے چوری کرتی رہی ہیں۔ کوئی تعجب نہ ہو کہ اگر اس وقت کرڈن گورڈی سے مل کر رہا ہو اور شاید اُس نے ایک کثیر رقم کے کرم کا وہ حصہ خرید لیا ہو جو اُس کی بیوی سے متعلق تھا۔

میں آگے چلا۔ گورڈی کا مکان اور بیک اسٹور ریب ڈیپ ریب قلع تھے اسٹور میں مکمل اندھیرا تھا۔ لہذا مکان کی بجلی منزل کے ایک کمرے سے روشنی کی جھلک نظر آرہی تھی۔ میں نے گھنٹی بجائی۔ ایک مرتبہ۔ دوسرے مرتبہ۔ مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ جھگٹے ہوئے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو وہ گھوم گیا۔ دروازہ کھل گیا۔ میس کے سامنے ایک چھوٹی سی لائی تھی جس کے دوسری جانب رہائشی کمرے میں روشنی ہو رہی تھی۔ اس خیال سے کہ کہیں کوئی مجھے کھڑا ہوا نہ دیکھ لے میں نے صمدی سے اندر کر دروازہ کھل دیا۔ گورڈی کو آواز دی۔ معلوم نہیں وہ اکیلہ رہتا تھا یا اُس کی بیوی بچے بھی تھے۔ آواز کا کوئی جواب نہیں ملا تو میں رہائشی کمرے کی طرف بڑھا۔

اندر قدم رکھتے ہی جیسے میس کے دل کی حرکت کر گئی۔ سامنے کسی پرگورڈی اس حال میں بیٹھا تھا کہ اُس کے دونوں ہاتھ کرسی کے بازوؤں پر رکھے تھے۔ نیم داہنوں سے پہلے دانت نظر آ رہے تھے۔ آنکھیں کھلی تھیں۔ منگو زندگی کی حرارت سے محروم۔ سینے پر ایک منور داغ سے آہستہ آہستہ خون رس رہا تھا۔ بہت سا خون اُس کی کرسی کے سامنے ایک ڈھیر کی صورت میں جمع ہو گیا تھا۔ خوف سے ساکت و جامد میں اُسے گھوسے جا رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں اچھل پڑا۔ ظاہر ہے کہ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا تھا کچھ دیر تک بجنے کے بعد آخرو فون خاموش ہو گیا۔ میں گھر ایسٹ اور خوف کے عالم میں بیڑی ڈڑانے کی جانب آہیں چلا لیکن پھر ٹک گیا میس کے ذہن نے دوبارہ کام کرنا شروع کر لیا تھا۔

گورڈی کو کسی نے قتل کر دیا تھا۔ وہ کوئی مرد ہو گا کوئی عورت۔ یقیناً کوئی ایسا فرد ہو گا جسے گورڈی بلیک میل کر رہا تھا۔ اب سوال یہ تھا کہ آیا وہ فلم بنے ہوئے گھر میں موجود ہے یا قاتل لے گیا۔ اگر گھر میں ہے اور پولیس کے ہاتھ آگئی تو پھر صرف میرا اور لہذا کا مستقبل خطے میں پریشان تھا بلکہ ہم دونوں کے خلاف قتل کا شبہ بھی کیا جا سکتا تھا۔ خاص طور پر میرے خلاف کیونکہ کرڈن نے مجھے اس سرگ پر دیکھ لیا تھا۔ کرڈن کا خیال آتے ہی

میں چمک گیا۔ وہ بھی تو گورڈی کا قاتل ہو سکتا ہے لیکن یہ بعد کی بات تھی اس وقت تو مجھے موقع سے فائدہ اٹھانے ہوئے وہ فلم تلاش کرنا چاہئے۔ گورڈی میرا منتظر تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے فلم سے وہ کرا کاٹ کر الگ رکھ لیا ہو جس کا تعلق لٹڈا سے ہے۔ اگر وہ کراٹا مجھے مل جائے تب سب سے پریشانی تو دور ہو سکتی تھی۔ باقی عورتیں اور ان کے شو پرچہ تم میں جا ہیں مجھے ان سے کیا غرض خواہ فلم پولیس کے ہاتھ آئے یا نہ آئے۔

میں واپس رہا کتنی کرے کی طرف چلا بھی تھا کہ میں نے باہر ایک کار رکھنے کی آواز سنی۔ گھر کر میں سینے کی طرف لپکا۔ پہلی منزل پر پہنچا تو کسی نے اطلاع کھٹی گئی۔ جانی چند لمحوں کے بعد دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ کسی عورت نے گورڈی کا نام لے کر پکارا۔ میں نے زینے سے جھانک کر دیکھا۔ ایک سالے تدراسیہ بالوں والی عورت (میں اتنا ہی دیکھ سکا) رہا کتنی کرے میں داخل ہو رہی تھی۔ فوراً ہی اُس کے چہرے کی آواز سنائی دی۔ میں دہے پاؤں بیڑھیاں اُترنے لگا۔ رہا کتنی کرے کے سامنے سے گزرتے ہوئے میں نے فون ڈائل کر کے آواز سنی۔ عورت یقیناً پولیس کو فون کر رہی تھی۔ میں جلدی سے لابی کے کمرے مکان سے باہر گیا۔ دل تو کہہ رہا تھا کہ بلاتا مل جھاگ کھڑا ہوں مگر عقل نے روک لیا۔ میں نے زوال نکال کر دروازے کا ہینڈل صاف کر لیا۔ پورے گھر میں میں نے صرف اسی کو ہاتھ لگا یا تھا۔

سڑک پر آئے ہی میں نے جھانکنا شروع کر لیا اور سیدھا اپنے بچکے میں آکر رہا کھولی ہوئی سانسوں اور کپٹے ہاتھوں سے میں نے جیسے چابی نکالی اور دروازہ کھولنا چاہا۔ غالباً میں جانے ہوئے دروازہ مغلل کرنا چھوٹ گیا تھا۔ بڑی دروازہ اندر سے بند کر رہا تھا کہ میں نے پولیس سائرن کی آواز سنی فوراً ہی ایک پولیس کا تیز رفتاری کے ساتھ میرے بچکے کے سامنے سے گزر کر ایسٹ ایونیو کی جانب چلی گئی۔

مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ فلم گورڈی کے گھر میں تھی یا نہیں۔ ظاہر ہے کہ پولیس پورے گھر کی تلاشی لے گی اور اگر فلم وہاں سے تو اس کے ہاتھ آجائے گی جس کے ساتھ وہ تمام عورتیں جو اس فلم کے اندر موجود تھیں اور ان کے شو پر مشیت فرست پرا جائیں گے قتل کے وقت کرڈن مقام واردات پر دیکھا گیا تھا۔ اور چونکہ اس نے مجھے دیکھا تھا اس لئے پولیس کے نزدیک ہم دونوں سب سے زیادہ مشکوک ٹھہر سکتے۔ بمشتریک میں اس کے بارے میں۔ خاموش رہوں اور وہ میرے بارے میں کوئی لفظ زبان سے نہ نکالے۔ چنانچہ میرا پہلا قدم اسی جانب سے اطمینان کرنا تھا۔ میں نے فوراً کرڈن کو فون کیا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تمہاری بیوی ولیم اسٹور سے چیزیں چراتی رہی ہے اور اسی طرح میری بیوی بھی۔ گورڈی مجھے بلکہ میں کہتا تھا۔ میں آج رات اسے رقم ادا کرے گیا تھا۔ اس سڑک پر میں نے تمہیں اور تم نے مجھے دیکھا ہے۔ پولیس یقیناً اس بارے میں تحقیقات کرے گی۔ چنانچہ میری تجویز ہے کہ میں جاکوئی جانچوں“

نے تمہیں دیکھا اور درنم نے مجھے؟

”بڑی عقل مندی کی بات کی تم نے؟“ کرڈن نے جواب دیا ”چنانچہ نہ چلتے تھیں؟“ بچھا اور درنم نے مجھے ہمارا بیان یہی ہوگا؟

اور یہ کہ کراس نے ریسور رکھ لیا۔ اس طرف اس اطمینان کرنے کے بعد اب لٹڈا کو آگاہ کرنے کا مسئلہ فیما بیل راول تو نہیں چاہتا تھا مگر میرا حباب ضروری تھا۔ میں نے قدم اٹھایا ہی تھا کہ صوفے پر رکھتے ہوئے ریو اور پر نظر پڑی اور میں نے اُسے اٹھا کر اپنی میز کی دراز میں رکھ دیا مگر سچ سے کار نکال کر لوسبلا کے گھر پہنچا۔ دسکے کے جواب میں چند لمحوں کے بعد لوسبلا نے دروازہ کھولا لٹڈا بھی ایک رہا کتنی کرے میں صوفے پر مردا نہ تھی۔ غصہ خور پر میں نے انہیں سامنے حالات بتائے۔

”اگر گورڈی نے وہ فلم یا ان تصویروں کے گھینٹ اپنے گھر رکھ چکے تھے اور وہ پولیس کے ہاتھ لگ گئے تو ہم بڑی مصیبت میں پڑ جائیں گے۔“ میں نے آخر میں کہا۔

لٹڈا کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ کاش میں نے ہم سے شادی نہ کی ہوتی۔ اُس نے مجھ سے کہا اور اپنی سہیلی سے بولی تو سبیلامیری مدد کرو۔ ”تم طلاق چاہتی ہو نا؟“ لوسبلا نے پوچھا۔

”ہاں“ ”پھر تو کوئی بات ہی نہیں رہ جاتی“ لوسبلا نے میری طرف دیکھا۔ ”مجھے امید ہے کہ تمہیں طلاق دینے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔“ اعراض کیا مجھے تو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی بہت بڑا بوجھ سے اُتر گیا ہو۔ میں نے اُمادگی کا اظہار کر دیا۔

”پھر تو کوئی برائے ہی نہیں ہے“ لوسبلا بولی ”ہم فوٹا ڈیلاس روانہ ہو جاتے ہیں۔ اسٹیو نے پہلے ہی سب سے کہہ رکھا ہے کہ تم اپنی ماں کی بیماری کی خبر باکر ڈیلاس پہنچی گئی ہو۔ تو کوں کو بیاں بنانے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔ کپڑوں وغیرہ کی نخرمت کرو۔ اسٹیو تمہاری تمام چیزیں بیک کر کے ڈیلاس بھیجے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ضروری اخراجات کے لئے بھی کچھ نہ کچھ ضرور دیدے گا۔“

میں نے اپنے بچے سے وہ تین ہزار ڈالروں میں نے گورڈی کو دینے کے لئے لایا تھا نکال کر میز پر رکھ دیئے۔ مجھے توقع تھی کہ لوسبلا جاکر جہانمیدہ اور تجربہ کار عورت ہے سب کچھ سمجھالے گی۔ میں گھر واپس چلا آیا اور آتے ہی جین کو فون کیا۔ اس نے اس طرح فوراً ہی جواب دیا جیسے میرے فون کرنے کا انتظار ہی کر رہی ہو۔ میں نے اُسے بتایا کہ بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں اور یہ کہ کیا میں اس سے کہیں مل سکتا ہوں۔ اُس نے ملتا جلتا اپنے گھر کے لئے دعوت دی جو کہ لٹڈا ولیم ساڈلی آخری منزل پر واقع تھا۔ چلنے لگانے کا فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ جیسکس تھا اُس نے بتایا کہ لابی اسکول کی عمارت کے متعلق تحقیقات کے سلسلے میں اُس نے اس ٹیڈر اور کنڈریٹ کی فوٹو کاپی حاصل کر لی ہے جو ہینڈل نے دیا تھا اور مزید تین دوسرے

کنڈا کر کے ٹینڈروں کی کاپیاں مل گئی ہیں اس طرح اب ہمیں کوئی نقصان نہ ہوگا۔ میں نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ اس بارے میں کل آؤں میں بات کریں گے۔

دوبارہ چلنے لگا تو ریو اور کا خیال آیا۔ احتیاط کے خیال سے میں نے اسے ساتھ لے جانا ہی مناسب سمجھا مگر کیڑی دروازے پولسٹر نکال کر پہنا پھر ریو اس میں رکھنے لگا تھا کہ رک گیا تب بارود کی بو محسوس ہوئی۔ میں نے فوراً اس کی نالی منوٹھی اور بلاشبہ اس سے فاصلہ کر لیا تھا۔ جلدی سے چمچ کھولا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے اس میں پھونکا تو لیاں بکھری تھیں لیکن اس وقت صرف پانچ نظر آ رہی تھیں۔ مرنے کی ایک کپکپانے والی لہر نے پورے جسم کے رونگٹے کھڑے کر دیئے۔ یقیناً کسی نے ریو اور کا استعمال کیا تھا۔ ہمیں ایسا تو نہیں کہہ سکتے تھے کہ اس کا بارود گورڈی کے رہائشی کمرے کے فرش پر کسی جگہ پڑا ہوا ہے۔

میں نے جین کو پوری داستان سنا دی۔ یہ بھی بتا دیا کہ ننلا مجھ سے طلاق حاصل کرنا چاہتی ہے۔

”مجھے یقین ہے کہ کسی نے ریو اور کو چاکر اس سے گورڈی کو قتل کیا اور ریو اور ابیں رکھ گیا۔“ میں نے آخر میں بولا ”اس طرح اب تم دیکھ سکتی ہو کہ میں کتنی مصیبت میں مبتلا ہو چکا ہوں“

”اگر وہی کی رپورٹ پر اعتماد کیا جائے تو لیٹلار اور کریڈن دونوں ہی گورڈی کے قاتل ہو سکتے ہیں۔“ جین نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔ یہ دونوں تہیں راتے میں ملے پھر تم کہتے ہو کہ تمہارے گھر کا دروازہ کھلا رہ گیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ دونوں میں سے کوئی بھی گھر میں داخل ہو کر ریو اور کا ٹھکانا تھا۔ تمہارا بچہ واپس لا کر رکھ سکتا تھا۔“

”ہاں۔ مگر کیا پدیں بھی اس بات پر یقین کرے گی؟“

”تمہیں فوراً اس ریو اور سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہیے اور پولیس میں رپورٹ کرنا چاہیے کہ تمہارا ریو اور جو رہی ہو گیا ہے۔“ جین نے کہا۔

میں نے اس منشیہ سے اتفاق کیا اور کہا کہ میں ریو اور کی کوٹے کے ڈبے میں ڈال دوں گا جین نے اصرار کیا کہ میں ریو اور سے دیدوں اور وہ لے کہیں نہ لے کرے گی۔ میں نے دماغ میں یہ کام کرنے کے لئے زیادہ سوچا۔ میں نے اس معاملے میں ملوث نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اس کی طرف سے دیکھا اور اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میں اس کی جھٹ میں گرفتار ہو چکا ہوں۔ اس کی نرم پرسیوں اور پُر اعتماد کارناموں نے میرے حوصلے اور استقلال کو بڑی تعزیت پہنچائی تھی۔ میں نے ریو اور نکال کر اسے لے دیا اور کہا کہ میں اس سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

”ابھی نہیں“ اس نے جواب دیا۔ ”ابھی تم گھر جاؤ۔ بعد میں جو بات ہو کہنا ابھی مجھے تمہارے ریو اور کو کہیں ٹھکانے لگانا ہے۔“

میں نے بتانا چاہتا تھا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ مجھے زندگی کے سفر میں اس جیسی رفیقہ جیبات کی ضرورت ہے لیکن وہ ٹھیک ہی کہہ رہی تھی

یہ وقت ان باتوں کا نہیں تھا۔ میں جین سے رخصت ہو کر کچھ دیر تک اپنی کاپیوں بیٹھا سوچتا رہا کہ میرا اگلا قدم کیا ہونا چاہیے۔ اس وقت رات میں ریو اور کی چوری کی رپورٹ کا نامنا مس نہیں تھا۔ یہ رپورٹ کل صبح کرنا چاہیے تھی۔ بیان یہ ہو چکا کہ میں نے ریو اور اپنی کار کے خانے میں رکھ دیا تھا۔ دوسرے دن دفتر کے سامنے کار سے اترتے ہوئے مجھے ریو اور کا خیال آیا۔ خانہ کھول کر دیکھا تو وہ غائب تھا۔ مجھے یقین تھا کہ اگر کریڈن اپنا ہتھ بند رکھے اور وہ فلم پولیس کے ہاتھ نہ پڑے تو فوراً ریو اور مل جائے گا اور یہی ثابت ہو جائے گا کہ گورڈی کو اس سے قتل کیا گیا تھا تب بھی کوئی جوڑی محض اتنی کمزور شہادت پر مجھے محسوس نہیں ٹھہرا سکتی۔

اپنے بیٹھے پر پہنچ کر میں نے کار گرج کے سامنے روکی تھی کہ مجھے سڑک کے دوسری جانب ایک پولیس کا رکھی نظر آئی۔ اسے دیکھ کر مرادل تیزی سے دھڑکے لگا۔ میں گرج کا دروازہ کھولنے کے لئے کار سے اترتا تو ایک بھاری سیورک جسم اور جوڑے شالوں والا آدمی پولیس کا رستے سے نکل کر میری جانب بڑھا میں نے دیکھا وہ سارنٹل یو بریز تھا۔

”اس نے کہا کہ وہ مجھ سے گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا کہ ضرور کار گرج میں کھڑی کر کے میں سارنٹل کو ساتھ لے کر گھر میں آیا۔ رہائشی کمرے میں اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ مجھ سے غور سے دیکھ رہا تھا۔

”کیا تمہارے پاس اعتبار یہ ۸۸ پور کا ریو اور ہے جن کا نمبر ۴۵۵۳ ہے اور لائسنس نمبر ۵۵۷۶ ہے؟“

”ریو اور کا نمبر اور لائسنس نمبر مجھے یاد نہیں لیکن ۸۸ پور کا ایک ریو اور میرے پاس ضرور ہے۔“

”اس وقت وہ ریو اور کہاں ہے؟“ سارنٹل پیری نے سوال کیا۔

”میری کار کے خانے میں ہے۔“

”میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔“

”کیوں؟ کیا تمہارے پاس تلاشی کا وارنٹ ہے۔“

”سر دست تو نہیں ہے۔ مگر میں اسے حاصل کر سکتا ہوں۔“

”اگر تم مجھے بتاؤ کہ معاملہ کیا ہے تب شاید میں تم سے زیادہ تعاون کر سوں گا؟“

سارنٹل نے اپنی جیب سے ایک خالی کارڈس نکال کر میز پر رکھ دیا اور بتایا کہ کسی نے گورڈی کو قتل کر لیا ہے اور یہ خالی کارڈس اس کے کمرے میں پڑا ملا ہے۔ میں نے کارڈس اٹھا کر دیکھا۔ پھر نہایت احتیاط سے ڈال سے اسے صاف کر کے واپس میز پر رکھ دیا۔

”یہ میری طرف سے ایک تحفہ ہے۔“ سارنٹل بریز نے کہا۔ اسے تم اپنے پاس رکھ سکتے ہو۔ گورڈی مر گیا۔ اچھا ہوا۔ اگر تم پہلے ہی یونیون کر چکے ہو تو ابھی وقت ہے اپنے ریو اور سے چھٹکارا حاصل کر لو اور رپورٹ کر دو کہ وہ چلا گیا ہے۔ اس بدعاش کو کوئی مار کر تم سے تمہارے شریف آدمیوں کو پریشانی سے بچا دے گا۔“

”تمہیں یہ خیال کیسے ہوا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے؟“

کنٹری کلب میں مل چکے تھے۔ وہ برج کا بہترین کھلاڑی تھا۔ اسی کے ساتھ وہ ایک ذہین جاکل جاکل موقع شناس پولیس آفیسر بھی تھا۔ کہا جاتا تھا اگر وہ پولیس میں کام کر رہا ہوتا تو پولیس چیف کیپٹن جیک کارٹا کر ڈاگیا ہوتا۔

اُس نے مجھے حرکت دیکھ کر ہنسا دیا۔ کیا میں ریو لوور کی چوری کی رپورٹ کرنے آیا ہوں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اسے کبھی اپنا لائسنس دکھایا ساتھ ہی وضاحت بھی کر دی کہ ویلی پر چلنے کے بعد میٹر چالڈار نے مناسب جھکاؤ میں اور میٹرو میں اپنی حفاظت کے لئے ریو لوور ساتھ رکھیں۔ نیز کہ ریو لوور اور لائسنس کل شام ہی موہول ہوا تھا۔ میں نے گھر جلتے ہوئے ریو لوور کا رکے خانے میں رکھ لیا۔ آج صبح دفتر پہنچنے پر میں نے اسے خانے سے نکالنا چاہا تو وہ غائب تھا۔ گولڈ اسٹین نے پٹیا اور ڈبیل اٹھا کر مجھے سے سوالات کرنا شروع کر دیئے جن کے جواب میں میں نے اُسے بتایا کہ میں تقریباً ساڑھے سات بجے دفتر سے روانہ ہوا۔ راستے میں ایک ریوٹر میں کھانا کھا یا۔ عام طور پر گھر کھانا کھاتا ہوں لیکن گذشتہ رات میری بوی اپنی ایک دوست لویسلا کے گھر گئی ہوتی تھی۔ اُس نے ریوٹر میں کھانا کھا کر گھر پہنچا۔

ریوٹر میں کھانے کا رکھ کر ہی کی تھی تو میں نے اُسے مشغل نہیں کیا تھا۔ گھر پہنچ کر دیکھا کہ میری بوی کے نام کی خط لکے رکھے ہیں چنانچہ اُسے وہ خط دے دینے کے لئے گھر گیا۔ میری بوی لویسلا کے ساتھ ڈھالاس جانے والی تھی کیونکہ اُس کی والدہ کی طبیعت تھک نہیں ہے نیز کہ لویسلا کے گھر کے سامنے کا رکھ دی کرتے ہوئے میں نے اُسے مشغل نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد تقریباً نو بجے گھر پہنچا کارگر گرج میں کھڑی کر دی اور سو گیا۔ آج صبح دفتر آئے ہوئے امپرل ہوٹل کے قریب واقع کان سے سگریٹ لینے نکلا۔ اس موقع پر بھی میں نے کا مشغل نہیں کی تھی۔ پھر سگریٹ خرید کر فاضل آیا تو پہلی مرتبہ خانے میں رکھے ہوئے ریو لوور کا خیال آیا۔ اُسے کالنے کے لئے خانہ کھولا تو وہ غائب تھا۔

”ٹوگا جیسے تھمے ریو لوور کو کا رکے خانے میں رکھا۔ اُسے جہاں بھی چھوڑا غیر مشغل ہی چھوڑا۔ گولڈ اسٹین نے کہا۔

”ہاں۔ اسے میری حفاظت کہہ دو لیکن میرا ذہن رسلے سے متعلق دوسرے معاملات میں اس قدر اٹھا ہوا تھا کہ مجھے کا مشغل کرنے کا خیال ہی نہیں آیا۔ ورنہ یہ بات کل کے لئے خاص تھی۔ میں اس سے پہلے بھی ذہنی مصروفیت کے عالم میں کارڈز مشغل کئے جاتا آتا رہا ہوں۔“

گولڈ اسٹین نے مجھے بتایا کہ چوری شدہ ہتھیار پولیس کے لئے دردمرین جاتے ہیں خاص طور سے اس وقت جب کوئی جرم سرزد ہو چکا ہو۔ اُس نے کہا کہ وہ گورڈی کے قتل کی تحقیقات کر رہا ہے۔ اور پھر پوچھا کہ میں نے اسے جانا تھا یا نہیں۔ میں نے اس سوال کا جواب دینے کے بجائے انکار اس سے سوال کر دیا کہ اُس کھیل میں گورڈی کا قتل کیسے ریو لوور سے ہوا ہے۔ گولڈ اسٹین نے کہا کہ یہ سوال بعد میں پیدا ہونگا پہلے تو اسے یقین کر لے کہ آیا میرا ریو لوور سچ چلایا گیا ہے یا نہیں اور پھر اس سوال کا دہرایا۔

میں نے جواب دیا کہ میں گورڈی کو بالکل نہیں جانتا تھا۔ پہلی مرتبہ میں نے اسے وقت دیکھا جب وہ دو دن پہلے مجھ سے میسر دفتر میں ملنے آیا تھا۔

”یہ خالی کارٹوں۔ یہ بالکل نیا ہے اور میں کبھی آج ہی لائسنس ملا ہے۔ مجھے ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق معلومات رکھنے سے بہت عجیبی تہ ساجنٹ بریز نے بتایا کہ گورڈی کے کیس کا چارج لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین کے پاس ہے لیکن اتفاق سے وہ گولڈ اسٹین سے پہلے موقع واردات پر پہنچ گیا۔ اور اُس نے خالی کارٹوں دیکھ کر اٹھا لیا۔ ساجنٹ کے جوتوں گولڈ اسٹین سے اسی طرح پسند کرتا تھا جس طرح کوئی سرطان کو پسند کر سکتا ہے۔ میں نے ساجنٹ کو یقین دلانا چاہا کہ میں نے گورڈی کو قتل نہیں کیا۔ اس پر اُس نے جواب دیا کہ اسے یقین دلانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ مجھے گولڈ اسٹین کو مطمئن کرنا پوچھا۔

مجھے دیر نہ بتایا تھا کہ برین کی بوی بہت خوبصورت ہے اور یہ کہ بریز نے بہت چاہتا ہے کہ میں ایسا تو نہیں کر دوں بھی ولیم اسٹو سے چوری کرتی رہی تھی اور گورڈی اس سلسلے میں بڑی کڑی ٹیک کر رہا تھا بعض جہن کی آواز سننے کے لئے میں نے اُسے فون کیا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ میں نے بڑی کا دیا ہوا خالی کارٹوں آگ میں ڈال کر جلا دیا۔ ایک مرتبہ پھر جہن کو فون کیا مگر کبھی کوئی جواب نہیں ملا۔ میں کچھ پریشان ہونے لگا۔ نصف گھنٹہ بعد میں نے اسے تیسری بار فون کیا۔ اور اس مرتبہ اُس نے جواب دیا۔ اُس نے بتایا کہ تفصیل گفتگو کی دفتر میں ہوگی۔ مگر یہ کہ میں پریشان نہ ہوں۔ وہ اب بھی باہر سے ہے اور اس چیز کو ٹھکانے لگایا ہے جسے انکا برکس نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

دوسرے دن صبح میں نے اخبار کی ملی فونیا لانر کے تیسرے صفحے پر گورڈی کے قتل کے بارے میں خبر دیکھی۔ خبر میں صرف اتنا ہی درج تھا کہ ولیم اسٹور کے منجر گورڈی کو قتل کر دیا گیا ہے۔ لاش اس کی درست پس فوٹو ملنے دریافت کی گئی۔ کیس کا چارج لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین کے ہاتھ میں ہے اور اُس کے کہنے کے مطابق گورڈی کورات کے ساتھ ملے اور نو بجے کے درمیان قتل کیا گیا۔

یہ فوٹا ملنے آئی اور کیا وہ جانتی تھی کہ گورڈی کو گولڈ اسٹین کے ہاتھ میں لے کر لے گیا۔ گھر دی دیکھی۔ سوا آٹھ بجے تھے۔ مجھے ریو لوور کی چوری کی رپورٹ کرنے پولیس ہیڈ کوارٹر بھی جانا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ پھر ذہن میں اس بیان کو دہرایا جو مجھے دینا تھا۔ راستے میں ایک دکان پر سگریٹ خریدنے کے لئے ٹرک گیا میں عموماً اسی دکان سے دیا کرتا تھا۔

میں نے کارٹوں کی عمارت کے سامنے روکی کورات کا چوکیدار چلے اسماں ڈوٹی پوری کر کے جا رہا تھا۔ اُس کے جاتے ہی میں نے کارڈیک کی اور پولیس ہیڈ کوارٹر چل گیا۔ ڈیٹیک ساجنٹ جیک فریگنل مجھے پہچاننا تھا۔ مجھے دیکھا تو اُس کے کپڑے پر ہنسی لگی۔ جہاں میں نے اُسے بتایا کہ میں نے ریو لوور کی چوری کی رپورٹ کرنے آیا ہوں اور ساتھ ہی اپنا لائسنس نکال کر اُس کے سامنے دکھایا۔ اُس نے سرسری انداز میں نام دیتے کے بارے میں سوالات کئے اور جیسے ہی میں نے بتایا کہ میں ایسٹ لیک میں رہتا ہوں وہ چونک گیا اور اُس نے فوڈ انٹرکم پر لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین کو اس کی آمد کی اطلاع کی۔ گولڈ اسٹین نے کہا کہ اسے میرے پاس بھیج دیا جائے۔

گولڈ اسٹین بھی میرے لئے آگئی نہیں تھا۔ میں اور لنڈا بار باس سے

وہ ہمارے ریلے میں تھائی، اشتہارات کے نرخ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ نیز یہ گلیا میں اپنے ایک رپورٹر کو اس کے اسٹوڈیو بھیج سکتا ہوں تاکہ وہ دیگر امور کے متعلق ایک چپوٹا سا مضمون لکھ سکے، لیکن میں نے اسے بتایا کہ ہم اس قسم کے اشتہارات قبول نہیں کرتے؟

”سٹرٹس“ گولڈ اسٹین نے بڑے عقیدہ پلے میں کہا: ”میں ایک نسل کی حقیقتات کر رہا ہوں۔ چونکہ تم یہاں آگے ہو اور چونکہ تم اشتہار پر ۲۸ روپے کے رپورٹور کے مالک ہو جاتے۔ اس لئے کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ گذشتہ رات آٹھ اور نو بجے کے درمیان تم کہاں تھے؟“

میری ہتھیلیاں بھی نہیں میرا جسم بھی پیسے میں بھیگ چلا تھا اگر میری کوشش سے اپنے جیسے کہ قسم کے تافرسے خالی رکھے ہوئے تھا۔ میں نے اُسے بتایا کہ سوا گھنٹہ کے قریب میں ویسلا کے گھر تھا۔ وہاں سے نو بجے کے قریب واپس آیا اور ساڑھے گیارہ بجے تک کام کرتا رہا پھر سونے لیٹ گیا۔ اس کے بعد گولڈ اسٹین نے دوسرا سوال یہ کیا کہ اپنی بوی اور ویسلا کے علاوہ کیا ہیں اس دوران کسی اور سے مثلاً اپنے کسی پڑوسی وغیرہ سے ملے۔ میں نے جواب دیا کہ آٹھ بجے کے قریب جب میں دفتر سے روانہ ہوا تھا تو میری چل سے اتفاقاً ملاقات ہو گئی تھی اور اس کے بعد جب میں اپنی بوی سے مل کر واپس آیا تھا تو گھر کے سامنے ڈبک لیٹا ہوا ایک گلیٹ گیا۔ ”میں بائیس اور سے کبھی ملنا ہوتا تھا؟“ گولڈ اسٹین نے پوچھا۔

اور یہ سوال پریشان کن بن سکتا تھا۔ اگر کریڈٹ اُس سے کبھی چکا ہے یا بعد میں کرے کہ میری اس کی ملاقات ہوئی تھی تو میرے لئے مصیبت کھڑی ہو سکتی تھی۔ مگر مجھے یہ خطرہ مول لینا ہی تھا۔ چونکہ میری جواب دیا جو میرے دائرہ کریڈٹ کے درمیان طے ہو چکا تھا۔ گولڈ اسٹین نے لکھتے لکھتے اپنی پینسل رکھی تو میں سمجھا کہ سوالات ختم ہوئے۔ حالانکہ اُس نے لگا تو اس نے رک نہ لیا۔ ”بظاہر گورڈی ایک معمولی سا آدمی تھا؟“ وہ بولا ”کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ کوئی اسے کیوں قتل کرنا چاہے گا؟“

”میں اس سلسلے میں کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔“
”تم اس سے مل چکے ہو۔ تمہارے خیال میں وہ کیسا آدمی تھا؟“
”جیسا کہ تم نے ابھی کہا ایک معمولی سا آدمی جس میں کوئی خاص بات نہ ہو۔“
”ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ دیگر امور کی پیگیری کے علاوہ اس نے مشتغل کے طور پر نوکری کو اپنا ہوا تھا؟“ گولڈ اسٹین نے کہا۔ ”اُس کے پاس نہ صرف کچھ بلکہ ایک ڈاکٹر دم روح اپنی ضروریات کے موجود تھا لیکن جیتنے کی بات ہے کہ اس کے کیمرس یا ڈاکٹر دم روح میں کوئی ایک بھی نوٹ نہیں تھا؟“
”ممن ہے اس نے حال ہی میں یہ ثبوت ضرور دیا کہ ہو“ میں نے سرسری پلے میں کہا ”ابھی صرف چیزیں ہی خریدی ہوں انھیں استعمال کرنا شروع نہ کیا ہوں۔“

”یہ بات بھی نہیں ہے۔ ڈاکٹر دم روح میں جو چیزیں موجود تھیں اُن سے ظاہر ہوتا تھا کہ اُس نے ضرور کچھ نوٹیاں رکھے تھے۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا قاتل تمام نوٹ لے گیا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو اس سے مقصد قتل بھی

واضح ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ گورڈی لوگوں کو بلیک میل کر رہا تھا۔

گولڈ اسٹین تو شاید ابھی کچھ دیر اور میرے ضبط کا امتحان لیتا رہتا لیکن میں نے اُس میں کام کی زیادتی کا غدر کر کے پیشکش اس سے جان چھڑائی ہرگز گوارے باہر نکلا اور اپنی کار میں آ بیٹھا۔ میں اپنی اور گولڈ اسٹین کی گفتگو پر غور کرتا تھا کہ دفعتاً مجھے یاد آیا کہ میں نے اس سے کہا ہے کہ گورڈی میرے پاس اشتہاروں کے نرخ معلوم کرنے آیا تھا جبکہ اُس کی بلیک میلنگ کی تمام باتیں اس ٹیپ کیسٹ میں محفوظ تھیں جو میرے گھر رکھا ہوا تھا۔ اگر پولیس فوراً تلاشی کا وارنٹ لے کر میرے گھر چھ دوڑے تو وہ کیسٹ اتنا ہی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا جتنا وہ فلم جو اب ناقابلِ پلے ساتھ لے گیا دور نہ وہ پولیس کو ضرور مل جاتا، یہ سیدھا گھر تھا۔ لیکن میری کوشش بعد از وقت ثابت ہوئی۔ کوئی میرے کمرے کی کھڑکی کا شیشہ توڑ کر گھر میں گھسا تھا اور نہ صرف کیسٹ بلکہ وہ نوٹ بھی لے آ رہا تھا جس میں لنڈا کو سینٹ کی شیشی جیگ میں رکھنے دکھایا گیا تھا۔

میں ابھی اس نئی صورت حال کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ فون جین کا تھا اور وہ جانا چاہتا تھا تھی کہ میں دفتر تک پہنچ رہا ہوں۔ اسے یہ جواب دے کر کہ میں فون آیا کر رہا ہوں میں نے ریسیور رکھ دیا۔

اُس میں واقعی بہت کام جمع ہو گیا تھا۔ میکس بتائی سے میرا اختلاف کر رہا تھا۔ ہم دہریہ ملک ہیمپڈ کے بارے میں زیرِ بحث مضمون پر گفتگو کرتے رہے۔ میکس کی موجودگی میں مجھے جین سے بات کرنے کا موقع بھی نہیں ملا۔ اس سے فارغ ہوا تو دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ لُجے میں نے دفتری میں لکھا یا اور کھانے کے دوران ہسپتال فون کر کے واپس کی خبر پر معلوم کیا۔ ڈاکٹر ہنری نے بتایا کہ اُس کی حالت بدستور تھی لیکن اسے سر کی چوٹیں اس کی توقع سے زیادہ خطرناک ثابت ہو رہی ہیں۔ اُس نے امریکن ڈاکٹر کا رسن کو بلا دیا ہے اور وہ ابھرے وغیرہ کچھ کر فیملہ کرے گا کہ آپریشن کیا جانا چاہیے۔ یہ میرے لئے ایک اور پریشان کن خبر تھی۔ میں توقع کر رہا تھا کہ شاید واپس مجھے کچھ مفید اطلاعات ملے تھیں۔ خاص طور سے بات کے لئے وہ تین ناموں طرح معلوم ہوئے تھے لیکن موجودہ صورت حال میں یہ بھی نہیں کہا جاسکتا تھا کہ واپس کی بلیک میل صحت یاب ہو سکے گی۔ اسی وقت جین آگئی۔ اُس نے بتایا کہ اُس نے رپورٹر شہر کے دوسرے علاقے میں ایک کوشے کے ڈبیر میں چھپا دیا ہے۔ میں نے اُس کا شکریہ ادا کیا اور اس سے پوچھا کہ وہ آج شام میرے ساتھ لکھا لکھا سکتی ہے۔ مجھے اُس سے بہت سی باتیں کرنا ہیں۔ مگر اُس کے جواب دینے سے پہلے فون بول اٹھا۔ یہ لوگ تھا لیکن اس سے بات کرنے سے پہلے میں نے جین سے اپنے سوال کا جواب مانگا اور آخر وہ آمادہ ہو گئی۔

لوگ اس بات پر بہت خفا تھا کہ میں نے اپنی لاپرواہی سے لوہے چوری کر لیا اور اب پولیس سے پریشان کر رہی ہے۔ اُس نے کہا کہ میں اُنس

اس کے پاس بھجوا دوں۔ وہ معاملہ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرے گا۔ ریسور رکھنے کے بعد مجھے یاد آیا کہ ابھی میں نے میکس کو اس کا رول اور اس کے سٹنس بھی نہیں دیا ہے۔ میں نے اُنہیں کر دیکھا۔ رول اور بدستور الماری میں محفوظ تھا۔ اس کے بعد میں دوبارہ دفتر کی کاموں میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً چھ بجے انوکھ پڑھنے نے اطلاع دی کہ مسٹر چانڈلر مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ریسور اٹھایا۔

چانڈلر دانشمندی سے واپس آچکا تھا اور اپنے سفر کے نتائج سے بہت خوش معلوم ہوتا تھا۔ اُس نے مجھے شام کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی کہا کہ میں لنڈا کو بھی بلاتاؤں تاکہ لنڈا کی بیوی ویس کو مدعو کر رکھے اور کوئی ہماری گفتگو میں خلل نہ پڑ سکے۔ مجھے چین کے ساتھ اپنے پروگرام کا خیال آیا لیکن ظاہر تھا کہ میں چانڈلر کی دعوت کو مسترد نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اسے بتا کر لنڈا اپنی ماں کے پاس ڈیلاں گئی ہے۔ اس پر چانڈلر نے کہا کہ پھر میں چین کو ساتھ لیتاؤں۔ میں نے اُنہیں بات میں جواب دیا اور چانڈلر نے ریسور رکھ کر سلسلہ منقطع کر دیا۔

میں نے چین کو چانڈلر کی دعوت کے بارے میں بتایا چین بولی کو اس کے لئے ایسے تیاری کی ضرورت تھی اور وہ ابھی گھر جا رہی ہے اور یہ کہ میں سنا ہے اُسے گھر سے لوں۔ ہیمنڈ کے متعلق مضمون پڑھیں میں چا چکا تھا۔ میں نے انھیں فون کیا کہ وہ ایک گھنٹے کے اندر اس کی ایک کاپی مجھے بھجوا دیں۔ میں ہیمنڈ میں ڈاکٹر ہنری کے فون کی بات بھول ہی گیا تھا۔ میں نے اسے فون کیا۔ اس نے فون نہ کرنے کی معذرت کی۔ بتایا کہ وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اور اب وہ خط سے باہر ہے۔ نیز یہ کہ لوگ اُس کے پاس آیا تھا کہ سٹر چانڈلر چاہتے ہیں کہ وہ جیسے ہی سفر کرنے کے قابل ہوئے میا می کے کسی کلینک میں بھیج دیا جائے میں نے ڈاکٹر سے پوچھا کہ کیا ایک دو دن میں مجھے وہی سے بات کرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ ڈاکٹر نے اُنہیں بات میں جواب دیا کہ یہ بھی کہا کہ ہبلانڈ ویس کا ہے کیونکہ ہیمنڈ کو لنڈا میں براہ راست برآمد ڈال دیا ہے کہ اسے وہی سے سوالات کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں نے کہا کہ اس صورت میں میں اسے جود کے دن فون کروں گا۔

میں نہیں چاہتا تھا کہ وہی ویس کو گورڈی کے بارے میں کچھ بتائے۔ توقع تھی کہ ویس سے پہلے شر کے ملاقات کا موقع دیا جائے گا۔ اس کے ذریعہ وہی کو خبردار کیا جاسکتا ہے۔ میں نے وہی کے گھر فون کیا کہ شاید شر کے ہسپتال میں بھی کوئی گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ چانڈلر سے ملاقات کا وقت قریب آ رہا تھا۔ میں نے اُسے اند کیا۔ راستے میں پریس سے ہیمنڈ کے مضمون کی ایک کاپی لی۔ پھر چین کے گھر گیا۔ معلوم ہوا کہ وہ جا چکی ہے۔

ٹھیک سات بج کر پانچ منٹ پر میں چانڈلر کے گھر پہنچ گیا۔ چین کی کاپی سامنے ہی گھر پڑی تھی۔ بلکہ مجھے چانڈلر کے پاس لے گیا جولاڈ میں بیٹھا تھا۔ چین سادہ لباس میں بیٹھ کر بے جا جو بہت خوبصورت نظر آ رہی تھی اور چانڈلر کی بیوی ویس سے باتیں کر رہی تھی۔ کھانے کے دوران چانڈلر نے اپنے دانشمندی

کے سفر کی روداد سنائی۔ وہ ختم ہوئی تو ویس نے مجھ سے گورڈی کے قتل کے بارے میں سوال کیا کہ شخص کون تھا اور کیوں قتل کیا گیا۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے اس کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں کروہ ویکم سٹور کا بیٹھ تھا اور یہ کہ ویس بھی ابھی اس بارے میں کچھ نہیں جانتی کہ اُسے کس نے اور کیوں قتل کیا ہے۔ ویس ابھی کچھ سوالات کرنا چاہتی تھی کہ چانڈلر نے مداخلت کی۔ اُس نے کہا کہ اسے مجھ سے فردا باتیں کرنا ہیں اس لئے دو دنوں خواتین اپنی محفل کہیں اور جاویں۔

چانڈلر مجھے اپنے اسٹڈی روم میں لے گیا۔ میں نے اسے ہیمنڈ کے مضمون کی کاپی دکھائی وہ اسے پڑھ کر بہت خوش ہوا۔ اس نے مجھے مدد کر لیا جسے اپنی گفتگو کے بارے میں بتایا اور یہ کہ اس گفتگو میں کیا کیا باتیں زیر بحث آئیں۔ وہ اس سلسلے میں کہا مضمون کھانا چاہتا تھا۔ بہر حال دیر تک اس مضمون کی ترتیب وغیرہ کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ چانڈلر نے وہی کے بارے میں کہا کہ وہ جیسے ہی صحت یاب ہوگا وہ اسے پانچ کے ساحلی فحش افزا مقام پر بھیج دے گا درمیان میں لنڈا کو بھی لڑکا دے گا۔ میں نے سوچا کہ اُس کی علیحدگی کے بارے میں بتا دوں لیکن سردست خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔

چانڈلر رخصت ہو کر میں نے راستے میں اپریل ہوٹل کے ایک فون پوتہ سے چین کے گھر فون کیا اور اسے کی خواہش ظاہر کی۔ چین نے معذرت چاہی کہ وہ اب سنے کے لئے لیٹ چکی ہے۔ میں نے کل رات کھانے کی دعوت دی اس پر بھی اُس نے یہ کہتے ہوئے معذرت کی کہ وہ پہلی ہی نہیں کھانے پر مدعو ہوئے ہیں لے کہا کہ مجھ اس سے بہت سی ضرورتیں ہیں کہ میں کیا وہ اپنا کل کا پروگرام ختم نہیں کر سکتی اور جواب میں چین نے کسی قدر سرد دلچسپی میں صاف انکار کر دیا۔ اس سے مجھے کچھ تشویش ہوئی۔

”میں تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتا چین“ میں نے کہا۔ ”کیا تمہاری زندگی میں کوئی اور توہین ہے؟“

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد چین نے اُنہیں بات میں جواب دیا۔ اوکھ اس سے پہلے کہ میں اس سے کوئی تفصیلی سوال کر سکتا اُس نے سلسلہ منقطع کر دیا۔ اور اس وقت پہلی بار مجھے احساس ہوا کہ میں اسے کس شدت سے چاہتے لگا ہوں لیکن اب کیا ہو سکتا تھا مجھے پہلی ہی اندازہ کر لیا تھا کہ میں اسے جیسی خوبصورت لڑکی کی زندگی میں ضرورت کتنی ڈوٹی ہوگا۔ بائیس واٹرنگ کا گہرا احساس نے میں گھر واپس پہنچا۔ کلگریج میں رکھ کر صدر دروازہ کھول ہی رہا تھا کہ کسی نے میرا نام لے کر آواز دی۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو سارا زنبٹ پر ہنسنے لگا تھا۔

اس کی صورت دیکھ کر مجھے حیرت ہو گئی۔ وہ کسی طرح سے سخت مزاج سارا زنبٹ نہیں معلوم ہوتا تھا جس کی شہرت میں نے سنی تھی۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے ابھرنے لگے تھے۔ بول گھٹنا جیسے وہ ٹوٹ کر پھوٹ گیا ہے۔

”خدا کے لئے مجھ سے جھوٹا ڈونٹا“ اُس نے کہا۔ ”سچ بتاؤ تمہیں فلم اور تھوہریں ملی یا نہیں؟“

”نہیں“ میں نے جواب دیا۔ اگر تم بھی اس مصیبت میں گرفتار ہو جس میں میں ہوں تو بہتر ہوگا کہ اپنے اپنے تاش کے بچے سامنے رکھ دوں؟
 بربریز آمادہ ہو گیا۔ میں نے اسے لٹا کے ایک سینٹ کی شیشی پڑانے -
 کمرے میں اس کا فلم کئے۔ گورڈی کے مجھ سے ملنے اور میں ہزار ڈالر طلب کرنے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ میں نے کہا کہ میں یہ رقم دینے کا ارادہ کر چکا تھا۔
 لیکن فوری طور پر دیکھ لے اتنی رقم کا انتقال کرنا ناممکن تھا۔ اس نے میں تین ہزار ڈالر کے گورڈی سے ملنے گیا کہ مجھے بہت دینے پر آمادہ کروں۔ وہ مجھے مڑوہ ملا۔ میں اس کے فلم کی تلاش لینے ہی والا تھا کہ وہ عورت اٹھی اور اس نے پولیس کو فون کر دیا۔ نیز کہ اگرچہ میں نے اسے قتل نہیں کیا لیکن مجھے یقین ہے کہ جس ریوالتو سے اسے گولی ماری گئی وہ میرا ہی تھا..... جو اس دن مجھے ملا تھا۔ وہ میں نے اپنے گھر میں صوفے پر ڈال دیا تھا کسی نے جب سے گھر سے ریوالتو پھر کر گورڈی کو قتل کیا اور پھر ریوالتو اس رکھ گیا۔ بہر حال میں نے اس ریوالتو کو تھکانے لگا دیا ہے۔

جواب میں بربریز نے بھی اس سے ملتی جلتی کہانی سنائی۔ اس کی بیوی نے چوری کی تھی گورڈی نے اس سے تین ہزار ڈالر کا ملکا لیا تھا۔ اس کے پاس اتنی رقم نہیں تھی اس لیے یہ انتظام ملے ہوگا کہ وہ اسے فلم کی ایک تصویر ہر صفحہ داپس کرے اور بربریز نے میں ڈارنی ہفتہ ادائیگی کرنا چاہا جائے۔ اس نے کہا کہ اگر فینٹن کو لٹا دین کے ہفتہ وہ فلم کئی تب اس کی ملازمت کا خدا ہی حافظ ہے۔ گولڈ اسٹین بہت ہی ذہین اور چالاک افسر ہے۔ اُسے شبہ ہو گیا ہے کہ گورڈی کے قتل کا تعلق بلیک میلنگ سے ہے چنانچہ اب وہ اسٹور کئے ولے ہر گا کہے جاسے میں تحقیقات کر رہا ہے۔

میں نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ فلم اور تصویریں یا تو قاتل نے کیا اور اس نے اسے شائع کر دی ہوگی۔ کیا پھر گورڈی نے انھیں کسی بینک کے لاکر میں رکھ لیا ہوگا۔ اس صورت میں گولڈ اسٹین جلد یا بدیر وہاں پہنچ جائے گا۔ ایک تیسری صورت یہ بھی ممکن ہے کہ گورڈی نے دونوں چیزیں اپنے کسی قابل اعتماد دوست کے پاس رکھوا دی ہوں اور اب چاہے تو وہ دوست ہمیں بلیک میل کر سکتا ہے۔

”میں نے ان سب باتوں پر غور کر لیا ہے“ بربریز بولا۔ ”ہی وجہ تھی کہ میں دعا کر رہا تھا کہ فلم ختم نہ گئے ہو“

”وہ عورت کون ہے؟“ میں نے پوچھا۔

بربریز نے جواب دیا کہ اس کا نام فریڈا ہے۔ وہ گورڈی کی داستانہ تھی بے حد شراب پیتی ہے۔ زیادہ تر باروں میں گھومتی ہے۔ میں نے بربریز کو دیر کے پاسے میں بھی بتایا کہ اس نے کس طرح مجھ سے گورڈی کی فائل چوری ہونے کا بہانہ کیا۔ اس پر بربریز نے بتایا کہ وہ بربریز ہی دماغ شام کا آدمی ہے۔ اسے کرین کے الزام میں پولیس کی ملازمت سے برطرف کرنے کی تیاری ہو رہی تھی کہ اس نے استعفیٰ دے دیا۔ اور یہ کہ اگر شرمناک انداز سے اسے پناہ نہ دی ہوتی تو آج وہ مرکزوں پر نہیں فروخت کر رہا ہوتا۔ پھر میں نے بربریز کو بٹھارا اور کمرڈن کے

منطقی بتایا کہ ان کی بیوی اب بھی چوری کی مرکب ہوئی تھیں وہ دونوں مجھے اس رات ملے تھے اور یہ کہ ان میں سے کوئی بھی مجھ سے گھر میں کس کر رہا اور لے سکتا تھا۔ بربریز نے وعدہ کیا کہ وہ فریڈا بٹھارا اور کمرڈن کے پاسے میں بھی بتا لے رکھے گا اور کوئی بات معلوم ہوگی تو مجھے بتائے گا۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں اپنی اور اس کی ملاقات کے بارے میں کسی کچھ نہ بتاؤں اور پھر یہ کہ ہر شخص ہو گیا کہ وہ حسب ضرورت فون پر بات کرے گا اور ملاقات کی ضرورت ہوئی تو ملاقات بھی کرے گا مگر اس طرح کو کوئی اسے مجھ سے ملنے نہ دیکھے۔

دوسرے دن ملازم سی آئی تو میں نے اسے لٹا کے اسے پاسے میں بتایا کہ وہ اپنی مال کے پاس ڈیٹا اس گئی ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ لٹا کے کچھ نہ وغیرہ ایک دوسو ٹیکسوں میں بند کرنے اور اسے ڈیٹا اس میں اس کی مال کے پتے پر ڈال کرے۔ اس کے بعد میں فریڈا جیبا میں حسب محول رسکون اور مستند نظریہ آرکائی تھی۔ ہم اپنے دفتری کاموں میں مصروف ہو گئے۔ دوپہر کو ذرا فرصت ملی تو اس نے گذشتہ رات کے سلسلے میں معذرت کی اور پوچھا کہ اگر میں اسے کچھ بتانا چاہتا ہوں تو وہ ٹری خوشی سے سننے کے لیے تیار ہے اور یہ کہ ہر کمرہ میں حد تک وہ دھیری مدد بھی کرے گی لیکن میں نے کہا کہ وہ کچھ ایک تاک کر چکی ہے خاص طور سے ریوالتو کے سلسلے میں وہ یہی بہت کافی ہے۔ میں اسے اس سلسلے میں لکھنا نہیں چاہتا۔ آخر میں میں نے یہ بھی کہہ دیا کہ وہ ذرا کسی سے محبت کرتی ہو، میری خواہش ہے کہ اس کی آمد نہ زندگی کا مایاب اور پرمسرت کرے۔ وہ کچھ شرملائی میرا شکریہ ادا کیا اور پھر بچ کے لیے چلی گئی۔ بعد میں مجھے یاد آیا کہ میں نے ابھی شرمے کو فون نہیں کیا کہ وہ جب بی بی سے ملنے جائے تو شرمے فرار کرے کہ وہ پولیس کو بیان دیتے ہوئے دیگر اسٹور کے پاسے میں کوئی بات نہ کہے۔ چنانچہ میں نے اسے فون کیا۔ اس نے وعدہ کیا کہ ملاقات چھپنے پر یوٹیو کمرہ پر پیغام بھیجے گی۔ شرمے کو فون کر کے سب کو سکھایا کہ ملاقات مجھے فریڈا کا خیال آ گیا۔ سوچا کہ میں اس کا پتہ ٹیلیفون ڈائریکٹری میں درج ہو۔ ڈائریکٹری دیکھی۔ پتہ موجود تھا۔ نمبر ۱۱۸۹ ایٹ اسٹریٹ۔ یہ کوئی اچھا علاقہ نہیں تھا۔ اس کے پاسے میں سوچا ہی تھا کہ نکمیں آگیا اور میں پھر دفتر کے کام میں مصروف ہو گیا۔

میں بچ کے لیے اپنے کلب پہنچا تو وہاں بہتر چل سے ملاقات ہو گئی پہلے تو اس نے اس افواہ کی تصدیق چاہی کہ میں اور لٹا اعلیٰ حد کی احتیاط کر رہے ہیں جب میں نے ان بات میں جواب دیا تو پہلے انھوں نے اس کا اظہار کیا کہ پھر لٹا کہ اس صورت میں اگر میں اپنے بنگلے کو فروخت کرنا چاہوں تو اس کے ڈیڑی جو بہت مالدار ہیں ایٹ ساڈ میں کوئی بنگلہ خریدنے کے لیے بہت بے چین ہیں میسے لے یہ معاملہ چاک نہ مروتھا مگر ظاہر تھا کہ اب میں اس مکان میں نہیں رہ سکتا تھا۔ میری نے بنگلہ اور اس کے تمام فرنیچر سمیت مجھے ایک لاکھ ڈالر کی پیشکش کی اور ریفرڈی بحث کے بعد ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر میں معاملہ ملے ہو گیا۔ میں نے کہہ دیا کہ وہ جب بھی رقم اکڑے گا میں بنگلہ خالی کر دوں گا اس نے اسی وقت جیک بک نکال کر چیک لکھا اور میسے ہاتھ میں لے لیا۔ میں نے

و عدہ کیا کہ میں بختہ کے آخر تک بچکر سے جلا جاؤں گا۔

دفر میں میں نے حسین کو بھنگ کی فرض کے باسے میں بتایا تو وہ بھی خوش ہوئی پھر پوچھنے لگی کہ بھنگ چھڑ کر میں کہاں جاؤں گا۔ بھنگ بچنے اور ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر ملنے کی خوشی میں یہ بات تو بے ذہن میں آئی ہی نہیں تھی۔ لیکن میں نے خود ہی اس کا حل پیش کر دیا۔ بولی کہ وہ شہر میں میس کے کوئی چھپنا سافلیٹ تلاش کرنے کی انتہائی نہیں بلکہ میرا سالن بیک کر کے وہاں خود ہی بچنے کا انتظام بھی کرے گی۔

دوسرے دن دفر پہنچا تو میں نے بتایا کہ اُس نے ایٹن ایونیو کی ایک عمارت میں فلیٹ کا انتظام کر لیا ہے اور یہ کہ اگر میں بچ کر وہاں اسے جا کر دیکھ لوں تو وہ جلدی جلدی راساں بھی وہاں پہنچانے لگی۔ مجھے اس رحمت بھی ہوئی کہ اس نے اتنی جلدی فلیٹ کا انتظام کیسے کر لیا۔ بہر حال میں نے بچ کے دفعے میں جا کر فلیٹ دیکھا۔ فلیٹ اچھے علاقے میں واقع تھا اور بذات خود بھی اچھا تھا۔ عمارت کا لفٹ بین ایک مینس کچھ نگر تھا جس کا نام تھا۔ اس نے مجھے فلیٹ دکھایا۔ جو مجھے پسند بھی آگیا۔ دفر واپس کر کے میں نے ایک دوسرے چھپنے کے لیے ایک ایٹن ایونیو کی ایک عمارت میں فلیٹ کا انتظام کر لیا۔ اُس سے کہا کہ وہ برابری اپنی جیسے بات کر کے معاملے کرے۔ تقریباً پانچ بجے میں نے ہسپتال کو دیا۔ خوش قسمتی سے ڈاکٹر مری سے بات ہو گئی۔ اس نے بتایا کہ وہ لی کی بیوی شرنے اور لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین وہی سے ملاقات کر چکے ہیں اور راج کے لئے یہی دو ملاقاتی کافی ہیں۔ مگر میں نے اس سے کہا کہ معاملہ بہت اہم ہے۔ بڑی شکل سے ڈاکٹر نے دس منٹ ملاقات کی اجازت دی۔

میں چھ بجے ہسپتال پہنچا۔ ڈاکٹر مری نے بتایا کہ ویسے تو وہ لی کی حالت بہتر ہے۔ اُس کی آنکھیں بھی ٹھیک ٹھاک ہیں لیکن شرنے کے اس کی یادداشت نہ متاثر ہوئی ہو کیونکہ گولڈ اسٹین ملاقات سے بہت ہی غیر مطمئن نظر آ رہا تھا۔ میں وہ لی کے کمرے میں داخل ہوا۔ اُس کے سر اور ایک آنکھ پر میڈیاں بٹھیں تھیں ہم نے اپنے دے کر گھبراہٹ میں نے حسین کی طرف سے بھیجے ہوئے پھول لئے دیئے دو چار ادھر ادھر کی باتوں کے بعد میں حرف مطلب پر آگیا۔ میں نے کہا کہ مجھے حسین کے ذریعہ پہنچا ہے کہ تم ولیم اسٹور کے بارے میں تحقیقات کر رہے تھے اور اس تحقیقات کے نتیجے میں وسیلا۔ میل اور سلی وغیرہ کے نام معلوم کئے تھے یہ نام تمہیں اس نے بتائے تھے۔ وہ لی کے کہہ کر پھر کوئی تاثر پیدا نہیں ہوا۔

”میں سمجھا نہیں“ وہ بولا۔

”تم ولیم اسٹور کے بارے میں تحقیقات کر رہے تھے۔“

”نہیں“ وہ لی نے جواب دیا اور مجھے اپنا دل ٹھیکتا محسوس ہوا۔

”ذرا اچھی طرح سوچ کر سوچو۔ سوائے تمہارے یہ نام چین کو کون بتا سکتا تھا؟“ مجھے معلوم نہیں کہ تم کس قسم کی باتیں کر رہے ہو۔“ وہ لی کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔

میں نے اس سے کہی بار پوچھا اگر اس کا جواب یہی رہا۔ پھر میں نے پوچھا کہ اُس کے ریلیف کیس سے کون سے کاغذات چرائے گئے تھے۔ اُس نے جواب دیا کہ ان کا تعلق ہینڈلنگ کیس سے تھا۔ میں نے ہر چند اس سے سوالات کے کدو

کون شخص تھا جس سے اسے وسیلا۔ میل اور سلی کے نام معلوم ہوئے تھے۔ مگر وہ لی نے یہی کہنا رہا کہ وہ میری باتیں سمجھنے سے قاصر ہے اور یہ کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ ملاقات کا وقت ختم ہو چکا تھا مجھے مجبوراً چاہنا پڑا۔ وہ لی میری آخری امید تھا۔ اب سوال یہ تھا کہ آیا وہ اس بُری طرح خوف زدہ ہے کہ مجھ سے جھوٹ بول رہا ہے یا واقعی اُس کی یادداشت متاثر ہوئی ہے۔ میں نے حسین کو اس بارے میں فون کر کے بتایا اور اُس سے پوچھا کہ وہ لی کی رپورٹوں کی کوئی تفصیل رکھاؤ میں رکھتی ہے حسین نے نفی میں جواب دیا۔ اُس نے بتایا کہ اس نے وہ لی کی فون بک رپورٹ کی دیکھا ہے اس کی تصدیق اچھے دونوں وہ لی کو دہرائی تھیں۔ میں نے سوچا کہ میں وہ لی کی فون بک شرنے کے پاس ہو چکا ہوں۔ میں سیدھا وہ لی کے گھر پہنچا مگر شرنے نے بتایا کہ وہ لی کی تمام فون بکس دیر لے گیا ہے۔ اُس کا کہنا تھا کہ مسٹر جی اڈلر ان فون بکوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

دوسرے دن صبح دفر میں ہمدردی خطوط کے جوابات میں کو لکھو لے کے بعد میں سیدھا دوسرے کسٹم کیا اور اس سے وہ لی کی فون بکس دینے کا مطالبہ کیا۔ اور سالی کیا کہ آخر وہ انھیں لایا ہی کیوں تھا۔ دوسرے جواب دیا کہ گولڈ اسٹین وہ لی سے آلات کر رہا تھا۔ وہ جانا چاہتا تھا کہ وہ لی کو ہینڈلنگ کے بارے میں کس نے معلومات فراہم کی ہیں۔ وہ لی نے ذرا ملے معلومات کسی کو نہیں بتائے لیکن اپنی فون بک میں تحریر کر لیتا ہے چنانچہ اس سے پہلے کہ گولڈ اسٹین وہ لی کے گھر پہنچ کر اُس کی فون بکس جھنڈ میں کر لے وہ انھیں لے آیا۔ جواب بظاہر محسوس تھا لیکن میں نے اعتراض کیا کہ اگر گولڈ اسٹین وہ لی کے گھر گیا۔ فون بکوں کے بارے میں پوچھا اور شرنے نے بتایا کہ وہ تمہارے پاس ہیں اور یہ سن کر گولڈ اسٹین تمہارے پاس آ گیا تو کیا کرے گا۔ دوسرے نے کہا کہ شرنے ہوشیار دلی ہے وہ گولڈ اسٹین کو یہ بات نہیں بتائے گی۔ فون بکوں کے بارے میں اس نے کہا کہ وہ میں لے سکتا ہوں اور اپنی سکریٹری کو فون پر یہ ہدایت کروں کہ وہ وہ لی کی تمام فون بکس ایک خفیہ میں بیک کر لے۔

”مجھے گورڈی کی فائل میں جانے چاہیے۔“ میں نے گھوٹے ہوئے بولا۔ مجھے علم ہے کہ تمہارے دفر میں کوئی چوری وغیرہ نہیں ہوئی۔ اس لئے گورڈی کی فائل لازماً تمہارے پاس ہونا چاہیے۔“

”میں کہہ چکا ہوں کہ وہ چوری ہو گئی ہے۔“

”اس صورت میں مجھے مسٹر جانڈلر سے بات کرنا پڑے گی۔ وقت آگیا ہے کہ انھیں پہنچلے کہ تم ایک کچھ کر رہے ہو۔“

”ذرا سوچ سمجھ کر بات منہ سے نکالو۔“ دوسرے طنز پر لپے میں کہا۔

”تمہاری موتی نقل میں یہ بات نہیں آتی کہ میں تمہیں بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اگر تم نے مسٹر جانڈلر سے بات کی تو اس کا نتیجہ۔ میری طرف سے نہیں بلکہ ان ہی کی جانب سے بہت افسوسناک ہوگا۔“

میں اُس سے نکلا تو اس کی سکریٹری نے وہ لی کی فون بکوں کا خفیہ لکھ دیا۔ مجھے دوسرے یہ الفاظ بار بار یاد آ رہے تھے کہ میں تمہیں بچانے کی کوشش

کر رہا ہوں " اس بات کا ایک ہی مطلب تھا کہ دبیر نڈا کی چوری سے واقف تھا۔ اپنے دفتر میں پہنچ کر میں نے وہی ٹی کی فوٹ میں دیکھیں۔ ہر ایک برنبر پڑا ہوا تھا۔ نمبروں کے حساب سے چودہ فوٹ ملیں ہونا چاہیے تھیں لیکن وہ مکمل تیرہ تھیں۔ تیرہ نمبر کی فوٹ کا غائب تھی۔ اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ دبیر نمبر کی ہی فوٹ تک وہ تھی جس میں دبیر مسٹر کے اسے میں خرچ تھا اور گورڈی کی فاک کی طرح وہ بھی غائب ہو گئی۔ میں نے باقی فوٹ کیوں کر پڑھنے کی زحمت نہیں کی۔ دبیر کی دھمکی کے بغیر مسٹر جانے سے شکایت نہیں کر سکتا۔ مجبوراً میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک مرتبہ بھر وہی سے ملوں۔ بسے بتاؤں کہ لٹا دے مجھے کس پرانی میں مبتلا کرنا ہے تب شاید وہ اپنی زبان کھولے پرا مادہ ہو جائے۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور مجھے اپنے فرائض کی جانب متوجہ ہونا پڑا۔ میں بیچ تک مصروف رہا۔ بجے کے بعد میں نے آکر بتایا کہ میری تمام جیل میں ان ایئر کی فلیٹ میں پہنچا دی گئی ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اس نے دودھ کافی اور دوسرا سرسبز فوٹ والا کھانا بھی خرید کر رکھ دیا ہے۔ مجھے ایک مرتبہ میرا اس کے حسن انتظام نے اس کو فٹ میں مبتلا کر دیا کہ اس مجھے سلیقہ مشا عورت بد قسمتی سے میری بیوی نہیں بن سکتی۔ میں نے اسے رات کے کھانے کی دعوت دی مگر اس نے انکار کر لیا۔

" تم جا ہو تو اپنے دوست کو بھی لاسکتی ہو " میں نے کہا " میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ "

" دیکھو ایلو " جن نے ہماری سینگ سے جواب دیا " تم میری بچی زندگی کے بے میں جن میں رہو۔ یہ بات بیکس فرائض میں داخل ہے کہ میں دفن میں اور ممکن ہو تو گھر پر بھی تمہارے آرام کا خیال رکھوں۔ اور میں اس بات کو بس یہیں تک محدود رکھنا چاہیے۔ "

اس نے ایک جھپکی مسکراہٹ سے میری طرف دیکھا اور اپنے آفس میں واپس چلی گئی۔ یہ گویا میری سسکتی ہوئی امیدوں کے لئے آخری تازہ باز تھا۔ جن کو بازمیری قسمت میں نہیں تھا۔ میں چھپنے کے تک کام میں مصروف رہا پھر جن سے یہ کہہ کر وہ آفس بند کرنے، سیدھا اسپتال پہنچا۔ رستہ میں کلرک سے پوچھا کہ آیا اس وقت وہی سے ملاقات ہو سکتی ہے؟

" تم دیر سے پہنچے " کلرک نے جواب دیا " وہ ابھی کوئی نصف گھنٹہ پہلے اپنی بیوی کے ساتھ ایک ایبلیس میں رخصت ہو گیا۔ "

میں جیسے کلرک کو دیکھتا رہ گیا۔ وہ کہاں گیا ہے۔ اس کا کلرک کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ یہ معلوم کر کے کوئی ڈاکٹر ہماری اسپتال میں موجود ہیں میں اس کے پاس گیا۔ اس نے بتایا کہ اگرچہ میں اس کے خلاف تھا لیکن ورگ مسٹر جاننے کے استحکامات کے تحت اسے اور ان کی بیوی کو بندوبست ہوائی جہاز میں لے گیا۔ جہاں لے کسی اچھے اسپتال میں داخل کر دیا جائے گا۔

میں باقی کے عالم میں اپنی کار میں آ بیٹھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ کہیں کسی طرح کی کوئی سازش تو نہیں ہے؟ پہلے گورڈی کی فاکس۔ پھر فلم اور تصویریں۔ پھر میری اور گورڈی کی گفتگو کا وہ کیٹ جیو نے آفس میں

ریکارڈ کیا تھا۔ اس کے بعد وہی کی فوٹ تک اور اب خود وہی غائب ہو گیا۔ میرے لئے امید کا ہر راستہ مسدود معلوم ہو رہا تھا۔ اب میرے لئے سولے انتخاب اور یہ دعا کرنے کے کوئی چارہ نہ تھا کہ خدا سب خیرت رکھے۔

میں گھر کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں اپریل ہوٹل میں کچھ کھانے کے لئے رک گیا۔ میں ابھی کھانا کھا کر قیمت ادا کرنا تھا کہ ایک ویٹر بیک پاس آیا۔ اس نے کہا کہ اگر میں امن میں ہے تو بیک کے لئے بوقت نمبر پانچ میں ایک فون کال ہے۔ میں کچھ حیران سا ہوتا کہ نمبر پانچ میں داخل ہوا۔ یہ سارا جنٹ بریز تھا۔ اس نے بتایا کہ اس نے ہوٹل کے باہر میری کار دیکھی تھی۔

" میں تم سے ملنا چاہتا ہوں " وہ بولا " کیا مون بات بارہا کرتے ہو۔ یہ اسٹرٹ پبلشر ہر ایک ڈگ اسٹور کے قریب واقع ہے۔ بار میں داخل ہو کر جیک کو پوچھنا وہ میں مجھ تک پہنچانے گا۔ "

میں نے اپنی کار پر اس کے پارکنگ پلاٹ پر بھی پھوٹی اور ایک ٹیکسی کے مطلوبہ مقام پر جا پہنچا۔ بار نصف سے زیادہ خالی تھا۔ بار کا ڈسک بچھ ایک مٹا سا آدمی کھڑا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ اس کا نام جیک ہے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا اور ایک دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ دروازے کے پیچھے ایک چھوٹا سا میز تھا جس کے بعد ایک اور دروازہ تھا۔ میں نے دروازہ کھولا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں سارا جنٹ بریز اکٹلا بیٹھا ہوا بیٹری رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ فریڈ ایلین کو کچھ بتانے کے لئے تیار نہیں ہے غالباً وہ اتنی خوفزدہ ہے کہ زبان کھولتے ہوئے ڈرنے سے لیکن اگر تم گفتگو کرو تو شاید بتائے۔ وہ عام طور پر اسٹرٹ پبلشر پر واقع ایک بار میں جس کا نام بورڈ میں شام سے رات کے تک ملتی ہے۔ وہ گورڈی کی داشتہ تھی اور میں ممکن ہے کہ گورڈی نے اسے محرم راز بھی بتایا ہو۔ اگر تم گولڈ اسٹین سے پہلے فلم اور تصویریں پانے میں کامیاب نہ ہوئے تو بڑی مصیبت میں پھنس جاؤ گے میں نے فریڈ کا جیلو پوچھا اور کچھ وعدہ کیا کہ میں اس سے بات کرنے کی کوشش کروں گا۔ میں نے بریز کو اپنے لئے فلیٹ کا پتہ اور فون نمبر نوٹ کر دیا۔ اوکل ای

دقت اسی جگہ دوبارہ ملے گا۔ وعدہ کر کے اس سے رخصت ہو گیا۔ بلوروم بار اسٹرٹ نمبر ۱۱ کی ایک عمارت کے تہ خانے میں واقع تھی یہ جگہ فریڈ کے فلیٹ سے بہت قریب تھی اس نے کوئی تعجب نہیں تھا کہ شام اور رات کا زیادہ تر وقت فریڈ میں گزارتی تھی۔ بار میں زیادہ تر بیوی اور خنڈے قسم کے نوجوان آ جاتے تھے۔ میں اس وقت اپنے آفس سوٹ میں تھا۔ اس لباس میں اندر جا نامہ صیبت کو دعوت دیتا تھا جس نڈے میں میں فوج میں تھا تو میں نے کشتی جو ڈور اور کرلے کے اس بات کی سبک دے تھے اور مجھے امید تھی کہ ضرورت کے وقت میں اپنی حفاظت کر سکتا ہوں۔ میں بچکا پتے ہوئے اندر داخل ہوا اور فوراً ہی دو چیمبروں سے مقابلہ ہو گیا۔ ڈفٹرات پر کامیاد معلوم ہوتے تھے۔ میں جلدی سے باہر نکلا آیا۔ گھر وہ اتنی آسانی سے چھپا چھوٹے ولے نہیں تھے۔ مجبوراً مجھے ان سے دودھ دیا کہنا پڑے۔ ان سے نہتے کر گئے ٹرھا تو میں بیوی اور مل گئے۔ انھوں نے غالباً ان دونوں سے میری لڑائی دیکھی تھی کہ لے ہی مجھ سے بپٹ گئے۔

میں نے ان میں سے دو کو مار گرایا۔ جسے خود ہر کہ بھگا نکلا۔ اب میرا اس علاقے میں ٹھہرنا مزید پریشانی مول لینا تھا۔ اس دھندلکے میں میرے کپڑوں کا بھی نتیجہ اس ہو گیا تھا۔ جیکٹ کی ایک سستین بھی پھٹ گئی تھی۔ میں نے سوچا کہ فریڈکے فلیٹ پر چل کر انتظار کرنا چاہیے اگر وہ مل جاتی ہے تو جیکٹ ہے درہم پھر معمولی پڑے ہیں کہ ایک مرتبہ پھر قیمت آزمائی کروں گا۔

جیکٹ میں سے بتایا کہ ایسٹ اسٹریٹ یہاں سے قریب ہی تھی۔ میں تاریکی کی گڑبڑ میں اس عمارت تک پہنچا جس میں فریڈکا فلیٹ تھا۔ نیچے لابی میں گئے جو سے لیٹر جس سے معلوم ہوا کہ وہ جتنی منزل پر پہنچے ہے میں وہاں پہنچا۔ دو تین مرتبہ گھنٹی بجائی مگر کوئی جواب نہیں ملا (میں نے اپنی جیکٹ اتار کر ہاتھ میں لے لی تھی) اگر فریڈا بلوروم بار میں تھی تو صبح تین بجائے سے پہلے اُس کی واپسی متوقع نہیں تھی اور میں اتنی دیر تک انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے سوچا کہ فون کر کے شکسی ملاؤں اور وہاں لوٹ جاؤں۔ لیکن فون کہاں سے کروں۔ شاید فریڈکا دروازہ الفت سے کھلا رہ گیا ہو۔ اگر ایسا ہو تو میں اس کا فون استعمال کر سکتا تھا۔ میں نے سیڈل لگا لیا اور وہ چمچ چمک گیا۔ میرا دل اچانک دھڑکنے لگا کہیں ایسا تو نہیں کہ گورڈی والا منظر یہاں پر دہرا جائے۔ میں اندر جاؤں اور مجھے فریڈکی لاش سے ساق پڑ جائے۔

اسی لمحہ میں نے کسی سے کہا ہے کی آواز سنی۔ میں اندر داخل ہو گیا کہ میں سے سگاری پوسھلی ہوئی تھی۔ ادھر میں نے قدم رکھا اور ادھر کوئی بھاری بھاری دھول سے ٹھہریاں اترنے ہوئے تھیں جتنا ہوا معلوم ہوا۔ کمرے کی آواز اندرونی کمرے سے آ رہی تھی۔ میں تاریکی میں ٹوٹا ہوا آگے بڑھا۔ اندر کمرے میں داخل ہوا اور جتنی کا سوچا کہ رڈ کی گردی ایک دم روٹی سے میسر آئیں چنڈا گھسیٹیں لیکن ہری نظروں کے سامنے جو منظر تھا اُسے دیکھ کر اوپر کی سانس اوپر اوردیئے کی بجائے رہ گئی۔

ایک عورت بالکل عریاں حالت میں پنگ براس طرح ڈری تھی کمرے کے دونوں ہاتھ اور پیرنگ کے پاؤں سے باندھ دیئے گئے تھے۔ اُس کے منہ میں کڑوا ٹھنسا ہوا تھا۔ اُس کی دائیں زان پر چلیے گاؤں داغ تھا۔ ایسا داغ جو غائب جلتے ہوئے سرکے لگا لگا تھا۔ بریزنے جو علیحدہ بتایا تھا اُس سے مجھے عورت کو پہچانے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ یہ بلاشبہ فریڈا تھی۔ میں نے پہلے اُس کے منہ سے کڑوا نکالا۔ پھر اُس کی کلائیوں کی رسی کاٹنے۔ پیروں کی کٹانے جا رہا تھا کہ وہ بولی۔

”پہلے مجھے تھوڑی سی شراب دو۔ کچن میں رکھی ہے“

دو گلاس شراب پیئے کے بعد وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ پھر اُس نے سگریٹ لگا لیا۔ میں نے ایک سگریٹ نکال کر سلگایا اور اُس کے کانپتے ہوئے ہونٹوں میں نے لیا۔ اُس نے پنگ کی جادو گھسیٹ کر اپنے اوپر ڈال لی اور کہے کہ ”میں نے یہ لگی۔ کسی منٹ کے بعد جا کر اُس کی حالت کچھ تبدیلی اور وہ اٹھنے کے قابل ہو گی۔“ پنگ کے قریب سگارا کا ایک ٹکڑا ہوا ٹاپڑا تھا میں نے اُسے اٹھا کر دیکھا اور تیز پھیری تیز ناک کو کچھ ایسا محسوس ہوا جیسے اُس کی پوجانی پہچانی ہے

فریڈا اتنی دیر میں ہنکار ایک گاؤں پہنچ گئی تھی۔ وہ کچن سے ایک گلاس شراب اور لے آئی اور پنگ پر بیٹھ گئی۔

”تمہارا شکریہ“ اُس نے کہا ”اس بات کو اپنی حد تک رکھنا۔ میں اب ٹھیک ہوں۔ اس نے تم کا شکریہ پو“

”لیکن لیفٹیننٹ کو لڈا میں کون اس کی اطلاع کرنا ضروری ہے۔ میں بولا وہ اس طرح چونکی کہ گلاس کی شراب چھلک گئی۔ اُس نے مجھے گھور دیکھا۔

”کیا تم بھی ان شیطانوں میں سے ہو؟“ اس نے پوچھا۔

”تو کیا یہاں ایک سے زیادہ شیطان آچکے ہیں۔؟“

”تم کون ہو؟“

”گورڈی مجھے بیک میل کر رہا تھا؟“

”ا وہ تو کیا تم مجھے جلاتے لے لے ہو؟“ شراب کا گلاس اس کے ہاتھ سے گر گیا اور وہ دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا کر سسکیاں لینے لگی

میں خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب وہ خاموش ہوئی اور شراب کا مڑ ایک گلاس اس کی چکی تو میں نے اسے بتایا کہ مجھے اس فلم کی ضرورت ہے جس کے ایک حصے میں میری بیوی کو قور کر کے دکھا گیا ہے۔ اور یہ کہ میرا خیال ہے کہ وہ اس معاملے میں بری مدد کر سکتی ہے۔ وہ بہت چینی چلائی گائیاں کہیں گورڈی کو بڑھلا کہا۔ میں خاموشی سے بیٹھا انتظار کیا۔ پھر اُس نے بتایا کہ مجھے پہلے ایک آدمی اور آٹھ آدمی بھی فلم حاصل کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا اُسے جانتی ہے کہ وہ کون تھا۔ فریڈ نے بتایا کہ وہ لے نہیں جانتی لیکن اُسے یقین ہے کہ وہ کوئی پولیس والا تھا۔ پھر اُس نے جو حلیہ بیان کیا اُسے سن کر میرے ذہن میں ایک دم سے دیر کا خیال آیا۔ یقیناً وہ ہی تھا جھکا۔ اب مجھے یہی پتہ چل گیا کہ سگاری کو مجھے کیوں جانی گئی تھی۔ فریڈ نے بتایا کہ اگر اس شخص نے اسے اذیت پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ مگر اُس نے اُسے نہیں بتایا کہ فلم کہاں ہے اور پھر اہان بنا دیا کہ اُس نے وہ فلم اپنی جہن کے پاس نیویارک بھیج دی ہے۔ اب جب تک وہ اس کی تہدبیتی کر کے واپس لے گا وہ یہاں سے جا چکی ہو گی۔

میں نے فریڈ کو سٹیکس کی کہ گورڈی مجھے بتا دے تو میں نے پندرہ سو ڈالر دول گا جو یہاں سے جلتے ہیں اُس کے کام آسکتے ہیں۔ اس گفتگو کے درمیان فریڈ مسلسل شراب پئے جاری تھی۔ وہ پندرہ سو کی رقم سن کر خدا آباد ہو گئی۔ لیکن پہلے رقم لینے پر اصرار کرنے لگی۔ میں نے اسے بھجایا کہ رقم کل صبح سے پہلے بینک سے نہیں نکالی جاسکتی اور اگر فلم اس کے پاس ہے گی تو اُس کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ گورڈی اسی فلم کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے اور اس شخص ایک قتل کر سکتا ہے وہ دوسرا بھی کر سکتا ہے۔ فریڈ اس میں کراس قدر ڈر کی کیری خفا نہ کرنے لگی کہ میں نے اپنے ساتھ لے چلوں اور وہ امانداری سے وعدہ کرتی ہے کہ فلم مجھے نہ ملے گی۔ میں نے سر ہوا اٹھا کر ایک ٹیکسی کے لئے فون کیا اور فریڈ پر مجبور کر کے پرہاس پہنے لگی۔

ٹیکسی نے نہیں پھر پیل ہوٹل کے باہر اُتار دیا۔ وہ بھی میری کار میں

آبیٹی میں سے کار کے ڈش پر ڈش لگی ہوئی گھڑی دیکھی۔ سوا گیارہ بجے تھے
میں اپنی کار میں گورڈی کے گھر جانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ پوسٹکھانا
کرگولڈ اسٹین کے وہاں سارہ لباس میں جاسوس نگرانی پر لگائے ہوئے ہیں۔ میں
نے بھی سیکرے تھیں وہاں دیا تھا۔ اس نے سیدھا اپنے بچکے پہنچا۔ کار گرج میں
گھڑی کی۔ فریڈا کو اندر لے گیا۔ شراب پیئیں کی اور بائیں کرتے لگا۔ فریڈا نے بتایا
کو گورڈی کہتا تھا کہ اس نے اپنے بچوں کے ذریعہ ایک بہت بڑی چھٹی کار شکار کیا
ہے اتنی بڑی کہ اس کی قیمت دس لاکھ ڈالر تک مل سکتی ہے۔ اس نے وعدہ کیا تھا
کہ جیسے ہی یہ رقم ملی وہ ملازمت چھوڑ کر اس سے شادی کرے گا۔

میں سوچ رہا تھا کہ ایسٹ لینکس میں موت کر دینا ہی ایک ایسا شخص
تھا جو دس لاکھ ڈالر کی رقم ادا کر سکتا تھا اور اس بنا پر باقی دوسرے لوگوں سے زیادہ
شبہ کی زمین آتا تھا۔ فریڈا نے بتایا کہ گورڈی نے فلم اپنے پاس رکھیں اور تصویروں
اسے دیں۔ اس نے تصویروں کو ایک بارسل کی صورت میں بیگ کر کے میرے
درازیں رکھ دیا اور اس کے بائیں بائیں پھیل گئی کیونکہ وہ ابھی تک گورڈی
کی باتوں پر یقین نہیں کر رہی تھی اور وہی سمجھتی تھی کہ وہ نقشے میں ہے پر کی اڑاتا
ہے لیکن جس دن گورڈی قتل ہوا تب اسے ان تصویروں کا خیال آیا اس نے گھر
واپس آکر دروازہ دیکھی اور تصویروں غائب تھیں۔

میں نے اس سے پوچھا کہ گورڈی نے وہ فلم کہاں رکھی تھی۔ فریڈا نے پہلے
تو مجھے قسم کھلا کہ وعدہ کیا کہ میں اسے رقم فروخت دے دوں گا پھر بتایا کہ وہ اس کی
میر کی سرے پہلی دراز میں رکھی ہے۔ پہلی دراز اس نے بڑھی سے خاص طور سے
بنوائی تھی۔ اس کی تہہ دہری ہے اور فلم اس دہری تھکے درمیان رکھی ہے
میں نے لباس تبدیل کیا۔ سیاہ سوٹ پہنا۔ ایک طاقتور مارچ اور ایک اسکرو
ڈرائیور ساتھ لیا کہ میں واپس آیا تو فریڈا شرکے نقشے میں مدہوش سو رہی
تھی۔ میں نے اسے سوتا چھوڑا اور دیر گورڈی کے مکان کی طرف روانہ ہو گیا۔

گورڈی کے گھر کے قریب بیچ کر میں نے ایک درخت کی اڑے اچال کا
جانرہ لیا۔ کہے کہ مجھے کوئی پولیس والا نظر نہیں آ رہا تھا۔ جگہ بالکل سناٹا
پڑی تھی۔ پندرہ منٹ انتظار کر کے اچھی طرح اطمینان کرنے کے بعد میں درخت
کی اڑے نکلا۔ مکان کے عقبی دروازے کی طرف چلا۔ دروازے میں مہولی قسم کا
تالا پڑا تھا جسے اسکرو ڈرائیور کی مدد سے کھولنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔
دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ مارچ جلائی تو تیر چلا کہ میں ایک جھوٹے سے
کچن میں کھڑا ہوں۔ کچھ دیر اسٹیل لینے کے بعد میں آگے بڑھا جس سے باہر آیا۔ یہ
وہ رمارڈر تھی جو سیدھی برونی دروازے کی طرف چلی گئی تھی۔ مجھے یاد گیا کہ
مارڈر کی تھکے میسرے بائیں جانب واقع ہے۔ دبے پاؤں رمارڈر میں چلتے ہوئے ہاشی
کرے میں ایک میز کی آخری دراز نکالی۔ اس کی دہری تھک خفیہ بین آسانی سے مل
گیا۔ میں نے ٹخن دیا اور دراز کی تہہ میں ایک خاد سا کھل گیا۔ میرے سامنے سول
ایم ایم فلم کا ایک رول پڑا ہوا تھا۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا میں
نے جلدی سے رول اٹھایا۔ تھکا خاد بند کیا جو جو جزیروں پر باہر نکلیں تھیں انھیں
واپس دراز میں رکھا اور رول اٹھا کر تیزی سے رمارڈر میں آیا یعنی دروازے

کی طرف لپکا۔ لیکن ابھی دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ اپنے پیچھے آہٹ کا احساس ہوا
پلٹ کر دیکھا چاہتا تھا کہ ایک ہاڑسا میرے سر پر گر کر اس میں دھماکا سا ہوا۔
آنکھوں کے سامنے سانے ناچے گئے۔ میں ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل فرش پر گر پڑا۔
کوئی میسٹر قریب گذرا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ مجھے تھوڑے دھڑول
کی آواز میں میرے کمرے میں آئیں۔ کچھ دیر تک میں نے جس حرکت اسی انداز
میں بیٹھا رہا۔ سر جیسے درد کے مارے چٹا چٹا رہا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ درد کم ہوا۔
میں دوبارہ کار سہارا لے کر کھڑا ہو گیا۔ سر کے پیچھے ہاتھ لے جا کر دیکھا۔ ایک بڑا سا
گوڑا پڑ گیا تھا غیبت تھا کہ سر چٹا نہیں۔ ضرب زیادہ زور سے نہیں مار گئی تھی
مگر پھر بھی اتنی زور کی تھی کہ مارنے والا اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ فرش پر
ٹٹول کر دیکھنے سے مجھے میری مارچ توں کی گز فلم کا ڈبہ غائب تھا۔ انتہائی مایوسی
کے ساتھ لاکھڑاتے دھڑولے سے باہر نکل پڑا گیا۔

ایسٹ لینکس کے کانسے تک پہنچا ہی تھا کہ ایک مرتبہ پھر کرڈن اور اس
کے کتے سے سامنا ہو گیا۔ وہ بھولے آدھی رات کے وقت کتے کو بھلانے کے لئے
نکلا تھا کیونکہ کتے کو توت کو بھلانے کی عادت پڑ گئی تھی اور میں سوچ رہا تھا کہ کیا
اسی شخص نے گورڈی کو قتل نہیں کیا؟ اور ابھی کچھ پر حاکم کرنے والا وہی تو نہیں
تھا۔ بظاہر کرڈن کو بھی فلم کی فکر تھی۔ وہ میرے ساتھ چلتے ہوئے میرے گھر تک
اسی کے بائیں کنارہ اور مجھ پر زور دیتا رہا کہ میں پولیس سے پہلے
اس فلم کو تلاش کرنے کی پوری کوشش کروں۔

اس سے پچھا چھوڑا کہ میں گھر میں داخل ہوا۔ فریڈا ابھی تک سو رہی
تھی۔ میں کچن میں گیا۔ فریج سے برف نکال کر ایک تو لیر میں بٹھایا اور اپنے
سر کی چوٹ پر رکھ دیا۔ درد میں کچھ اور کی ہو گئی۔ گھڑی دیکھی تو ایک بج کر
دس منٹ ہوئے تھے میری نقل و حرکت نے فریڈا کو جگا دیا۔ اس نے فلم کے بائیں
میں پوچھا۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کہ میرے کمرے پر کھڑا اور پھر بتایا کہ میں
نے فلم حاصل کر لی تھی مگر کسی نے مجھ پر حاکم کر کے جھین لیا۔ فریڈا کو یقین نہیں آیا۔
وہ سمجھی کہ میں نے پندرہ سو ڈالر لینے سے بچنا چاہتا ہے۔ وہ مجھ پر بڑی طرح
چپنے لگی خطہ تھا کہ اس کی آواز دوسرے لوگ نہ سُن لیں۔ میں نے اس کا گلا
دبا کر اسے خاموش کر دیا۔ سمجھا کہ اگر کسی بڑی نے اس کے چپنے کی آواز سُن کر پولیس
کو فون کر دیا تو وہ مصیبت میں پڑ جائے گی۔ یہ بات اس کی سمجھ میں آگئی۔ اس نے
مجھ سے پوچھا کہ کیا واقعی کسی نے فلم جھین لیا یا میں رقم بچانے کے لئے جھوٹ بول
رہا ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ آخر میں اپنے سر پر جو کس طرح چوٹ مار سکتا تھا۔
"خبر کوئی بات نہیں" وہ بولی۔ "جو شخص فلم لے گیا ہے وہ گھانے میں
رہا کیونکہ اس سے زیادہ اہم اور قیمتی فلم ابھی محفوظ ہے۔"

"کیا مطلب ہے؟" میں نے چونک کر پوچھا۔
"گورڈی کے پاس دو فلمیں ہیں" فریڈا نے بتایا۔ "جو فلم تم سے چھینی گئی
ہے وہ کوئی خاص نہیں تھی۔ لیکن دوسری فلم دس لاکھ ڈالر سے زیادہ قیمت
رکھتی ہے۔ اگر تم میرے ساتھ مل کر کام کرو تو ہم یہ رقم حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک
چوتھائی حصہ تمہارا ہوگا باقی رقم میری ہوگی۔" وہ بولی کہ جتے ہو؟
جاسوسی ڈائجسٹ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء

میں نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ دروازے کی اطلاع گھنٹی بجنے لگی۔

میں نے فریڈا کو اپنے بیڈ روم میں چھپا دیا اور اسے خاموش رہنے کی تاکید کی۔ دروازہ کھول کر دیکھا تو دو کاشٹیل کھڑے ہوئے تھے۔ یقیناً کسی ٹپو سے لے آواز سن کر پولیس کو فون کر رہا تھا۔ اُن میں سے ایک کاشٹیل کو میں نے بچان لیا تھا اس کا نام فلپس تھا۔ اُس نے مجھے بتایا کہ کسی نے پولیس کو فون کیا ہے کہ میرے بنگلے سے عورت کو چھیننے کی آوازیں آرہی تھیں۔ میں نے اس سے جہاز بنایا کہ میں ریڈیو سن رہا تھا۔ ریڈیو پر ایک خوفناک ڈرامہ آرہا تھا جو جین کسی نے منشی ہیں وہ ریڈیو کی تھیں۔ میں نے اُسے اپنا ریڈیو بھی کھایا اُس کے انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ ریڈیو کھول کر خود قہقہہ کرنا چاہتا ہے لیکن اس کا مطلب ہوتا کہ مجھے چھوٹا سمجھ رہا ہے اور وہ جانتا تھا کہ میں ڈی وائس آف دی پیرلز کا ریڈیو ہوں۔ اس کے باوجود یہ بات سنی کہ وہ میرا بیان ضرور چب کر نے کی کوشش کرے گا اور معلوم کرے گا کہ کیا اس وقت ریڈیو پر کوئی خوفناک ڈرامہ آرہا تھا یا نہیں۔ مگر میں مجبور تھا فوری طور پر جو بہانہ میری سمجھ میں آیا وہ میں نے بیان کر دیا۔ بعد میں کیا ہوتا ہے یہ بعد کی بات تھی۔

بہر حال وہ داپس چلا گیا۔ اُن کے جانے کے بعد فریڈا بیڈ روم سے باہر آگئی۔ میں دوسری فلم کے باسے میں سوچ رہا تھا۔ اگر اس میں کسی بڑے آدمی (مثلاً کریٹن) کی بیوی کو جوری کرتے دکھایا گیا تھا تو یقیناً وہی فلم گوڈی کے قتل کی وجہ بنی ہوگی۔ اگر وہ فلم مجھ مل جائے تو اس سے گوڈی کے قاتل کو سامنے لایا جاسکتا ہے۔ میں نے فریڈا سے دوسری فلم کے باسے میں کئی سوالات کئے۔ اس سے پوچھا کہ وہ فلم کہاں ہے مگر فریڈا اس وقت اس سلسلے میں کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس وقت ہونے دو بج چکے تھے۔ میرا سر پھر کلیف ڈیٹنگ لگا تھا۔ میں نے فریڈا کو اپنے بیڈ روم میں چھوڑا اور خود آرام کرنے کے لئے دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ نیند لانے کے لئے خواب آور دوا کی ایک گولی کھائی مگر یہ میری فعلی تھی۔

معلوم نہیں میں کتنی دیر تک سوتا رہا مسلسل گھنٹی بجنے سے میری آنکھ کھل گئی۔ اپنی رٹ واپس پر نظر ڈالی صبح کے ساڑھے نو بجے تھے۔ فون جین کا تھا پہلے اُس نے میری خبر پر پوچھی کہ گوڈی اس وقت تک مجھے دفتر میں ہونا چاہیے تھا، پھر بتایا کہ مسٹر جانڈر مجھے پوچھ رہے تھے۔ میں نے جلد ہی پیچھے کا وعدہ کر کے سرور رکھ دیا۔ آج تک مجھے فریڈا کا خیال آیا۔ میں نے بیڈ روم میں جھانک کر دیکھا۔ بستر خالی تھا لیکن میں کافی کی ایک پتلی رکھی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ فریڈا مجھ سے پہلے اٹھ کر دوا کی پی کر کہیں چلی گئی۔ وہ اس طرح کی ہوگی دن کے وقت وہ میرے بنگلے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ جانے کا خطہ نول نہیں لے سکتی تھی۔ اس سوال کا جواب مجھے اس وقت ملا جب میں تیار ہو کر نکالنے کے رُخ میں پہنچا۔ انڈیا کی چھوٹی کار فاسٹ تھی۔ گویا فریڈا اس کی کار میں گئی تھی۔ میں نے گھر میں اس پر نظر کیا۔ اُس نے بتایا کہ وہ جانے کے لئے سامان بیک کر رہی ہے۔

اور یہ کہ میں آج رات نو بجے اس سے اسٹریٹ نمبر ۱۸ پر ملوں ساتھ ہی ہندو سوڈا لیتا آؤں تو وہ مجھ سے سودا کر لے گی۔ اور یہ کہ اُس نے انڈیا کی کار اسٹریٹ نمبر ۲۷ پر چھوڑ دی ہے جس کی چابی کار میں بھی ہوئی چٹائی کے نیچے رکھی ہے۔ میں باہر نکل کر دروازہ کھول کر رہا تھا کہ ایک پولیس کار مار کر کی اور لیفٹیننٹ کے لڑا شین آؤں میری طرف آیا۔ اُس نے کہا کہ مجھ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے پہلے ہی دیر ہو چکی ہے اور یہ کہ مسٹر جانڈر میرا انتظار کر رہے ہیں اس پر وہ بولا کہ وہ یہ سب ساتھ کار میں بیٹھ جانے کا اور ہم راستے میں باتیں کر سکتے ہیں۔ وہ میری کار میں آ بیٹھا۔ میں روانہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ پولیس کار ہمارے پیچھے چلی آرہی ہے۔

”میکے پاس یقین کرنے کے وجوہات موجود ہیں“ اُس نے بتایا۔ ”کہ ایسٹ لیک کے لوگ ویکم اسٹور میں چھوٹی چھوٹی چیزیں چُر رہے تھے۔ اس پر انتظام دینے والے کیمروں کا انتظام کیا۔ دوسری طرف گوڈی کو فوڈ گرافی کا شوق تھا لیکن ڈا سٹو سے کوئی فلم نہ اُس کے گھر سے۔ اس سے بلیک میلنگ کا شہر ہوتا ہے۔ میں اس سلسلے میں تمام لوگوں سے بات کر رہا ہوں کیا تم باہر ہاری بیوی ویکم اسٹور سے خریداری کرتے تھے؟“

”ہاں میری بیوی وہاں سے چیزیں خریدتی تھی“
 ”اس صورت میں میں اُس سے کچھ سوالات کرنا چاہوں گا“
 ”وہ آج کل یہاں نہیں ہے۔ ڈیلا میں اپنی ماں کے گھر گئی ہے۔“
 مجھے پتہ نہ پڑا کہ وہاں کیسے ہوتے ہیں اُس کی ماں کا پتہ نہیں لکھا ہے ہمیں بعد میں فون کر کے بتا دینا گا۔
 ”میں نے سنا ہے کہ تم اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کر رہے ہو؟“
 ”درست ہے لیکن یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ میں اس بارے میں کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتا۔“

”مجھے ساجنٹ فلین سے معلوم ہوا تھا کہ کل رات اسے تھامے بنگلے سے کسی عورت کے پیچھے کی شکایت ملی تھی“
 ”میں نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ ریڈیو کی آواز دہاتی“
 ”ممکن ہے وہ ریڈیو کی آواز نہ ہو؟“

”اس بھوت سے مت رہنا لیفٹیننٹ“ میں نے ترشی سے جواب دیا۔
 ”سبب کہ مسٹر جانڈر اس کے پاس ہیں مجھ سے تعلق کسی بھی بات پر یقین کرنے سے پہلے بھی حرج غور کر لینا“
 میں نے کار مسٹر جانڈر کی عمارت کے پارکنگ پلاٹ پر چھوڑی اور انٹرک بلڈنگ کی طرف چل دیا۔ گوڈا شین ناک کھینچے ہوئے مجھے بھجے جانے دیکھتا رہا۔ لیکن کچھ کہنے یا بچھڑنے کی ہمت نہیں کر سکا۔

جانڈر کے آفس میں داخل ہوا تو میں نے محسوس کیا کہ اُس کا دل بہت خراب ہو چکا ہے۔ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ جو کچھ اُس نے انڈیا کے بارے میں سنا ہے کیا وہ درست ہے۔ میرا موڈ بھی اس وقت کچھ اچھا نہیں تھا۔

حکومتی ڈائجسٹ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۴ء

بھرتے ہوئے بنایا کہ اس نے معاملے پر ہم سب سے غور کیا ہے اور اپنے اندر اس کی ہمت نہیں پائی کہ لوگوں کو بیک میل کر سکے۔ اس حرکت سے گورڈی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا یا اور اسے بھی کسی فتنے کی امید نہیں۔ جان ہے تو جان ہے بھلا ایسے دس لاکھ ڈالر سے کیا فائدہ کہ آدمی یا تو کئی کا شکار ہو جائے یا جیل میں پڑا سڑتا ہے۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ پندرہ سو ڈالر کے فٹلم بھی دے دیے گی۔

میں نے ادھر ادھر دیکھا کوئی ہماری طرف متوجہ نہیں تھا۔ میں نے چپکے سے پندرہ سو ڈالر کے نوٹ جیب سے نکال کر اس کے ہاتھ میں دیدیے۔ فریڈ نے نوٹ اپنے پیس میں رکھے اور اپنا ہیڈ بیگ کھول کر اس میں سولہ ایم ایم کی ایک فٹلم کا رول نکال کر مجھے دے گا۔

”یہ تو وہ بولی“ یہ فٹلم نہیں مصیبتوں اور پریشانیوں کی بٹاری ہے۔ خیال رکھنا کہ تم خود کہیں اس کی وجہ سے کسی مصیبت میں نہ پھنس جاؤ۔ مجھے چل اس سے چپکا کر اپنا خوشی ہو رہی ہے اور اگر اس کی بنیاد پر وہ شخص جس نے گورڈی کو قتل کیا ہے اپنے گنے گنے سزا پائے تو میں سمجھوں گی کہ میں نے غلط فیصلہ نہیں کیا تھا۔

”تم جا کہاں رہی ہو؟“ میں نے فٹلم کا ڈبہ اپنی جیب میں رکھتے ہوئے چل دیا تب دوسرے سے کسی دسی گشتے میں جکڑ ہی گئی۔ اچھا خدا حافظ“

اس نے اپنے گلاس کی باقی خراب ختم کی اور اٹھ کر تیزی سے بار سے باہر نکل گئی۔ اس کے بعد میں نے اسے پھر کبھی نہیں دیکھا۔

فریڈ کے جانے کے بعد میں سیدھا اپنے بیک بیچا۔ یہ فلم پہلے ہی ایک زندگی کی عیشت ہے چکی تھی۔ میں کوئی خطہ مول لینے کے لیے تیار نہیں تھا جبکہ میں سیف ڈیبارٹ میں اور لاکھ کا شعبہ دن و رات کھلا رہتا تھا۔ میں نے ایک لاکھ کر لے لیا اور فٹلم کا ڈبہ حفاظت سے اس کے اندر بند کر دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ کبھی وقت میں ایک پروجیکٹر کر لے کر چال کر کے دیکھوں گا کہ اس فلم میں کیا ہے۔ اس کام سے فرصت پا کر میں بات مون بائے بیچا تو دس بج کر کچھ منٹ ہوئے تھے۔ سارا جنٹ پر برنزی سا رنگ کرے میں بیٹھا بیٹری لیا تھا۔ مجھے کسی دسی کو اپنے اعتماد میں لینا تھا اس کے لیے بریز سے زیادہ موزوں شخص کوئی نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ میں نے اسے فریڈ کے ہاتھ میں ساری باتیں بتا دیں اور بھی کہہ دو سارا فٹلم بیکس پاس ہو چھے۔ اور یہ کہ میں کل پروجیکٹر لاکھ دیکھنا چاہتا ہوں۔ بریز نے بھی رائے دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے کل سچے کے دفعے میں فلم اور پروجیکٹر لے کر یہاں آ جاؤں گا۔ مگر بریز نے کہا کہ وہ سب سے چار دن تک ڈیوٹی پر ہے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ وہ رات کو میرے ساتھ فٹلم پر آجائے۔ بریز نے جواب دیا کہ گولڈ اسٹین میری فیکس ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ سادہ لباس میں آئیں اور میرے تعاقب میں نکلے۔ اگر لے اور مجھے ساتھ دیکھ لیا گیا تو یہ بہت بُرا ہوگا۔

”تو پھر کیا کریں؟“ میں نے پوچھا۔

”میں پہلے یہ معلوم کروں گا کہ تمہاری نگہانی کی جا رہی ہے یا نہیں“

بریز نے جواب دیا ”تم مجھے اپنا فون نمبر دے دو۔ اگر تمہاری نگہانی نہیں کرتی جا رہی ہوگی تو میں رات کے باہر بیٹھوں فون کروں گا اور صرف رات کو کہہ کر کہہ کر سب روکھ دوں گا اور اگر تمہاری نگہانی کی جا رہی ہوگی تو میں فون نہیں کروں گا پہلی صورت میں ہم اسی جگہ کل نصف رات کے بعد میں گئے تم فون اور پروجیکٹر لے آنا“

اس کے بعد میں نے اپنا کپے کے حالات پر غور کیا۔ گورڈی کے قتل کے شبہ کی زد میں چار افراد آئے تھے۔ کریڈن۔ یٹمار۔ میں اور سارا جنٹ بریز۔ چونکہ میں نے ریو ایسے قتل ہوا ہے اس لیے میں باقی سب سے زیادہ مشکوک ٹھہرتا ہوں۔ لیکن اگر دوسری فلم کے ہاتھ میں فریڈ کا بیان درست ہے تو پھر کریڈن زیادہ مشکوک ہو جائے۔ لیکن سوال یہ تھا کہ کریڈن کو کیسے معلوم ہوا کہ میرے پاس ریو ایسے اس پر بریز نے بنایا کیا کیا کیننگ بحشرٹ اسلو کے لائنس کی منظوری دینا ہے اور کریڈن کیجک کیننگ بحشرٹ ہے۔ میں نے کہا کہ لائنس پر اس کے دستخط تو نہیں ہیں بریز نے کہا کہ اس کا کام صرف منظوری دینا ہوئے لائنس جیٹ آت ویس کے دستخطوں سے جا رہی ہوتے ہیں۔ گوباس اس طرح یہ ممکن تھا کہ کریڈن کو اس بات کا علم ہو کہ مجھے ایک بار فور کا لائنس دیا گیا ہے اور کریڈن سے دونوں مواقع پر میری مدد ہو چکی تھی۔ یہ چیز تو میرا اس کے مجرم ہونے کا پختہ دلیل قرار دے سکتی۔

بات مون بارے میں نے ایک ٹیکسی پکڑی اور فٹلم پور کو اپنی نئی رہائش گاہ کا پتہ دیا۔ میں نے بار بار مجھے مکرار دیکھنے کی کوشش کی کوئی کار میرا تعاقب تو نہیں کر رہی ہے مگر ہرگز ہر ٹریفک اتنا زیادہ تھا کہ فیصلہ مشکل تھا کہ کوئی تعاقب کر رہا ہے یا نہیں لیکن اس وقت بھی یہی احساس ہوا تھا جیسے کوئی چھپ کر مجھے دیکھ رہا ہے۔ بلڈنگ کے سامنے آ کر میں نے کرایہ ادا کیا اور فٹلم کے ذریعے اپنے فٹلم تک پہنچا۔ اتنے منٹ دھوکے پائے فٹلم کی کسے میں آیا اور صوفے پر بیٹھ کر سوچنے لگا۔ جو فلم فریڈ نے مجھے دیا ہے اگر اس میں کریڈن کی بیوی سیل کو چوری کرتے دکھایا گیا ہے تب میں کیا کروں گا۔ کیا اسے گولڈ اسٹین کے حوالے کر دوں۔

نہیں۔ یہ مناسب نہیں ہوگا کیونکہ جوابی طور پر کریڈن لنڈا کی چوری کا راز فاش کر دے گا۔ ابھی تو چاند میری پشت بنا ہی کر رہا ہے لیکن اگر لنڈا کی چوری کے ہاتھ میں سے معلوم ہو گیا تو مجھے وڑا نکال باہر کرے گا۔ بہتر ہوگا کہ میں فلم کو بطور ضمانت اپنے ہی پاس رکھوں کسی شخص کے ہاتھ دے کر کبھت ہو جو دے جس میں گورڈی کی اور میری گفت کو یاد دے۔ اور سارا دلاس کے پاس رہہ نہ بھی ہو جس میں لنڈا کو چوری کرتے دکھایا گیا۔ اب اگر کریڈن اور فٹلم کریڈن کے پاس ہوا اور گولڈ اسٹین اپنی حقیقتات کرتے کرتے کریڈن تک پہنچ گیا تو کریڈن اپنی گردن بچانے کے لئے وہ کبھت اور فٹلم گولڈ اسٹین کے حوالے کرے گا جس سے تنس کا سبب میری طرف منتقل ہو جائے گا۔

میں نے گھڑی دیکھی۔ گیارہ بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔ چلتے وقت بریز نے کہا تھا کہ میری نگہانی کر لی جا رہی ہوگی تو وہ مجھے رات کے گیارہ بجے تک فون کرے گا۔ مجھے بہر حال اس کے فون کا انتظار کرنا تھا۔ میں سوچ رہی تھا کہ اس کی فٹلم کی اطلاع کبھی نہ پائی۔ دواڑہ کھول کر دیکھا تو لیفٹیننٹ گولڈ اسٹین

ایک کاشٹبل کے ساتھ کھڑا تھا۔ وہ اندرا گیا۔ میں نے چونکا بھی تک بھگ نہیں چھوڑا تھا اس لئے اس سے پوچھا کہ اسے کیسے معلوم ہوا کہ اس وقت میں یہاں فلیٹ میں ملوں گا۔ اس پر اس نے جواب دیا کہ پولیس کے اپنے مخصوص ذرائع ہوتے ہیں جن سے ایسی باتیں معلوم ہوتی رہتی ہیں۔

”میں نے تمہاری بیوی کو ڈیلاس میں فون کیا تھا “ وہ بولا ” پتہ چلا کہ وہ سیاحت کے لئے میکسیکو گئی ہوئی ہے “

”میں اُس سے طلاق لینے کی تیاری کر رہا ہوں۔ اس لئے مجھے اس بات سے کوئی مجھے نہیں کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہی ہے۔ کیا تم صرف اسی لئے مجھ سے ملنے آئے ہو؟ “

”نہیں۔ دراصل تمہارے ریوالور کی چوری والی بات میرے ذہن میں کھینک رہی ہے۔“ گولڈ اسٹین نے کہا۔ ”جب وہ ریوالور ورگس کے حوالے کیا گیا تھا تو اس کے ساتھ پچاس گولیوں کا ایک ڈبیر بھی تھا۔ کیا وہ بھی تک تھا؟ پاس ہے؟ “

”نہیں تمہیں اسے واپس کرنا چاہئے تھا۔“

”جنگل سے فلیٹ میں منتقلی کے سلسلے میں یہ بات میرے ذہن سے نکل گئی۔ اگر تم مجھے بتا دو کہ مجھ سے کسے وہاں کرنا ہے تو میں کل ہی اسے پہنچا دوں گا۔“

”اسے تم مجھے بھی لے سکتے ہو۔“

میں نے غور سے تلاش کے بعد بڑے کمال کر کے لے لیا۔ اُس نے کھول کر دیکھا پوچھا کہ اس میں چھ گولیاں کم ہیں۔

”خار ہے۔“ میں نے جواب دیا۔ ”میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ریوالور چوری ہو چکا ہے۔ وہ بھرا ہوا تھا۔ اس لئے گولیاں بھی اسی کے ساتھ چلی گئیں۔“

”کیا تم فریڈ سے واقف ہو؟“ گولڈ اسٹین نے اچانک سوال کیا سوال اتنا اچانک اور غیر متوقع تھا کہ میں اس کی آنکھ کے لئے ساکت رہ گیا۔ وہ بڑے خوش

میرے رد عمل کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی ہانپٹ کے منظر ہرے کے بعد میں واقفیت سے اچانک بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مجھے اعزاز کرنا پڑا۔ اس کا دوسرا سوال تھا کہ میں نے آخری مرتبہ فریڈ کو کب دیکھا تھا لیکن اس وقت تک میں اپنے آپ پر قابو پا چکا تھا۔

”تمہارے اس سوال کا جواب بتا دیکھنے کے لئے ضروری تو نہیں ہے۔“

میں نے کہا۔

”اُسے آج شام گولی مار دی گئی ہے مسٹر سنسین؟“ گولڈ اسٹین نے کہا۔

”اور اُس کے پاس جو خالی کارٹریجیں پڑا گیا۔ وہ ان گولیوں سے مشابہ ہے جو تمہیں دی گئیں اور میرے پاس یہ یقین کرنے کی معقول وجہ موجود ہیں کہ وہ اسی ریوالور سے تھیں کی کئی ہے جس سے گولڈ اسٹین کو فون کیا گیا تھا چنانچہ میں ایک مرتبہ پھر اس سوال دہراؤں گا کہ تم نے اسے آخری مرتبہ دیکھا تھا؟“

”میرے پاس اس وقت تک نہیں تھا۔“

”میں نے اُسے تقریباً دو گھنٹے پہلے دیکھا تھا۔“ میں نے جواب دیا۔ لیکن

میں اس ملاقات کی وضاحت کر سکتا ہوں۔ گولڈ اسٹین کے قتل کے بعد سے ہی تمہاری طرح میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ آخر کسی نے اُسے کیوں قتل کیا۔ میں ایک ایسے ریلے کا مدیر ہوں جس کے لئے اس قسم کی خبریں جتنی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں پھر

تم نے اپنی ملاقات میں ایک میننگ کا اشارہ کیا۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ مجھے اس نظر نگاہ سے حالات کی تفتیش کرنا چاہئے۔ اور اس سلسلے میں تحقیق کا جو اہد

ذریعہ مجھے محسوس ہوا وہ یہی حورت فرڈ تھی۔ میں نے سوچا کہ شاید وہ مجھ سے کچھ یاد دہانے کے جتنا اس نے پولیس کو بتایا ہے۔ چنانچہ میں نے فون کیا۔ وہ

بے حد خوف زدہ تھی اور خواہ مخواہ جھوٹ کر جانے کی تیاری کر رہی تھی لیکن اس کے لئے اُسے رقم کی ضرورت تھی۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ اگر میں اسے پندرہ سو ڈالر

دوں تو اس کے پاس ایسی معلومات ہیں جو میرے لئے کچھ کی باعث ثابت ہو سکتی ہیں۔ میں نے وعدہ کر لیا اور پندرہ سو ڈالر لے کر اس سے اسٹریٹ نمبر ۲۲ پر واقع

ایکس بار میں ملا اُس نے بتایا کہ گولڈ اسٹین کے پاس ایسی فلم تھی جن میں ایسٹریک کے علاقے میں رہنے والی متعدد مغز خاویں کو اسٹریٹ سے مختلف چیزیں

چرائے دکھایا گیا تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ اگر وہ مجھے یہ بتا دے کہ وہ فلم کہاں رکھی ہے تو کیا میں اسے پندرہ سو ڈالر دے دوں گا۔ میرا دن ورت ایسے لوگوں

سے سابقہ رہتا ہے جو مختلف قسم کی معلومات فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ میرا اندازہ تھا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔ چنانچہ میں نے اسے رقم دے دی اور اُس

نے مجھے بتا دیا کہ وہ فلم گولڈ اسٹین کے مکان میں اس کے رفرنسی کرے کی ایک میز پر آخری دراز میں رکھی ہے۔ دراز میں ایک خفیہ خانہ ہے جس کے اندر فلم موجود ہے

ہماری ملاقات سواؤنٹھ کے قریب ہوئی تھی اور اس کے تقریباً بیس منٹ بعد وہ رقم لے کر رخصت ہو گئی۔ میرا ارادہ تھا کہ میں کل صبح تمہیں فون کر کے کہوں کہ تم

گولڈ اسٹین کی میز چیک کر کے دیکھو مجھے یقین تھا کہ تمہیں وہ فلم مل جائے گی۔“

گولڈ اسٹین بڑی خوش سے میری باتیں سن رہا تھا اور اس کا ساتھی تیزی کے ساتھ اپنی ٹوٹ بیک میں غور کر رہے تھے۔

میں نے فریڈ کے جانے کے بعد میں نے کہا کیا۔ میں گہرا ہنسا کہ اس کے بعد میں ہان کون با گیا تھا۔ فریڈ کے بارے میں یہ کہا

گیا تھا کہ وہ زیادہ تر باروں میں گھومتی ہے۔ میرا خیال تھا کہ اگر وہ وہاں بھی جاتی ہو تو شاید اس کے بارے میں کچھ مزید معلومات حاصل ہو سکیں لیکن وہاں کا

بار میں یا تو واقعی اسے نہیں جانتا تھا یا پھر اس کے بارے میں کچھ کہنے کے لئے آمادہ نہیں تھا۔ میرے جوابے گولڈ اسٹین کو مزید کچھ دیر کے لئے خاموش کر دیا۔

آخر اُس نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا کہ اگر ایسی بات تھی تو میں نے اُس کے اتنے ہی اُسے فلم کے بارے میں کیوں نہیں بتایا۔ میں نے کہا کہ اُس نے اتنے ہی جیسے بعد گریس اپنے سوالات شروع کر دیئے اور مجھے کوئی دوسری بات نہ کرنے کا موقع نہیں دیا۔

گولڈ اسٹین نے بتا کہ جب فریڈ کی لاش پائی گئی تو اُس کے پاس نہ کوئی پرس تھا نہ ہینڈ بیگ اور نہ وہی وہ رقم جو میں نے اسے دی تھی۔ یہ کہہ کر وہ

جہنم کی آگ میں گر گیا۔ اور فریڈ کے زہم بے میں بولا کہ میں اس سے کوئی بات

نہیں کر سکتا تھا۔

۳۴

چھپانے کی کوشش نہ کروں اگر گورڈی مجھے بلیک میل کر رہا تھا تو اس کا اعتراف کروں۔

”تم اس فلم کے ملنے تک انتظار کرو“ میں نے جواب دیا۔ ”اگر وہ مجھے بلیک میل کر رہا تھا تو اس معاملے میں میں کیلپا ہی نہیں تھا“

گولڈا شین نے سر ہلایا مگر یہ کہہ کر وہ جلد ہی دوبارہ مجھ سے ملے گا رخصت ہو گیا۔

گولڈا شین نے کہا تھا کہ جس ریڈ اور سے گورڈی کو قتل کیا گیا تھا اسی سے فریڈ کو گولی ماری گئی ہے لیکن جین نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے ریڈ اور ایک کوٹے کے ڈرم میں چھپنے کے لیے۔ میں اور وہ دونوں مطمئن تھے کہ ہم ریڈ اور سے نجات حاصل کر چکے ہیں لیکن اب ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ مجھے کچھ عرصے سے برابر یہ احساس ہونا تھا جیسے کوئی میری نگرانی کر رہا ہو۔ فرض کیا جائے کہ وہ شخص میرا تعاقب کرتے ہوئے جین کے فلیٹ تک گیا اور پھر جب وہ ریڈ اور کو کھانے لگانے کے لیے نکلی تو اس کے پیچھے لگ گیا۔ اُس نے دیکھ لیا کہ جین نے ریڈ اور کہاں چھپا یا ہے اور جین کے جانے کے بعد کوٹے کے ڈرم سے ریڈ اور نکال لیا۔ صحت اسی صورت میں وہ اس ریڈ اور سے فریڈ کو قتل کر سکتا تھا۔ اور یہ شخص وہ دوسری فلم حاصل کرنے کے لیے اس قدر متائب تھا کہ جب اُس نے فریڈ کو سینٹر بیک کے لیے جانے دیکھا تو یہ سمجھ کر شاید وہ بیک میں فلم نے جاری ہے اُسے شوٹ کر دیا۔ غالباً یہی وہ شخص تھا جس نے میرے رنگ سے ریڈ اور کو پھیر کر گورڈی کے مکان میں میرے سر پر ضرب مار کر وہ پہلی فلم چھین کر لے گیا۔ میرا ذہن ایک مرتبہ پھر کریڈن کی طرہ منتقل ہو گیا۔ میرے نزدیک وہ مطلوبہ قاتل کے معیار پر پورا اترتا تھا۔ میں نے کچھ سوچ کر اُس کے ہنگوچ کر لیا، لیکن اس کی بیوی میل نے بتایا کہ وہ کسی ڈنبریں شریک ہونے شرمگیا ہوا ہے اور ابھی تک واپس نہیں آیا ہے۔ اگرچہ یہ کوئی خاص ثبوت نہیں تھا، لیکن اس سے اتنا ضرور ظاہر ہوا تھا کہ جس وقت فریڈ کو قتل کیا گیا اس وقت کریڈن شہر میں موجود تھا۔

رات نصف گیارہ زیادہ ہو چکی تھی اور ابھی تک بریزنے نہیں کیا تھا اس کا مطلب تھا کہ گولڈا شین نے ایک یا دو سادہ لباس جاسوس میسری منگوائی پر لگا دیئے تھے۔ مجھے یقین ہو چلا تھا کہ اس پوسے معجے کا حل دوسری فلم میں پوشیدہ ہے لیکن اگر میری نگرانی کی جارہی تھی تو میں کس طرح اس فلم کو دیکھ سکتا تھا جہاں تک فلم لانے کا تعلق تھا تو میں بیکو کی شبیہ پیدائش کے لیے بلیک جاسکتا تھا۔ اگر ساتھ میں ایک بریف کیس بھی لے جاؤں تو اس میں فلم بھی لا سکتا تھا۔ لیکن پروجیکٹر۔ مجھے ڈنور کا خیال آیا۔ ڈنور ایک فوڈ اسٹور ڈاکٹر مالک تھا۔ اس کے پاس پروجیکٹر بھی تھا اور پروجیکشن ڈرم بھی جہاں فلم چلا کر دیکھی جاسکتی تھی۔ ڈنور دوسرے رسالے کے لیے بھی کام کرتا تھا لہذا اُس کے اسٹور ڈیو جانا بھی نگرانی کرنے والوں کی نظر میں مشکوک نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر میں اس سے کہوں تو مجھے یقین تھا کہ وہ مجھے دس پندرہ منٹ کے لیے اپنا پروجیکشن دوم استعمال کرنے کی اجازت دے سکتا تھا۔ اس طرح میں بیکے فلم لے کر اور بعد میں کسی وقت اس کے اسٹور ڈیو جا کر فز دیکھ سکتا

جاسوس کا دفتر ۳۳

تھا۔ میں نے بہت سوچا لیکن اس سے بہتر کوئی طریقہ معلوم نہیں ہوا۔ بلیک گورڈی اور فریڈ کے قتل کے بعد میں قاتل کی جانچ بھیجے بغیر نہیں رہ سکتا تھا چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ میں وہ ریڈ اور لینے ساتھ لے جاؤں گا جو ورگ نے میسج کے لیے لا کر دیا تھا۔ اور ابھی تک میسج دفتر میں لکھا ہوا تھا۔

دوسری صبح میں دفتر کے لیے روانہ ہوا تو مجھے اس بات کا شہدہ سے احساس تھا کہ میری نگرانی کی جارہی ہے اگرچہ میں نے کئی مرتبہ غلطی شیشے میں دیکھا مگر ٹریفک اس قدر زیادہ تھا کہ میں کسی کار کے بائے میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ وہ میسج تعاقب میں لگی ہوئی ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ صبح کی ڈاکس خدمت پا کر میں جہاں کو دوسرے معاملے سے بٹھنے کے لیے چھوڑ کر بلیک جاسٹن کا گاراگر حالات سازگار رہے تو چلنے سے پہلے مجھے پتہ چل جائے گا کہ اس دوسری فلم میں کون کون ہے، مگر ایسا نہیں ہوا۔ آفس میں قدم رکھتے ہی جوڈی نے بتایا کہ جین نے فون کیا تھا۔ اُس کی طبیعت کچھ خراب ہے اور وہ آج دفتر نہیں آ رہی ہے اس کا مطلب تھا کہ اب میں دفتر سے نہیں جاسکتا تھا۔ اگرچہ جاز نے فون کیا اور اُسے معلوم ہو گیا کہ میں اور جین دونوں غیر حاضر ہیں تو جاپانی بوسکی تھی اور یہ اچھا ہی ہوا کیونکہ گیارہ بجے کے قریب واقعی اس نے ٹیکو وسو معاملے کے سلسلے میں فون کیا۔ پچھنے نے دفتر میں لکھا۔ اور جوڈی پچ کے لیے جانے لگی تو اُس سے کہہ کر وہ فون کی ڈائریکٹ لائن سے میرے فون کا رابطہ قائم کرتی جاسے۔ اُس کے جانے کے دس ہی منٹ بعد بریز کر فون آیا اور اُس نے مزید تصدیق کر دی کہ میری واقعی نگرانی ہو رہی ہے اور یہ کہ دو جاسوس سائے کی طرح میسج سامنے لگے ہیں۔ میں نے اس کا روادان آدمیوں کا حلیہ غیر دوچھا اُس نے بتا کر کہ اسٹاک کا ہے جس کا نمبر 55051 x ہے اور دو جاسوسوں میں سے ایک کا نام ٹیلر ہے دوسرے کا نام اد ہیرا۔ ٹیلر طویل قامت ہے اور اد ہیرا نسبتہ طور پر غریب حلیہ کے ہوتے ہیں۔ میں نے اس کا روادان آدمیوں کا حلیہ غیر دوچھا کیونکہ وہ اپنے کام میں بہت مشتاق اور جوش برکار ہیں۔

بریز سے بات ختم کر کے میں نے اپنے آفس کی کھڑکی سے نیچے جھانکنا کبھی مشکل سے ٹیلر کو تو پہچان لیا لیکن اس کا سامنے اد ہیرا کہیں نظر نہیں آیا۔ دپیر کے بعد تقریباً سوا دو بجے میں نے جین کو فون کیا۔ اُس نے کہا کہ اب وہ نیشنل ہتھر ہے اور امید ہے کل دفتر آسکے گی میں نے اُس سے ملنے کی خواہش ظاہر کی مگر اُس نے انکار کر دیا۔ میں نے اسے ریڈ اور کے بائے میں بتا کر کہ وہ کسی نے اُسے ریڈ اور چھپاتے دیکھ لیا ہوگا۔ لیکن جین نے کہا کہ فون پر اس قسم کی بات کرنا مناسب نہیں ہیں اور میری رو رکھ دیا۔

میں ساڑھے چھ بجے تک بڑی طرح دفری کا حل میں مصروف رہا۔ ساڑھے چھ بجے جوڈی بھی گھنٹی بجی۔ میں سات بجے کے قریب فرصت پاسکا۔ فارغ ہوتے ہی میں نے ڈنور کو فون کیا۔ اُس کی بیوی نے کوئی بات نہ کہی تھی وہ وہاں جا رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ آج رات اُس کے پروجیکٹر اور پروجیکشن ڈرم کی ضرورت ہوگی۔ اُس کے ٹھکانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود پروجیکٹر چلاؤں گا۔ البتہ وہ اسٹور ڈیو کی جانی ہیں چھوڑ جائے۔ رسلے

دبیر کا دفتر

لاگویا اب چار پندرہ جاسوس تہا سچے بچے لگے ہیں، بریزنے کہا: ہم
سچے کسی بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہو،

میں نے خود کو سمجھا لیتے ہوئے اس سے پوچھا کہ کیا وہ مجھے ان کے چلے
بتا سکتا ہے۔ بریزن افسانہ جانتا تھا کیونکہ دیکھ کر پاس ملازمت کرنے سے
پہلے وہ پولیس میں رہ چکے تھے۔ اس نے بتایا کہ ایک کامیٹریے اور دوسرے
کام فرمیں، پھر دولوں کا حلیہ بتایا۔ اور میں سوچ رہا تھا کہ میں نے پولیس
کے جاسوسوں سے پوچھا تھا کیا تھا۔ لیکن کہیں یہ دولوں میں سے تعاقب میں ایک
نیک تو نہیں آگئے تھے، لیکن میسر پاس اس سوال کا جواب جاننے کے لئے کوئی
ذریعہ نہیں تھا۔ یہ وقت خطرات مول لینے کا نہیں تھا۔ لہذا قلم کے سر کے باہر

نکلنا صحیح اور دروازے کی خلاف تھا میرا ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا۔
آخر ایک ترکیب مجھ میں آگئی۔ میں پوچھنے سے نکل کر اپنے لاکرنگ کیا فلم کا ڈبہ
نکالا جو کچھ ایک کارنامہ چلا تھا۔ اس سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہات
کے دو بچے دولوں سے فارغ ہو چکا ہیں ان سے ایک بولے کاغذ والا بڑا
لغافہ مانگا۔ اس میں فلم رکھ کر بھی طرح پیک کیا اس پر ٹیکس کا پتہ لکھا اور
چارلی سے کہا کہ اپنی دولوں سے بھیجیے یا کہ وہ یہ پارسل تحریر کردہ پتہ پر پہنچانے
اس حد تک صلیں اسے پس اس ڈالنے جائیں گے۔ چارلی بلا تامل آمادہ ہو گیا
میں نے اسے یہ بھی بتا دیا کہ پارسل ہاتھ میں لے کر نہ لکھے کہ کوئی اس میں رسالہ
سے متعلق بہت اہم چیز بندھے) اور اسے اپنے جیکٹ کے اندر چھپا لے۔ پھر میں
نے فلم کے ڈبے میں سے کتنے ہوئے دو پیر وٹ رکھ کر لے کر پھینک دیں۔
اس کے بعد میں نے میکس کو فون کیا۔ وہ اس وقت لہذا سورہا ہو چکا
کہ دو تین مرتبہ گھنٹی بج چکی تھی اب اس نے جواب دیا میں نے اسے بتایا کہ میں ایک
بہت اہم چیز جس کی وجہ سے دخل ہو چکے ہیں۔ اس کے پاس کچھ اور ہوں
وہ چارلس کے پاس ڈھائی بجے کتا پہنچ جائے گی۔ وہ اسے کھول کر دیکھے
اور گھٹن میں اس طرح چھپانے کو کوئی اسے تلاش نہ کر سکے۔ اس کی حفاظت کے
لئے گھڑوں کو جو دسبے میں کل صبح اسے دفتر سے فون کروں گا اور اس وقت
بتاؤں گا کہ اسے اس مسئلہ میں آئندہ کیا کرنا ہے۔ میکس کو بہت حیرت ہوئی
اس نے پوچھا ابھی چاہا کہ پاس میں ایسی کیا شے ہے۔ مگر میں نے کہا کہ اس کا
جواب اسے وقت کے پر خود ہی معلوم ہو جائے گا۔

آخر میں بریف میں بغل میں دبا کر بیٹھنے سے نکل کر دوڑ پر آ گیا۔ مجھے
احساس ہوا کہ کچھ پوشیدہ نظروں میں پڑی ہوئی ہیں۔ میں نے ٹیکسی کی تلاش میں
ادھر ادھر دیکھا لیکن اس مرتبہ قسمت ساز کا گزرنے بھی بڑک باکل سنان
پڑی ہوئی تھی۔ میں تیزی سے سڑک پر چلنے لگا۔ بار بار گھوم کر دیکھ رہی تھی جتنا جاتا تھا۔
اور تب اچانک وہ کچھ پیش آ گیا جس کا خطرہ تھا۔ وہ اتنی پھرتی سے
حملہ آور ہوئے کہ میں افسانہ دیکھ بھی نہیں سکتا کسی نے بریف میں ایک جھٹکے
سے میری بغل سے نکال لیا۔ ساتھ ہی ایک زبردست ہاتھ میری گردن پر پڑا
میں گر پڑا۔ اور ابھی ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل سڑک پر سنبھلنے کی کوشش کر رہا
تھا کہ اس قریب ہی سے ایک کار اشارٹ ہوئی اور لمبر لمبر دور ہوئی چلی گئی۔

ہاں ہی واقعہ ۳۴ دسمبر ۱۹۷۸ء

کی جانب سے کافی کام ملتا تھا اس لئے وہ انکار کرنے کی پوزیشن میں نہیں
تھا۔ اس نے کہا کہ وہ چاہی دروازے کے اوپر کاؤس پر رکھ جائے گا مگر یہ کہ
میں احتیاط سے کام لوں اور اپنے کام سے فارغ ہو کر اسوڈو بونڈنگ ناؤ بھولوں۔
اب سیکرٹے سامنے یہ سوال تھا کہ میں ان دو جاسوسوں کے سے کس طرح چھپا
چھپاؤں۔ میرا حال میں دفتر بند کر کے ہر نکلا۔ لابی میں مجھے اوپر اُٹھ کر نظر آ گیا۔
دفتر سے چلتے ہوئے میں نے میکس کے ریلو اور میں گولیاں بکھیر کر ساتھ لے لیا۔ میں
اپنی گاڑی میں بیٹھا اور اپریل ہوٹل کی جانب چل دیا۔ جلد ہی عقیقی شیشے میں میں نے
موت ٹانگ کا کوئی دیکھ لیا۔ وہ دو کار میں چھوڑ کر کچھ لمبی جلی آ رہی تھی۔ اپریل
ہوٹل کے ریسٹورنٹ کا ہیڈ میٹر مجھ سے اچھی طرح واقف تھا۔ میں ایک گوشے میں
جا کر بیٹھ گیا۔ اور آٹھ بجے کا آکر ڈر دیا۔ اس درمیان میں میٹر اور اوپر ہار ماری بازی
اندازے مگر میری طے تو جہ دینے لگاؤ میں چلے گئے۔ میں نے ہیڈ میٹر
سے کہا کہ میں ایک اہم کس پر کام کر رہا ہوں مگر وہ اخباری نمائندہ کسی
سراغ کی۔ اب میں مسٹر پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ کیا کوئی عقیقی راستہ ایسا ہے کہ میں
ان کے علم میں آنے سے پہلے کل جاؤں اور اس کے ساتھ ہی اسے ٹپ میں دس والہ
کاؤنٹی میں دیدیا۔ وہ بڑی خوشی سے مدد کے لئے آمادہ ہو گیا اس نے بتایا کہ
میں بہن سے گذر کر ملازمتوں کے لئے دفتر دروازے سے باہر جا سکتا ہوں وہ
دروازہ گزرنے اسٹریٹ پر کھلتا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ لاؤنچ میں جھٹک
کر دیکھ وہاں ایک طویل اور ایک پست قامت آدمی دکھائی دیں گے اگر وہ
معروف ہوں تو انہی گردن کھپانے لگے۔ ہیڈ میٹر نے ایسا ہی کیا۔ جیسے ہی اس
نے اشارہ کیا میں اپنی جگہ سے اٹھا تیزی سے بہن سے گذرتے ہوئے عقیقی
دروازے سے سڑک پر آ گیا قسمت کبھی ساتھ نہیں۔ فوراً پر ایک خالی میکس
مل گئی میں نے ڈرائیور سے کہا کہ وہ مجھے پلازہ سنیما لے چلے میرا بیک وہاں
سے بہت قریب تھا میں نے جاسوسوں سے پوچھا پھر دیا تھا۔ اب بیٹک سے فلم
نکلانے کا عمل سامنے تھا۔

بیٹک پہنچا تو رات کے پو کچھ دیکھتا تھا بتایا کہ کچھ دیر پہلے
لئے ایک فون کا آئی تھی۔ اس نے پیغام ایک کاغذ پر نوٹ کیا تھا مجھے حیرت
ہوئی کہ بیٹک میں فون کرنے والا کون ہو سکتا ہے جو کچھ دیکھتا ہے جو کاغذ مجھے
دیا اس پر لکھا تھا "فورڈ ایٹرن ۵۰۷۹۵ پر فون کرو۔ بہت ضروری ہے"۔
میں نے بیٹک کے بیٹک فون سے کاغذ پر دئے ہوئے نمبر پر فون کیا۔ سار جھٹ
بریزن کی آواز ابھی کہیں جب میں نے اسے بتایا کہ میں میکس بات کر رہا ہوں تو ڈیلا
"آج شام ٹیلر نے گولڈا سٹیفن کو رپورٹ دی ہے کہ دیکھ کر دو آدمی
بھی تہا رہا چھپا کر رہے ہیں۔ وہ بہت ہوشیار ہیں۔ مگر ٹیلر نے انہیں دیکھ لیا کیا
تم کچھ اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ تہا رہا تعاقب کیوں کر رہے ہیں"۔

یہ اطلاع میکس نے ایک دھماکے سے کم نہیں تھی۔ کئی لمحے تک میں کچھ
سوچنے یا جواب لینے کے قابل نہیں ہو سکا۔

"ہیلو مینس" بریزن نے آواز دی۔

"مجھے کچھ اندازہ نہیں" آخر میں نے جواب دیا۔

کر کے چلے آؤ اور رابطہ منقطع ہو گیا۔

لیکن میں فلم دیکھنے کے اس سہزی موقع کو ضائع کرنا نہیں چاہتا تھا میں نے پیر و جیکٹر نکال کر میرا اس طرح رکھا کہ اس کی روشنی سامنے کی صاف دیوار پر پڑے۔ اور فلم چڑھا دیا۔ دیکھ کر سامنے دیکھ اسٹور کا منظر تھا۔ تصویر بہت صاف آئی تھی۔ میں اُمیوں میں رکھی ہوئی چیزوں کے لیے لیبل بھی پڑھ سکتا تھا۔ اسٹور کی گھڑی فو بجکر تین منٹ دکھا رہی تھی اس کا مطلب تھا اسٹور اسی وقت کھلا تھا چند لمحوں بعد اسٹور کے ایک کونے سے ایک عورت بیٹوں والی سامان کا ڈبہ کو دھکیلتی ہوئی یکسر کے سامنے آئی۔ قریب آ کر جب اس نے اپنا منہ یکسر کے طرف کیا تو جیسے میرا دل اچھل کر کھلی میں آ رہا۔ یہ عورت جین تھی۔ وہ جس پر متوقع تار تار لٹے ایک جانب دیکھ رہی تھی۔ یہ تاثرات میکس کے لئے نہیں تھے۔ ان سے صاف ظاہر تھا جیسے اسے اپنے کسی چاہنے والے کا انتظار ہے۔

اور تب ایک آدمی نمودار ہوا۔ لمبوں قامت، مضبوط جسم، سیاہ موٹ اور بیٹ پینے ہوئے۔ اس کی پشت یکسر کی جانب تھی لیکن اس کا انداز اس کی جماعت جانی پہچانی معلوم ہوتا تھی۔ اس نے بازو پھیلائے اور جین میں کی کشادہ آغوش میں سما گئی۔ انھوں نے ایک دوسرے کو اس طرح پیار کیا جیسے وہ مدد کے پھرے ہوئے عجب و محبوب ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں۔ یہ منظر بہت ہی حقیر تھا لیکن پھر بھی اتنا ذرا اثر تھا کہ کسی تیز دھار جاؤ کی طرح میکس دل میں اترتا گیا تھا۔ دفعتاً مرنے جین کو کھینچ دیا اور لوں لگا جیسے وہ کسی اور فرد کی آمد سے جین کو خبردار کر رہا ہے۔ اسی وقت اس نے اپنا رخ یکسر کی طرف کیا۔ میں نے نہایت واضح طور پر اس کا چہرہ دیکھا وہ ہنسی چاند لکھا۔ اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ میں نے پیر و جیکٹر بند کر کے کا پینے پانچوں سے ریسور اٹھایا، چاند لکھ کی سکرٹری بات کر رہی تھی۔

”مسٹر مینسن مسٹر چاند لکھ رات انتظار کر رہے ہیں؟“ اس نے کہا۔

”اس سے کہہ دو کہ میں مہر و ہوں؟“

”وہ اسے پسند نہیں کریں گے“

”مجھے افسوس ہے“ میں نے جواب دیا اور ریسور رکھ دیا۔

میں نے فلم اس کے کیسٹ پر لپٹا اسے پیر و جیکٹر سے اگا لیا۔ پھر ایک خود فراموشی جیسی کیفیت میں پیر و جیکٹر اپنی الماری میں بند کیا۔ فلم کا کیسٹ اپنی جیب میں رکھ لیا۔ فون کی گھنٹی ایک مرتبہ پھر بجے تھی، اس مرتبہ چاند لکھ رات خوں رات تھا اور بہت غصہ میں معلوم ہوتا تھا۔

”آخر تم وہاں کیا کر رہے ہو؟“ اس نے درشت لہجے میں پوچھا۔

”میں انتظار کر رہا ہوں؟“

مجھے محسوس ہوا کہ میکس دل میں اس کے لئے شدید نفرت پیدا ہو چکا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ جین اس سے محبت کرتی ہے اس کے ساتھ بیٹھ کر ایک میز پر کھانے کا تصور بھی ناقابل برداشت معلوم ہو رہا تھا۔

”یہاں ایک موکل موجود ہے اور میں اسے چھوڑ کر نہیں آ سکتا۔“ میں

میکسی میں ایمریل ہوٹل جاتے ہوئے میں سوچ رہا تھا کہ جیسے ہی دبیر کے آدمیوں کو معلوم ہوگا کہ وہ فلم کے بجائے صرف اس کا خالی ڈبہ رہی حاصل کر سکے ہیں۔ وہ پھر پلیٹیں گے۔ میں ان سے مقابلہ کرنے کی تاب نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ مجھے پولیس کے تحفظ کی ضرورت تھی اور یہ ضرورت بغیر کوئی درخواست کے پوری ہو سکتی تھی۔ ٹیکس اور دبیر اگر بدستور میری نگہ آئی کرتے رہے تو ان کی موجودگی میں دیکھ کر آدمی مجھ پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے چنانچہ میں نے طے کر لیا کہ اب ٹیکس اور دبیر اسے بچنے کے لئے کوشش نہیں کرنا ہے۔ ایمریل ہوٹل پر میں نے ٹیکسی کا کرایہ ادا کیا اور اپنی گاڑی آ بیٹھا۔ دوست لنگر کبھی کھردی ہوئی تھی۔ ٹیکس کو کبھی دیکھ لیا لیکن ادھر ہر نظر نہیں آیا میں اپنے فلیٹ کی جانب چلا تو سٹانگ کا تعاقب میں تھی میں نے اطمینان کا سانس لیا۔ فلیٹ کے اندر داخل ہوا کہ کچھ لمحوں میں نے اطمینان کیا کہ کوئی ناخواندہ جہان تو موجود نہیں ہے مگر سب خیر تھی اس کا مطلب تھا کہ دبیر کے آدمیوں کو ابھی جلدی اپنی ناکامی کا علم نہیں ہو سکا کہ وہ مجھ سے پہلے میکس استقبال کے لئے آجود ہوئے۔ پھر حال اچھی طرح اطمینان کرنے کے بعد میں نے دروازہ بند کیا اور وہ سب کا گلاس بھر کے کسی پر آ بیٹھا میں حیران تھا کہ آخر دبیر کو اس معاملے کی اطلاع پہی ہے اور اس کے آدمی کسے میکس تعاقب میں ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس دوسری فلم میں کریڈٹ کی بیوی موجود ہو اور اس نے فلم حاصل کرنے کے لئے دبیر کی خدمات متعارفی ہوں۔ مجھے فلم کا خیال آیا کہ وہ میکس تک برحفاظت پہنچ گیا یا نہیں۔ سواتین بجے اسے فون کیا۔ اس نے جواب دیا کہ پارسل اسے مل چکا ہے۔ اس رات بھی بہت کم نیند میکس تھکے میں آئی۔

دوسرے دن صبح میں دفتر پہنچا۔ موٹا ٹانگ بدستور میکس تعاقب میں تھی جو ڈی نے بتایا کہ جین نے فون کیا تھا وہ لٹچ کے بعد دفتر آئے گی۔ ڈاکٹر فرصت پاکر میں نے ڈیٹو کو فون کیا۔ اسے بتایا کہ میں گذشتہ رات ٹریڈ مہر ویت کی وجہ سے نہیں آ سکا۔ اس لئے اب وہ پیر و جیکٹر کو میکس دفتر بھیجے گا اس طرح کہ کسی کو اس پر پیر و جیکٹر کا شبہ نہ ہو۔ پھر میکس کو فون کیا کہ وہ کل رات والا پارسل اپنے جیکٹ میں چھپا کر دفتر لے آئے۔ تھوڑی دیر بعد پیر و جیکٹر ایک پارسل کی صورت میں آ گیا میں نے اسے الماری میں چھپا دیا۔ میکس فلم کا پیکٹ بھی لے آیا۔ وہ چالنا چاہتا تھا کہ اس میں ایسی کوئی اہم شے ہے لیکن میں نے صاف کہہ دیا کہ کبھی میں اس سلسلے میں کوئی بات بنانے کے لئے تیار نہیں ہوں اس کے جانے کے بعد میں نے گھڑی دیکھی۔ راسخو مجھے کے قریب تھے۔ ایک بجے لٹچ کا وقفہ ہوتا تھا۔ آٹھ من صرت ہو ڈی تھی اس کے لٹچ کے جانے کے بعد میں دفتر میں اکیلا ہوں گا۔ اور وہ بہترین موقع فلم دیکھنے کا ہوگا۔ لیکن جیسے ہی جو ڈی گئی چاند لکھ کا فون آ گیا۔ وہ مجھے لٹچ کے لئے بلارہا تھا جس کے دوران اُسے کچھ فردی گفتگو کرنا تھی میں نے عذر پیش کیا کہ جین بیمار ہے۔ جو ڈی لٹچ کے لئے گئی ہے۔ میں دفتر میں بالکل اکیلا ہوں۔ چاند لکھ نے کہا دفتر بند۔

نے سر دلچسپی میں جواب دیا "کون ہے وہ" چانڈلر نے پوچھا۔

"مسٹر کوسٹن۔ ہر شے میں فرم کے میسٹی انچارج، میں نے کہا۔ شے ہر شے میں فرم سے ہمیں سب سے زیادہ اشتہار ملے تھے۔ چانڈلر غصا ہوا گب۔

"تو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا،" آخر وہ بولا۔ "خیر میں تمہارے اس سیزنر کی کے بارے میں ضروری کاغذات سمجھو اور رہا ہوں۔ تم انہیں دیکھ لو میں سر پیرکمر مصروف ہوں۔ تم رات کا کھانا میکس ساتھ کھاؤ۔ اس وقت ہم اس پر گفتگو کر لیں گے۔ ٹھیک ہے؟"

"میں اسے پڑھنے کے بعد چوتھیں فون کر دوں گا،" میں نے جواب دیا۔ "آج میری مصروفیات بھی بہت زیادہ ہیں اور مجھے امید نہیں ہے کہ میں اسے رات تک کبھی فرصت پاسکوں گا،" اتنا کہہ کر دفتر پر پرواہ کے کہ چانڈلر کا رجوع مل گیا وہ گاہین نے ریموور رکھ دیا۔

میں خالی خالی نظروں سے اس سفید دلوار کو گھور رہا تھا جس پر تھوڑی دیر پہلے جین اور چانڈلر ایک دوسرے کو پیار کر رہے تھے وہ دونوں ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار تھے۔ یہ ان کے ہر ہر تار تار سے ظاہر تھی جس وقت گورڈی نے نے نظر دیکھا ہوا کہ اس طرح جوشِ حشر سے ہاتھ لے ہوئے ہنری چانڈلر شہر کا سب سے با اثر دولت مند آدمی۔ شخص جو معاشرے کی برائیوں کے خلاف جہاد میں مصروف ہے جس نے شہر کا سب سے بڑا چرچ اپنی ذاتی جیسے تعبیر کر لیا۔ وہ آدمی جو ایک ایسا اصلاحی رسالہ نکال رہا ہے جو سماج دشمن عناصر کو بڑی بلباکی سے بے نقاب کر رہا ہے جو دوسروں پر پتھر پھینکتے اور ان کے اعمال کا محاسبہ کرنے سے باز نہیں آتا جس کے صدر رام پورے اتنے قریبی تعلقات ہیں کہ وہ ایک دوسرے کو نام کے پہلے بڑے سے پکارتے ہیں۔ ایک عام بزرگ اسٹور میں (کسی اور جگہ بھی نہیں) خود شادی شدہ ہوتے ہوئے ایک ایسی لڑکی کو پیار کر رہا ہے جو اس کی سکونری رہ چکی ہے۔ کوئی تعجب نہیں کہ گورڈی نے فریڈ کو اس فلم کی قیمت دین لاکھ ڈالر تائی تھی۔ یہ فلم بھی ہی ایسی کہ اگر منظر عام پر آجائے تو چانڈلر کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے ہمیشہ کے لئے۔

اور کچھ مجھے چانڈلر کے وہ الفاظ یاد آئے جو اس نے رسالہ کی ادارت سپرد کرنے سے پہلے کہے تھے۔

"تم جراثیم پیشہ اور بددیانت افراد کو ہڈت بنا جا رہے ہو بھاری مثال اس سہری جھلی جیسی ہو گی جو شیشے کے برتن میں تیری برتی ہے۔ محتاط رہنا کسی کو اپنے اوپر انگلی اٹھانے کا موقع نہ دینا۔ سہری جھلی کے لئے شیشے کے برتن میں جھپٹنے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ میری مثال لے لو میں کو کہو سوائی کا گھر ہوں اور مجھے اس پر غر ہے۔ میں خدا پرست ہوں رکھتا ہوں میری نئی زندگی پر کوئی حرف گیری نہیں کر سکتا یہی کیفیت تمہاری ہو نا چاہیے۔

فریڈ، دھوکے باز، ہم نے مصلح قوم ہونے کا دعویٰ کیا۔ تم نے لوگوں کی نظروں میں خود کو دلوں اور پیغمبروں کی طرح پاکباز اور فرشتوں کی طرح گناہوں سے معصوم بنا کر پیش کیا۔ تم بڑے خود گناہیوں اور بددیانتی کے خلاف جہاد کر رہے ہو لیکن حقیقت میں تم ان لوگوں سے بھی ذلیل ہو چکے ہو تم اپنے رسالے میں بدبلاست بناتے رہے ہو۔

میں غصے سے کاپ رہا تھا میں جانتا تھا کہ اس مصلح قوم کی اصل صورت عوام کے سامنے عریان کر دوں میں فلم کے منظر کی ایک تصویر رسالے کے سرورق پر شائع کر سکتا تھا۔ اور کچھ مجھے کسی وضاحتی مضمون کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ وہ تصویر خود دھسے بول رہی تھی۔

میں نے جوڈی کے جانے کے بعد دفتر اندر سے منتقل کر دیا تھا۔ جوڈی آئی تو مجھے دفتر کھانا پڑا۔ اس نے مجھ سے کھانے کے لئے پوچھا لیکن اس وقت میسر لے کھانے کا تصور بھی حال تھا۔ میں دوبارہ اپنے کمرے میں آ بیٹھا اور خیالات میں کھو گیا۔

چانڈلر اپنی بیوی سے طلاق کی درخواست نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی بیوی لوئیس اس قسم کی عورت تھی کہ پوچھ لپٹیں اسے حاصل تھی اسے برقرار رکھنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا سکتی تھی چنانچہ چانڈلر کو طلاق دینے کے لئے اس کی وجہ کا اظہار کرنا پڑا اور یہ اظہار اس کی شخصیت کے تار و پود کو کھینچ کر رکھ دیتا اس بنا پر وہ جس سے چوری چھپے کی ملاقاتیں کرنے پر مجبور تھا۔ اور کچھ اس کی قد و منزلت کو ہمال رکھنے کے لئے دو افراد کو اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ان کا فائدہ، کون کون تھا؟ یقیناً چانڈلر نہیں تھا اس جیسے دولت مند کے لئے یہ کوئی پر اہم نہیں تھا کہ وہ اپنے راتے کے پتھر کو دوڑ کر کے لئے کسی پیشہ ور قاتل کی خدمات حاصل کر لے۔ پورگاس اس کے لئے ہر قسم کا کام انجام دیتا ہے۔ وہ برساتی کسی پیشہ ور قاتل کا بندوبست کر سکتا تھا۔

لیکن گورڈی اور فریڈ میسر ریو اور تیل کے گئے تھے۔ ایک پیشہ ور قاتل اپنا ریو اور استعمال کرتا اس لئے یہ بات ناقابل قیاس تھی کہ ان دونوں کو تیل کرنے کے لئے کسی پیشہ ور قاتل کی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ پھر قاتل کون تھا؟... لیکن مجھے اس کی پرواہ کیوں ایک بلیک میسر اور ایک فاسٹ عورت تیل کے چاٹنے ہیں۔ لیکن مجھے اس کی پرواہ یقیناً تھی کہ جین چانڈلر کی داشتہ ہے میں اس صدمہ کو کبھی تک محسوس نہ کر رہا تھا ایسی شہرت میں جین کا سامنا نہیں کر سکتا تھا میں نے اسے فون کیا کہ اس وقت اس کے دفتر میں آ کے قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ وہ مزید آرام کرے اور کل صبح دفتر لے۔ اسے فون کر کے میں نے اپنا خاص ایڈریس دیا اٹھایا اور اس پر مندرجہ ذیل خط لکھا۔

ہنری چانڈلر

میں اب مزید تمہارے لئے کام نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس تحریر کے ذریعہ آج سے استعفیٰ دے رہا ہوں دفتر میں تمہارا مواد موجود ہے جو آئندہ شمارے کے لئے کافی ہو گا ہمارا دیر

اسان پرچے کو وقت پر باز میں لاستا رہے جیسا کہ تم نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا تھا کہ شیشے کے برتن میں تیرتی ہوئی ہری پھلی کے لئے پھینکے کی کوئی جگہ نہیں ہوتی میں صرف اس میں اتنا ہی اضافہ کرتا ہوں کہ آدمی دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنے گرمیاں میں جھانک کر دیکھ لیا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔

میں نے خط لفاذ میں بند کیا اس کے کوئے پر "انٹوٹ اور پرنس" کے الفاظ تحریر کئے اور جوڑی سے کہا کہ وہ یہ لفاذ فوراً مسٹر جانڈر کو بھجوائے ساتھ ہی اسے یہ تاکید بھی کر دی کہ اب دفتر بند ہونے تک نہ میں کسی سے ملاقات کروں گا اور نہ کوئی فون ریسیو کروں گا مجھے بالکل پریشان نہ کیا جائے خواہ مسٹر جانڈر خود ہی کیوں نہ فون کریں۔ ابنا کہ اندر سے منتقل کر کے میں نے اگلے دو گھنٹے تمام کاغذات کو مرتب کر کے رکھنے اور اپنی ذاتی چیزیں الگ کرنے میں صرف کئے۔ میرے اپنے مستقبل کا سوال قطعی پریشان کن نہیں تھا میں اندر سے نجات حاصل کر چکا تھا۔ بینک میں ایک بڑی رقم میرے نام جمع تھی۔ میں لاس انجلس واپس جا کر دوبارہ ایک آزاد کام نگاری حیثیت سے مختلف اخبارات اور رسالوں میں لکھ سکتا تھا۔

آخر کا پچھ بچے کے قریب میں نے جملہ کاموں سے فرصت پائی اور رسالے کے لئے پورا میٹر موجود تھا۔ جانڈر کے اخبار کیلیفورنیا نامز کا کوئی کبھی ہو شاید آدمی کام کو وہاں سے متروک کر سکتا تھا جہاں سے میں نے اسے چھوڑا تھا لیکن میں جانتا تھا راور میری خواہش کبھی تھی۔ کہ "دی وائس آف ہینلز" اچھے قریب بند ہو جائے گا۔

میں اپنا پھولا ہوا بریف کیس لے کر باہر نکلا جوڑی ہیڈ نوکر مندر نظر آ رہی تھی۔ اس نے بتایا کہ جانڈر کوئی مرتبہ فون کر چکا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ میرے جانے کے بعد فون بند کر دے۔ ٹھیک اسی وقت جانڈر کا فون پھر آیا۔

"کہہ دو کہ میں ابھی تک باہر ہوں؟" میں نے کہا اور اس سے نکل گیا۔ اپنے فلیٹ کی طرف جاتے ہوئے میں پلان بنا رہا تھا نصف شب کو ایک طیارہ لاس انجلس جاتا ہے میں اپنا سامان پیک کر کے اس طیارے سے روانہ ہو سکتا ہوں۔ ایک مرتبہ وہاں پہنچنے کے بعد مجھے یقین تھا کہ کچھ عمارت میں سے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی میں نے بعضی شیشے میں دیکھا موسٹنگ کار بدستور تعاقب کر رہی تھی لیکن اب مجھے اس کی بھی پروا نہیں تھی میں نے دلچسپی سے سوچا کہ پولیس کے جاسوس مجھے لاس انجلس روانہ نہ لائے دیکھ کر کیا کریں گے ظاہر ہے کہ وہ مجھے روک نہیں سکتے تھے۔ انھیں کچھ علم نہیں ہو سکتا تھا کہ میں رسالہ ہی کے کسی کام سے لاس انجلس نہیں جا رہا ہوں میں فلیٹ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رہائشی مکے کی تیاں جل رہی ہیں اور دروازہ نصف کے قریب کھلا ہوا ہے۔ میرے پاس میکس کار یو الور ابھی تک موجود تھا۔ میں نے اسے ہوسٹر سے نکال لیا۔ ریو الورا ہاتھ میں لے کر

میں رہائشی مکے کی جانب بڑھا۔ مجھے توقع تھی کہ شاید میرا مقابلہ دیکر کسی آدمی سے ہو گا لیکن میرے سامنے عین کھوی تھی جو اس وقت اپنے سابقہ سٹریٹس میں ایک سائیر بلک ایک بھوت نظر آ رہی تھی۔ اور اسے دیکھتے ہوئے میرے ذہن میں ایک خیال آیا۔ وہ یہی خیال جب میں نے سینٹ جینس عمارت کی شیشی لند اس کے سامنے رکھتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تھا کیا یہی ہے وہ عورت میں جس سے محبت کرتا تھا۔ اس کے سنے ہوئے زور دیکر کچھ ایسی کرختگی مردھری چھائی ہوئی تھی جس نے اسے میرے لئے قطعی اجنبی بنا دیا تھا اور شاید ایک خطرناک اجنبی۔

اس کی جانب سے نظریں چراتے ہوئے میں نے مکے کی حالت دیکھی۔ ہر طرف بے چین بکھری ہوئی تھیں۔ ہر وہ جگہ ہر وہ چیز جس میں کچھ پھیلے جانے کا امکان تھا انتہائی غلبت میں دیکھی بلکہ ادھیر سی گئی تھی۔ کرسیوں کے کشن تک بھاڑ دینے لگے تھے۔ میں نے اپنا ریو الورا صوفے پر رکھ دیا۔ میڈرٹم میں جھانک کر دیکھا۔ وہاں بھی یہی منظر پیش تھا۔

"وہ کہاں ہے؟" اس نے کسی ناگن کی طرح بھونکنا شروع کیا اور میں پوچھا۔

اور میری آنکھوں کے سامنے سے ایک پردہ سا ہٹ گیا۔ سردی کی ایک لہر پورے جسم میں اترتی چلی گئی۔

"کیا تم اس وقت بھی اسی طرح نظر آ رہی تھیں جب تم نے گوڈری کو شوٹ کیا تھا؟" میں نے کہا "کیا تم نے اس سڑائی عورت فریڈ اسے بھی اسی لب و لہجہ میں سوال کیا تھا کہ وہ کہاں ہے؟"

جین نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا۔ اس میں ریو الورا ہوا تھا۔ میرا اپنا ریو الورا۔ اس نے چھوٹ بولا تھا کہ وہ ریو الورا کو کوڑے کے ایک ڈوم میں چھیدک آئے۔ وہ اسی کے پاس تھا اور اسی سے اس نے دوسرے فون بھی کیا تھا۔

"جواب دو ورنہ میں تمہیں ختم کر دوں گی؟" جین نے کہا۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے مجھے احساس ہوا جیسے وہ اپنا ذہنی توازن کھو چکی ہے لیکن میں اس سے بالکل خوفزدہ نہیں تھا مجھے صرف یہ افسوس ہوا تھا کہ میں نے اسے پانے سے پہلے کم کر دیا ہے۔ میں نے جیسے فلم کا کیسٹ نکالا اور اس کی جانب بڑھا ہوا۔

"یہ لو جین؟" میں بولا "لیکن تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتا دیا کہ تمہیں اس کی ضرورت تھی؟"

جین نے کیسٹ کی طرف دیکھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو "فریڈ اے پندرہ سو ڈالر لے کر اسے میرے ہاتھ فروخت کر دیا تھا" میں نے بتایا۔

ریو الورا اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر پڑا۔ اس نے جھپٹ کر کیسٹ میرے ہاتھ سے لے کر اپنے چہرے سے لگا لیا اور تب وہ گھٹنوں کے بل ڈش پر گر کر گرہیں لکھنے لگی۔ میں نے گرا ہوا ریو الورا سٹار کر اسے

بھی صوفی پڑیس کے روالہ کے ساتھ رکھ دیا۔ یہ صورت حال مسکے لئے انتہائی تکلیف دہ ثابت ہو رہی تھی۔ میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا کئی منٹ اسی خاموشی میں گزار کئے۔ پھر میں اٹھا اور اسے برائڈس کا ایک گلاس لالایا اور امرار کو کہہ بلایا۔

”کیا بیچ رہے ہو؟“ میں نے پوچھا۔
 ”ہاں اس میں تم اور جائیداد دونوں موجود ہو“ میں نے جواب دیا۔
 ”میں شہر چھوڑ کر جا رہا ہوں تبہیں تمہاری مطلوبہ شے مل گئی۔ اب جاؤ اور مجھے جانے کی تیاری کرنے دو“

”میں اس سے محبت کرتی ہوں“ میں نے فرس ہی ہر ایک پیٹے ہوئے کٹن پڑیٹھے ہوتے ہوئے بولی ”وہ ایک مکمل انسان ہے میں اس کے لئے سب کچھ کر سکتی ہوں میں نے اس کے لئے سب کچھ کیا ہے۔ تم بھی یہی نہیں سکتے کیونکہ محبت کیا ہوتی ہے بہت کم لوگ اس کا ادراک کر سکتے ہیں۔ سچی محبت نام ہے قربانی اور انبار کا اپنے محبوب کے فائدے کے لئے ہر کام کرنے پر آمادہ رہنے کا۔ میں اسے اپنی نظر میں ہی جانتے تھی۔ اگرچہ اسے مجھے سے محبت کرنے میں زیادہ وقت لگا ہم جانتے تھے کہ ہمیں ہر محبت پر اپنی محبت کا راز دکھانے۔ اگر میں اس کی سکریٹری رہتی تو وہ فرس اتنی بہت سنی تجسٹ نظروں سے اپنی محبت کو چھپانا مشکل ہو جاتا۔ چنانچہ اس نے مجھے تمہارے پاس کام کرنے کے لئے بھیجا۔ ایک نیم چھپ چھپ کر گھسیٹتی بارڈن کبھی دکاؤں اور اسٹور میں چند لمحوں کے لئے ایک دوسرے سے مل لیا کرتے تھے۔ اسی طرح اس روز ویک اسٹور میں بھی ملنے گئے تھے۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم اتنی جلدی اسٹور کھلتے ہی آگئے ہیں کہ کوئی ہمیں دیکھ نہ سکے گا لیکن ہمیں ان سٹوروں کے بارے میں معلوم نہیں تھا“

یہ سب کچھ سنا مسکے لئے انتہائی تکلیف دہ تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اسے فلم جی پی اسے لے آ وہ جلی جائے مگر مجھیں اپنی پوری داستان سنانے پر مہر تھی شاید اس طرح وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی۔

گورڈی میں اتنی محبت نہیں تھی کہ وہ ہنری کے پاس جاتا۔ وہ مسکے پاس آیا اور مجھے نہ صرف اس فلم کے بارے میں بتایا بلکہ دوسری چند عورتوں کے نام بھی بتائے۔ یہ وہ ہی نام تھے جو میں نے نہیں بتائے تھے اور یہ کہا تھا کہ یہ نام مجھے دیلی کی رپورٹ سے معلوم ہوئے مگر یہ جھوٹ تھا۔ دیلی کو ویک اسٹور کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ میں اس طرح تمہارا اعتماد حاصل کرنا چاہتی تھی کیونکہ مجھے گورڈی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات درکار تھیں اور یہ میں تمہارا اعتماد حاصل کے بغیر نہیں جانی سکتی تھی۔ اس کے باوجود مجھے احسان تھا کہ مجھے کسی اور کی مدد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ میں دیکھ کر پاس گئی مگر وہ جی بیری اور ہنری کی محبت سے واقف تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ہنری کی سرچرستی کے بغیر مجھ نہیں کر سکتا اس نے میری مدد کا وعدہ کر لیا۔ اسے یہ تھا کہ فریڈ گورڈی کی داشتہ ہے اور وہ اس کے گھر گیا اور وہاں اس نے وہ تصویریں تلاش کر کے ضائع کر دیں اسی طرح اس نے گورڈی کا فائل بھی ضائع کر دیا اس فائل میں گورڈی کا پھلار بیکار دہ تھا۔ وہ دس سال تک میلنگ

کے جرم میں جیل کاٹ چکا تھا۔ مجھے اندیشہ تھا کہ اگر کہیں یہ بات معلوم ہو گئی تو گورڈی کو دھمکا کر اس سے مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر دے گا اور شاید اس طرح ہمیں مسکے اور ہنری کے بارے میں بھی پتہ چل جائے جب تصویریں ضائع کر دی گئیں تو مجھے فلم کی فکر ہوئی۔ مجھے ایک روالہ کی ضرورت تھی جس سے گورڈی کو ڈرا کر فلم حاصل کر سکوں۔ مجھے معلوم تھا کہ تبہیں بورگ نے روالہ اور لاکر دیا ہے۔ میں تمہارا اتفاق کر رہی تھی تو یہی تمہارے ہنگامہ نگاری اور جب تم باہر گئے تو قبو لے سے دروازہ غیر محفوظ ہو گئے۔ اس طرح میں نے روالہ اور چرایا۔ روالہ اور لے کر گورڈی کے پاس پہنچی۔ مجر وہ دڑنے کے بجائے میرا مذاق اڑانے لگا کہ میں اسے قتل کرنے کی ہمت نہیں کر سکتی چنانچہ میں نے اسے شوٹ کر دیا۔ یہ ایک احمقانہ حرکت تھی۔ کیونکہ اس کے قتل کے بعد بھی مجھے فلم نہیں مل سکی۔ مجھے احساس تھا کہ شاید پولیس یہ ثابت کرنے کا کامیاب ہو جائے کہ میں نے گورڈی کو قتل کیا ہے جس کا مطلب تھا کہ مسکے ساتھ کبھی بھی ملوث ہوتا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں تبہیں اس کی موت کا ذمہ دار ٹھہرانے کی کوشش کروں۔ مسکے لئے تمہاری کوئی حیثیت نہ پہنچتی تھی نہ اب ہے۔ اگرچہ میں محسوس کرتی تھی کہ مجھ سے محبت کرنے لگے ہو۔ یہ مسکے لئے مذاق سے زیادہ نہیں تھا۔ اگرچہ اپنا اور ہنری کا موازنہ کر دو تو یہ بات آسانی سے سمجھ سکو گے کہ ایسا کیوں تھا۔ بظاہر مسکے لئے تبہیں گورڈی کے قتل کا ذمہ دار ٹھہرانا آسان تھا۔ مسکے پاس تمہارا روالہ اور تھا۔ دیکھ کر آدمی مستقل تمہاری بخوانی کر رہے تھے۔ انھیں وہ ٹیٹ بھی مل گیا تھا جس میں تمہاری اور گورڈی کی گفتگو ریکارڈ تھی اور جو جرم کا ثبوت تمہاری جانب منتقل کرنے کے لئے کافی تھا اور پھر جب تم نے وہ فلم حاصل کر لی تو وہ لوگ تم سے فلم بھی چھین کر لے گئے۔ لیکن تم تصور نہیں کر سکتے کہ جب مجھے یہ پتہ چلا کہ ایک دوسری فلم بھی ہے تو خوف و دہشت سے میرا کیا حال ہوا۔ وہ پولیس ایفٹنڈ بھی خطرناک ثابت ہو رہا تھا۔ چنانچہ میں نے تبہیں قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ مسکے پاس لوگ کے تمام فلیڈوں کی جابیاں تھیں۔ میں ایک رات سیٹ نظر اور تمہارا روالہ اور لے کر تمہارے فیٹنڈ آئی میرا بلان تھا کہ میں تبہیں شوٹ کر کے یہ سب چیزیں تمہارے پاس سے چھوڑ جاؤں گی کیونکہ مجھے یقین تھا کہ جب پولیس کو یہ تمام چیزیں تمہارے پاس سے ملیں گی تو وہ اسی نتیجہ پر پہنچے گی کہ تم نے گورڈی کو قتل کیا تھا۔ اور بعد میں جرم کا بوجھ برداشت نہ کر کے ہوتے ہوئے کوٹلی کر لی۔ میں اس رات تمہارے سر پر لے روالہ اور لے جانے لگی۔ کتنی دیر تک گھوم رہی لیکن تبہیں مارنے کی ہمت نہ کر سکی۔ مجبوراً میں نے وہ سیٹ اور فلم ضائع کر دیئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے فریڈ اسے ملاقات کی تھی جس میں اس کے گھر آئی اور اس وقت پہنچی جب وہ تم سے دوبارہ مل کر دیا آئی تھی۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس کے گھر میں دوسری فلم رکھی ہے میں نے اسے بھی شوٹ کر دیا۔ مجھے فلم نہیں ملی۔ چنانچہ میں یہاں آئی۔ میری آخری امید تھی میں نے ہر جگہ تلاش کیا مگر فلم تو تمہارے پاس تھی جسے آخر کار تم نے مجھے دیدیا“ اس نے بے اختیار دنا شروع کر دیا۔

اس تمام قصہ میں تقدیر کی سب سے بڑی رقم نظر یہی رہے کہ.....

..... ہنری کو ان میں سے کسی بھی بات کی خبر نہیں تھی اور نہ کبھی ہوگی وہ کبھی نہ جان سکے گا کہ میں نے اس کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ وہ آج بھی اپنے شاندار فلیٹ میں اس پڑیل کے ساتھ ہاسے بچا اپنے آپ کو اس کی پیروی سمجھتی ہے۔ ہنری خیال کرتا ہے کہ میں ان چوری چھپے کی ملاقاتوں سے خوش ہوا اور شہر بظن بھی۔

میں اس سے بھیچا چھڑانا چاہتا تھا۔ ممکن تھا کہ اس کا خیال درست ہوا اور میں مجبے کے معنی نہ جانتا ہوں لیکن اگر اس کا مطلب دوا فرد کی موت ہو سکتا تھا، خواہ وہ کتنے ہی ذیل کیوں نہ ہوں۔ تو میں ایسی مجبے کے باسے میں جانا بھی نہیں چاہتا تھا میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

”گڈ بائی جن“ میں نے کہا۔

وہ آگے بڑھی۔ رکی۔ میری طرف دیکھا۔

”کیا تم میرا ایک کام کر سکو گے؟ اس نے پوچھا۔

”اگر کرنے کا ہوا تب“

”تم اسے ضائع کر دو“ اس نے فلم کیسٹ میری طرف بڑھادیا۔

”یہ تمہارا کام ہے جن“

”بلیئر۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ کام تمہارے ہاتھوں انجام پائے“

”اچھی بات ہے،“ میں نے اس سے کیسٹ لئے کہ جب میں رکھ لیا۔

آہستہ آہستہ آگے بڑھی۔ کوئی درمیان پہنچ کر میری جانب گھومی۔

”شکریہ اسٹیو۔ اور گڈ بائی“

میں نے اسے غور سے دیکھا کتنی عجیب بات سمجھ میں نہ سوجا کہ میں کبھی یہ سمجھتا تھا کہ یہ عورت میسر لئے دنیا کی واحد عورت ہے جو مجھے خوش رکھ سکتی ہے۔ لیکن اس وقت یہی مجھے کتنی اپنی اپنی محسوس ہو رہی ہے۔ میں نے دروازہ بند کر دیا۔ بے ترتیب کمرے میں چکر لگانے کے بعد میں نے لوگ کو فون کیا۔ اسے بتایا کہ میسر فلیٹ میں کچھ چور گھس آئے تھے۔ چونکہ میں فوراً اس ایجنڈا روانہ ہو رہا ہوں اس لئے کیا وہ اس معاملہ سے منبٹ لے گا۔

”کیا تم نے پولیس کو رپورٹ کی؟“ اس نے پوچھا۔

”میسر پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ یہ کام تم کر لیتا؟“ میں نے کہا۔

”لیکن اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو پولیس کو دخل اندازی کا موقع دیتے بغیر یہ کام خود ہی سر انجام دے لیتا؟ اور یہ کہہ کر میں نے رسیور رکھ دیا۔

میں نے دو سوٹ کیس پیک کئے۔ پھر وہ رویا اور جس سے گورڈی اور فریڈ کوٹل کیا جا چکا تھا۔ عمارت کے تہ خانے میں ڈرنج کے بین ہوں کا ڈھکنا اٹھ کر اس میں پھینک دیا فلم کا کیسٹ بلڈنگ کو گرم رکھنے والے مرکوز میں ڈال کر جلا دیا پھر اپنے فلیٹ والیں آیا دو سوٹ لیں گے اٹھ کر لکٹے نیچے اُتر آ۔ اپنی کار میں بیٹھا۔ لاس ایجنڈا جانے والے طیارے کی پرواز میں دو گھنٹے باقی تھے۔ میں بہت آہستہ رفتار سے ایئر پورٹ کی جانب چل دیا۔ پولیس کی موتناک کار بدستور تعاقب میں چلی آگئی تھی۔ ایئر پورٹ پہنچ کر میں نے اپنے سوٹ کیس اسباب کے ڈرامہ پر جمع

کرائے اور بار میں چلا گیا۔ کچھ کھانے کو قطعی دل نہیں چاہ رہا تھا میں ایک گوشے میں بیٹھ گیا اور دھسکی پیٹے ہوئے جین کے بارے میں سوچنے لگا۔

آخر کار میسر طیارے کی پرواز کا اعلان کیا گیا۔ میں طیارے میں جا بیٹھا۔ لاس ایجنڈا تک کی پرواز کے دوران میسر تھوڑے بار بار وہ نظر اُٹھتا رہا جس میں میں اور چاند کو ویکم اسٹور کے ایک گوشے میں پیار کرتے دکھایا گیا تھا اور مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ میں ایک طویل مدت تک اس کی یاد کو اپنے ذہن سے نہیں نکال سکوں گا۔

لاس ایجنڈا پہنچنے کے بعد میں نے اپنے سوٹ کیس لئے اور انھیں اکٹھا کر ایئر پورٹ کی لابی میں کھڑا کسی خالی ٹیکسی کو تلاش کرنے لگا۔ اچانک ایک آواز آئی۔

”میسر مینسن“ میں نے پلٹ کر دیکھا۔ ایک طویل قامت آدمی کھڑا مسکرا رہا تھا۔

میرا نام راجر ہے اور میرا تعلق اخبار ”ہالی ووڈ رپورٹر“ سے ہے مجھے معلوم ہوا کہ تم بھی اس جہاز میں آئے ہو تو چند سوالات کرنے لگا۔ میسر مینسن کیا یہ بات درست ہے کہ تم نے دی والٹن آف بیو پلر کی ادارت سے استعفیٰ دیدیا ہے؟

”درست ہے“ میں نے جواب دیا۔

”کیا اس کی وجہ تمہارے اور میسر چاند کو کے درمیان کوئی نظریاتی اختلاف ہے؟“

”ہنیں۔ بلکہ میں نے اپنے طور پر محسوس کیا کہ ایڈیٹر کا عہدہ میسر لئے مناسب نہیں ہے“ میں آگے بڑھتے ہوئے بولا۔

”تمہاری سکریٹری کے سلسلہ میں مجھے انسوس ہے“ راجر نے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

”میسر می سکریٹری؟“

”ہاں میں ہیں۔ وہ تمہاری سکریٹری تھی نا“

”ہاں تو کبھی کیا ہوا“

”ابھی خبر آئی ہے کہ وہ ٹرک کے نیچے آکر پھنسی گئی“

مجھے اپنے دل میں کوئی ردِ عمل محسوس نہیں ہوا۔ شاید اس کا یہ ہی انجام ہونا چاہئے تھا۔

”اچھا“ میں اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکا۔

”جب بیئر میسر چاند کو کو سنا لی گئی تو انھوں نے اسے اپنے میگزین کے لئے ایک شدید نقصان قرار دیا۔ تم اس پر کوئی تبصرہ کرنا پسند کر دے؟“

”ہم سب کو کبھی دیکھی ہوئے ہنگام ہونا ہے خواہ وہ تمہاری پھلی ہی کیوں نہ ہو“ میں نے جواب دیا۔ اور اسے حیرت سے اپنی طرف گھوڑنا چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔

